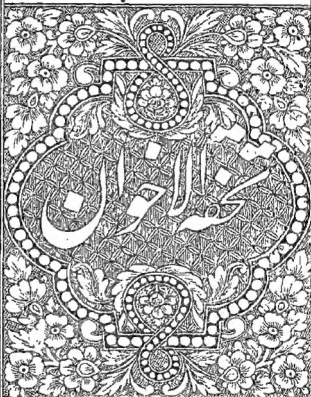


۱۲۲	دو قول پر عمل کرنا۔	۱۲۵	سبب مخالفت حدیث کا	۱۲۸	اسقلاطین مجتہد ہونا
۱۲۳	تقلید اہل لغت و صرف وغیرہ	۱۲۶	طبیعت کی کہ بہت سی چیزیں	۱۲۹	اعتراض کرنا مجتہد پر
۱۲۴	بائیں سخن اور تعصب بزرگ کرنا	۱۲۷	اجازت کسی کے دستے علم حدیث کی	۱۳۰	جس کا اسقلاطین
۱۲۵	مولوی محمد سحاق رحمہ کا غصہ	۱۲۸	ابھلون کو اپنا بہو بچنا	۱۳۱	ذمہ بعض احادیث کا حضرت مجتہدین کو
۱۲۶	حدیث یا کو خوش بخونا	۱۲۹	مازے نہ کھنے کا بیان	۱۳۲	کتابت ہر قیاس کا مذہب غلط نہیں
۱۲۷	یہ جانوں کا قول عمل حدیث پر	۱۳۰	سبب زیادتی علم بعض متاخرین کا	۱۳۳	بخاری کی تقلید
۱۲۸	فنا اور طہارت کے رعایت	۱۳۱	عمر بقرآن کا مسجدمیں آنا	۱۳۴	استحارہ اور استنورہ
۱۲۹	افسوسہ چار مذہب کھوا اور پر عمل کرنا	۱۳۲	حضرات مجتہدین جدیدہ جوئی ہیں	۱۳۵	اجماع بسیط و مرکب
۱۳۰	مجتہد ہونا چاہنا و کا	۱۳۳	ترک مطالعہ کتب حدیث	۱۳۶	تقلید صحابہ رضی
۱۳۱	مذہب	۱۳۴	مناقب حضرت ابو حنیفہ رضی	۱۳۷	کلمہ مناقب حضرت مخدوم مخدوم
۱۳۲	زبان سپیک کرنا۔	۱۳۵	مختلف اختلاف مولوی ندیم حسین صاحب مولوی قطب الدین خالص صاحب رحمہ	۱۳۸	موضع نرمی و سختی
۱۳۳	اختلاف صحابہ و محبت باہم و صالحی	۱۳۶	بغض اللہ	۱۳۹	جو گناہ کہ بغض سے پیدا ہوئی عین
۱۳۴	خیریت پر غواہی	۱۳۷	ہر گمانی اپنی نفس سے	۱۴۰	مختلف اختلاف فی میں کیا کرنا چاہئے
۱۳۵	احادیث و کتب کتب کی محبت اور غرض	۱۳۸	بغض کا محل	۱۴۱	اختلاف صحابہ رضی
۱۳۶	صحابہ و مجتہدین کا اختلاف اور محبت باہم	۱۳۹	اختلاف سے بچنا	۱۴۲	بی نازکی سزا اور اس کا مشورہ ہونا
۱۳۷	اختلاف مجتہدان فرض معلوم و کھما	۱۴۰	فرضیت ناز و در نہایت مرض	۱۴۳	تارک سنت اور لائے ہی کا بیان
۱۳۸	سید ال علمائے ربانی۔	۱۴۱	مسلمانوں کو چاہئے	۱۴۴	شکایت متعصبان
۱۳۹	مذہب سے باہر ہو جانا۔	۱۴۲	بیان بعض گناہان	۱۴۵	تقوی و اعمال صالح و نصاب مختلف
۱۴۰	بھیخت۔	۱۴۳	معاذ اللہ از خدمت طرفین	۱۴۶	ساری کتب کا جتنی ہونا
۱۴۱	جواب غلط اسقلاطین کا	۱۴۴	نہایت دیشا و معیشت	۱۴۷	فارغ دل ہونا اور شیطان سے بچنا
۱۴۲	تعلیم ملائکہ و فضیلت حضرت علیہ السلام	۱۴۵	عمل فتویٰ و گواہی بے تحقیق	۱۴۸	سفر عمل کرنا اور قیامت کے نامت اور نصاب مختلف
۱۴۳	علم و معاملات و چونکہ نصاب	۱۴۶	احادیث شریفہ حسن اسلام و محبت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم	۱۴۹	صدقہ و تہجد و امانت و عہد و نشان مباح و غلبہ قہر و دیگر نصاب
۱۴۴	انقل رعایت و ملائکہ بہت فضائل	۱۴۷	عمل حلال و ترک حلال و ترک حضرت م	۱۵۰	عمل قرآن و تبلیغ رسالت وغیرہ
۱۴۵	میں کام۔	۱۴۸	حضرت مجتہدین باندہ کچھ اقسام	۱۵۱	آخری چار مذہب وغیرہ۔

۱۰۷	مروت و علم و قلم و پروردہ بدستی	۱۰۷	علم و جہانتنا	۱۰۷	علم و سائر فضیلتیں و مکار و محاربت
۱۰۸	و نحو و موافق و تقویٰ و غیرہ	۱۰۸	شراب و سائل متعلقہ نماز	۱۰۸	سایہ و زاریاست و درود و دعا و غیرہ
۱۰۹	۱۱۱ مومنتی و قیام شب	۱۰۹	نفاذ و مجید و غیرہ	۱۰۹	تکلیف و محروم و غیرہ و سائر فضیلتیں
۱۱۰	باج و تحریف و مسائل متعلقہ موت	۱۱۰	تعمیت و بدعت و بدعت و بدعت و بدعت	۱۱۰	سجود و منہ و دھام و صدقہ
۱۱۱	بی مثال صفات حق تعالیٰ	۱۱۱	افسار صدقہ	۱۱۱	رفقہ و فقر و ان و غلبہ
۱۱۲	و عا و ذکر اللہ	۱۱۲	توبہ و استغفار و عا	۱۱۲	بیان و غیرہ و عا و عا و عا و عا
۱۱۳	آداب و عیب و بدعت و علم و غیرہ	۱۱۳	حق و زمین و فخر و خلق و مکر و غیرہ	۱۱۳	سوی کا خیال و جہل و غنا
۱۱۴	اور کی نسل بنا	۱۱۴	حق و قسم و فخر و غیرہ	۱۱۴	لغض و صبر و عا و سائر فضیلتیں
۱۱۵	و عجیبہ کو رحمت و بنا	۱۱۵	کہانی و بیانی کے آداب و عا و غیرہ	۱۱۵	آداب و عا و سائر فضیلتیں
۱۱۶	عجیبہ کے خبر و جہانتنا	۱۱۶	غلاب و دیگرہ	۱۱۶	سلام و عیب و بیانی کے آداب و عا
۱۱۷	نام رکنا اور شریعت و بنا	۱۱۷	زبان کی کفات	۱۱۷	غیبت و فخر و قلم و عا و عا و عا
۱۱۸	طوشت و عا و بنا	۱۱۸	صدقہ و عیب و کذب و غیرہ	۱۱۸	مہلکات و منجیات و عا و عا
۱۱۹	و عیب کی ریا حق تعالیٰ کا	۱۱۹	غیبت و جانا یا بیج چیز کا	۱۱۹	ذمت و دنیا و دنیا و عا و عا
۱۲۰	فضیلت و فقر و سکین و غیرہ	۱۲۰	صبر و عا و عا و عا و عا و عا	۱۲۰	گنا و عیب و جانا
۱۲۱	قبور و استیل و عا و غیرہ	۱۲۱	دفع کا فائدہ	۱۲۱	کسب و عا و فضیلت و عا و عا
۱۲۲	مسائل متعلقہ نماز و نفقہ	۱۲۲	عہدہ اول و عیب و عا و عا و عا	۱۲۲	عہدہ و عا و عا و عا و عا
۱۲۳	غیر حق	۱۲۳	مسائل زیور و لباس و عا	۱۲۳	زیور و عا و عا و عا و عا
۱۲۴	سوئے کے بی جہلی کا خریدنا	۱۲۴	بہبودی اجان فاسد	۱۲۴	افادی حق و عا و عا و عا
۱۲۵	لیختہ و عا و عا و عا و عا و عا	۱۲۵	مسائل عور و ان نامحرم کے	۱۲۵	دعوت و عا و عا و عا و عا
۱۲۶	نہایتی غلام عرفی اور سول اور عا و عا	۱۲۶	گرفت خریدنا و عا و عا و عا	۱۲۶	حرام و عا و عا و عا و عا
۱۲۷	قبول کرنا قول و عا و عا و عا	۱۲۷	فتویٰ مکہ و عا و عا و عا	۱۲۷	اس و عا و عا و عا و عا
۱۲۸	مسائل ضروری و عا و عا و عا	۱۲۸	غیبت اور عیب و عا و عا و عا	۱۲۸	بیان و عا و عا و عا و عا
۱۲۹	اسد قبل کے علم و قدرت کا بیان	۱۲۹	مخلون کے علم و قدرت کا بیان	۱۲۹	رائد و عا و عا و عا و عا
۱۳۰	رہسوں کا بیان	۱۳۰	لامت کا خوف	۱۳۰	رسم و عا و عا و عا و عا
۱۳۱	تحقیق و عا و عا و عا و عا و عا	۱۳۱	رجاع کا بیان	۱۳۱	حاصل و عا و عا و عا و عا

سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ مِنْ لِسَانِهِ وَبِهِ



مِنْ لِسَانِهِ وَبِهِ سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ

در صورتی که در این کتاب
 از بعضی کلمات و عبارات
 که در بعضی کتب دیگر
 آمده است و در این کتاب
 نیامده است و در بعضی
 کتب دیگر آمده است و در
 این کتاب نیامده است و
 در بعضی کتب دیگر آمده
 است و در این کتاب
 نیامده است و در بعضی
 کتب دیگر آمده است و
 در این کتاب نیامده است



بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله على جليلة بعد عليه وعلى حقير بعد قد رتبته والصلاة والسلام
 على خير خلقه محمد وآله وأصحابه أجمعين أما بعد فقير محمد بن محمد
 خدمت بهای مسلمانوں کی کرتا ہی کہ ہر سالہ قلیل عبارت کثیر الفوائد لائق مطالعہ کی
 ہی لیکن بعضی صاحب ایسی سالوں کو نہیں دیکھتی اسباب اسکی کہ بعضی سالوں میں بعضے
 مضمون تقصیر آئینہ جوتی میں سو اس سالہ کو افشا ارادہ تعالیٰ تقصیر غلطی اور
 اور چاہی تو یوں کہ جس سالہ میں مضمون تقصیر آئینہ ماورین و سکا ہی مطالعہ کریں اور
 خدا ماضیہ نظر فرماورین اور بعضی صاحب اسباب اسکی کہ کسی سالہ میں کوئی مضمون
 اپنی سمجھ کی برخلاف پائی میں تو اوہں ہی نفرت کرتی ہیں سو یہ بات خود تقصیر ہی
 ایک چاہی کہ نظر تحقیق اور انصاف کی نظر فرماورین اور جو مضمون اپنا سمجھا ہو اور خلاف
 دلیل و شرعی کی اور غلط معلوم ہوا و سکو ترک کریں اور بعضی صاحب اسباب اسکی کہ خود
 اہل علم میں اپنی آپ کو حاجت مند دیکھتی ایسی سالوں کا نہیں جانتی سو یہ بات پسندیدہ نہیں ہے
 کہو کہ حضرت سالہ کا حق القدر تلاش سائل کی کتاب میں ہی کر کے جمع کرتا ہی اور وہ
 سائل ہر عالم کو مستحسن ہوتی اس سالہ کی دیکھتی ہی معلوم ہوتی ہیں اب گذارش

یہی کہ جو ان صاحب شجر خدیجہ الحق فی چند سبیل بنیت خیر جناب مولوی سید محمد نذیر حسین
 صاحب کی خدمت میں پیش کی جناب مولانا صاحب مدظلہ فی اونکا جواب مختصر تحریر فرمایا
 اس فقیر نے کتب فقہ اور اصول اور تفسیر اور حدیث وغیرہ کی عبارات محقق و صحیح کی
 ساتھ تحریر مولانا صاحب کو مدلل اور مؤید کر دیا اور بعض عبارات کہ بہت طویل تھے
 اوسکو مختصر کر کے لکھا ہی اور اصل عبارت میں اپنا تصرف نہیں کیا اور مضبوط کوفت ہوئے
 نہیں یا اونکا نام رکھا اس سالہ کا تحفۃ الاخوان امید کہ ناظرین نظر انصاف و
 تحقیق اول سی آخر تک اس سالہ کو نظر فرماویں اور اس خیر خواہ دعاگو کو اور سبیل
 اور حبیب گوارہ تمام جو مبین اور مومنات کو دعای خیر سی یاد فرماویں آخر سوال
 بعد حمد و صلوة فقیر عبدالحق بزبان مقال دیگر مسلمانان اطراف و جوانب نشان حال
 و رضایت سید العلماء اہل الفقاہ حضرت مولانا سید نذیر حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ
 گذارش کیا کہ درین زمان بسبب شرارت نفس و شیطان اختلافی عجیب و فساد و عناد
 و بعض میان مسلمانان و اور نزدیک افتادہ کہند البصدق بنیت طلب فادہ سبیل و صلاح
 میں اناس چند سبیل بزبان ہندی بجناب عالی گذراں ہم امید کہ جواب ان مقام
 فرمائید و ہر خود پران ثبت نمایند انشاء اللہ تعالیٰ موجب بسیار فرمودین خواہند شد و غرض
 این فقیر از استفسار این مسائل انت کہ کسی مجاہدہ و مبارکہ نماید یک محض برای
 فادہ مسلمانان استفسار کردہ شد و اجز کم علی انشاء اللہ تعالیٰ انتہی ف جو سندہ
 کثیر المنفعت اور کثیر الوقوع اور ضروری ہوا و کا پوچھنا اپنی وسطیٰ ماورون کی تعلیم کر
 لی بنیت خالص موجب ثواب عظیم سی جیسا کہ حضرت خیر سبیل فی وسطیٰ تعلیم مسلمانوں کے
 حضرت رسول امجدی سلم سی پوچھا یا محمد اجز فی عن الاسلام الحکیمیت اور جیسا کہ
 حضرت عمارہ فی عرض کیا یا رسول اللہ خیر فی بعلمی خلئی الجنۃ و یباعدن من لیسار
 الحکیمیت اور فرمایا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فی واللہ فی العبد ما کان العبد

سید محمد نذیر حسین صاحب مدظلہ فی اونکا جواب مختصر تحریر فرمایا
 اس فقیر نے کتب فقہ اور اصول اور تفسیر اور حدیث وغیرہ کی عبارات محقق و صحیح کی
 ساتھ تحریر مولانا صاحب کو مدلل اور مؤید کر دیا اور بعض عبارات کہ بہت طویل تھے
 اوسکو مختصر کر کے لکھا ہی اور اصل عبارت میں اپنا تصرف نہیں کیا اور مضبوط کوفت ہوئے
 نہیں یا اونکا نام رکھا اس سالہ کا تحفۃ الاخوان امید کہ ناظرین نظر انصاف و
 تحقیق اول سی آخر تک اس سالہ کو نظر فرماویں اور اس خیر خواہ دعاگو کو اور سبیل
 اور حبیب گوارہ تمام جو مبین اور مومنات کو دعای خیر سی یاد فرماویں آخر سوال
 بعد حمد و صلوة فقیر عبدالحق بزبان مقال دیگر مسلمانان اطراف و جوانب نشان حال
 و رضایت سید العلماء اہل الفقاہ حضرت مولانا سید نذیر حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ
 گذارش کیا کہ درین زمان بسبب شرارت نفس و شیطان اختلافی عجیب و فساد و عناد
 و بعض میان مسلمانان و اور نزدیک افتادہ کہند البصدق بنیت طلب فادہ سبیل و صلاح
 میں اناس چند سبیل بزبان ہندی بجناب عالی گذراں ہم امید کہ جواب ان مقام
 فرمائید و ہر خود پران ثبت نمایند انشاء اللہ تعالیٰ موجب بسیار فرمودین خواہند شد و غرض
 این فقیر از استفسار این مسائل انت کہ کسی مجاہدہ و مبارکہ نماید یک محض برای
 فادہ مسلمانان استفسار کردہ شد و اجز کم علی انشاء اللہ تعالیٰ انتہی ف جو سندہ
 کثیر المنفعت اور کثیر الوقوع اور ضروری ہوا و کا پوچھنا اپنی وسطیٰ ماورون کی تعلیم کر
 لی بنیت خالص موجب ثواب عظیم سی جیسا کہ حضرت خیر سبیل فی وسطیٰ تعلیم مسلمانوں کے
 حضرت رسول امجدی سلم سی پوچھا یا محمد اجز فی عن الاسلام الحکیمیت اور جیسا کہ
 حضرت عمارہ فی عرض کیا یا رسول اللہ خیر فی بعلمی خلئی الجنۃ و یباعدن من لیسار
 الحکیمیت اور فرمایا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فی واللہ فی العبد ما کان العبد

في عون اخيه المسلم ومن سلك طريقا يلتمس فيه علما سهل الله له به
 طريقا الى الجنة الحديث كذا في المشكوة في باب العلم والاضافه ان الله
 وملائكته واهل السموات والارض حقه الغلة في حجرها وحواشيها
 ليصلوا على معلم الناس الخير والاضافه لفضل الله عبدا سمع ما افوض اليه
 وعماها واداهما الحديث اورد جرحا من كثره من قول كيو طي كسي
 نيت فارسي جسي كي زليل كريكوا يعني ماني كوي عبث جهل كريكو بوجا جوي
 توبت بزاو وبال هي وقد نقل المنادي في شرح الجامع الصغير عن فاضل
 الصحابة انه اذا سئلوا عن شيء قالوا اوقع فان قيل نعم افواوا لا قالوا
 صح حتى يقع وقال المحافظ العسقلاني في فتح البارقي كره جماعة من
 السلف السؤال عما لا يقع لما يتضمن من التكلف والتقطع والرجوع بالنظر
 من غير ضرورة وفي شرح الامر بعين اللبشي قد بالغ قورقنا والايحجر
 سوال العلماء في نازلة الابدع وقوعها والاضافي شرح الجامع الصغير
 للمناوي التوسع في البحث عما لا يقع وكثرة الخصومة والمجدل فيه
 حتى يتولد منه الاحواء والبغضاء ويقترن بذلك نية العلل واللباها
 قد ذمها العلماء ودلت السنة على قبحه انتهى كذا في الرسالة اللطيفة
 وقال النبي صلى الله عليه وآله وسلم من طلب العلم ليجاري به العلماء او
 ليماري به السفهاء او ليصرف به وجه الناس اليه ادخله الله النار
 كذا في المشكوة في كتاب العلم والاضافه من تعلم علما مما يبتغي به
 وجه الله لا يتعلمه الا ليصيب به عرضا من الدنيا لم يجد عرفه
 الجنة يوما القيامة يعني ربحها والاضافه عز معنوية قال ان النبي
 صلى الله عليه وسلم نهى عن الاخلوطات انتهى اورا من مازين اختلاف

في عون اخيه المسلم ومن سلك طريقا يلتمس فيه علما سهل الله له به
 طريقا الى الجنة الحديث كذا في المشكوة في باب العلم والاضافه ان الله
 وملائكته واهل السموات والارض حقه الغلة في حجرها وحواشيها
 ليصلوا على معلم الناس الخير والاضافه لفضل الله عبدا سمع ما افوض اليه
 وعماها واداهما الحديث اورد جرحا من كثره من قول كيو طي كسي
 نيت فارسي جسي كي زليل كريكوا يعني ماني كوي عبث جهل كريكو بوجا جوي
 توبت بزاو وبال هي وقد نقل المنادي في شرح الجامع الصغير عن فاضل
 الصحابة انه اذا سئلوا عن شيء قالوا اوقع فان قيل نعم افواوا لا قالوا
 صح حتى يقع وقال المحافظ العسقلاني في فتح البارقي كره جماعة من
 السلف السؤال عما لا يقع لما يتضمن من التكلف والتقطع والرجوع بالنظر
 من غير ضرورة وفي شرح الامر بعين اللبشي قد بالغ قورقنا والايحجر
 سوال العلماء في نازلة الابدع وقوعها والاضافي شرح الجامع الصغير
 للمناوي التوسع في البحث عما لا يقع وكثرة الخصومة والمجدل فيه
 حتى يتولد منه الاحواء والبغضاء ويقترن بذلك نية العلل واللباها
 قد ذمها العلماء ودلت السنة على قبحه انتهى كذا في الرسالة اللطيفة
 وقال النبي صلى الله عليه وآله وسلم من طلب العلم ليجاري به العلماء او
 ليماري به السفهاء او ليصرف به وجه الناس اليه ادخله الله النار
 كذا في المشكوة في كتاب العلم والاضافه من تعلم علما مما يبتغي به
 وجه الله لا يتعلمه الا ليصيب به عرضا من الدنيا لم يجد عرفه
 الجنة يوما القيامة يعني ربحها والاضافه عز معنوية قال ان النبي
 صلى الله عليه وسلم نهى عن الاخلوطات انتهى اورا من مازين اختلاف

في عون اخيه المسلم ومن سلك طريقا يلتمس فيه علما سهل الله له به
 طريقا الى الجنة الحديث كذا في المشكوة في باب العلم والاضافه ان الله
 وملائكته واهل السموات والارض حقه الغلة في حجرها وحواشيها
 ليصلوا على معلم الناس الخير والاضافه لفضل الله عبدا سمع ما افوض اليه
 وعماها واداهما الحديث اورد جرحا من كثره من قول كيو طي كسي
 نيت فارسي جسي كي زليل كريكوا يعني ماني كوي عبث جهل كريكو بوجا جوي
 توبت بزاو وبال هي وقد نقل المنادي في شرح الجامع الصغير عن فاضل
 الصحابة انه اذا سئلوا عن شيء قالوا اوقع فان قيل نعم افواوا لا قالوا
 صح حتى يقع وقال المحافظ العسقلاني في فتح البارقي كره جماعة من
 السلف السؤال عما لا يقع لما يتضمن من التكلف والتقطع والرجوع بالنظر
 من غير ضرورة وفي شرح الامر بعين اللبشي قد بالغ قورقنا والايحجر
 سوال العلماء في نازلة الابدع وقوعها والاضافي شرح الجامع الصغير
 للمناوي التوسع في البحث عما لا يقع وكثرة الخصومة والمجدل فيه
 حتى يتولد منه الاحواء والبغضاء ويقترن بذلك نية العلل واللباها
 قد ذمها العلماء ودلت السنة على قبحه انتهى كذا في الرسالة اللطيفة
 وقال النبي صلى الله عليه وآله وسلم من طلب العلم ليجاري به العلماء او
 ليماري به السفهاء او ليصرف به وجه الناس اليه ادخله الله النار
 كذا في المشكوة في كتاب العلم والاضافه من تعلم علما مما يبتغي به
 وجه الله لا يتعلمه الا ليصيب به عرضا من الدنيا لم يجد عرفه
 الجنة يوما القيامة يعني ربحها والاضافه عز معنوية قال ان النبي
 صلى الله عليه وسلم نهى عن الاخلوطات انتهى اورا من مازين اختلاف

اور فدا و درخشاں اور بعض اور مجادلہ اور مبارکہ اور مخالطہ کا یہ حال ہی کہ
 خاص فرقہ اہل کثرت میں بعضی آپس میں ایک دوسری کی ساتھ اتنی دشمنی رکھتی ہیں کہ
 کسی مذہب اور فاسق بلبک کافر کی ساتھ نہیں کہتی چنانچہ شیعہ لوگ شیطان اور
 وصال اور دابو لہب اور ابو جہل کی برا کہنی کی طرف اتنا متوجہ نہیں ہیں جیسا کہ حضرت
 ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ وغیرہما کی طرف متوجہ ہیں جیسا کہ فرمایا شیخ عطار رحمہ اللہ
 از زیارت بت پرستان رستہ اندہ ایمان از تو صبا خستہ اندہ اور فرمایا سعد
 رحمہ اللہ چہ چہ گفت درویش صادق نفس اندیدم چہین بخت برگشتہ کس
 کہ کافر ز پیکار شش امین نشست مسلمان ز جور زبانش نرسد ایسا ہی
 اب بعضی اہل سنت کا حال ہے کہ دو نو گروہ مخالف کہ ایک محمدی اور دوسرا حنفی
 مشہور ہے اور حقیقت میں دو محمدی اور حنفی ہیں کیونکہ جنسی مسائل مذہب حنفی
 کو استحال کیا تو اسی نیت سے کیا کہ یہ مسائل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
 کلام پاک سے نکلی نہیں تو وہ محمدی ہوا اور محمدی لوگ کہ صد مسائل اجتہاد سے
 مذہب حنفی کی بیعتی اور عمل کرتی ہیں وہ حنفی ہی ہوئی سو کوئی محمدی یا متعصب
 ہی کہ حنفیوں کو بسبب تعصب تقلید اونگی کی کہتا ہی حنفی سکہ اور حنفی مشرک اور
 کوئی حنفی ایسا متعصب ہی کہ محمدیوں کو کہتا ہی سرنگی اور لامذہب تو انکا لقب ہے
 پھر ایسا ہی مولانا تاج محمد بن صاحب مدظلہ فی نقل فرمایا کہ عظیم آباد کی طرف بعض
 جاہل کہتی ہیں چنپی ساپی سرک لائکت فیہ یعنی حنفی شافعی ہونا شرک سے اس میں
 کچھ شک نہیں ایک روز ایک شخص فی کہا کہ اب محمدی خالص بن جاؤ حقیقت
 کہ کوئین میں ڈالو اور کوئی فقہ کی کتابوں کو برا کہتا ہی بعضی ایک فصل مشکوٰۃ
 کی پڑھی نہیں اور مجاہد بن جریج کہتے ہیں اور بعضی حنفی صاحبوں کا یہ حال ہی
 کہ آپ صد ہا کلام خلاف طریقہ حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی کریں جیسا کہ نماز اور روزہ میں

ستی کرنا اور زکوٰۃ نذینا اور باوجود غرض ہونی کی، حج کو سجا نا ہیہا مون شاہ دیون
 میں نہج باجی آتش بازی ساچھی بہا جی بہرا اور قبروان پر بدعات و رسوائی اور
 چاندی کی زیور اور ریشمی کپڑی مردوں کو پہنتی اور غنا زون کا قضا کرنا اور ناتم
 میں عورتوں کا برس و ہمبستی سوگد رکھنا اور نوحہ اور بیان کرنا وغیرہ ایسی امور
 لیکن اگر کوئی شخص کہ اسکی ظن میں رفع یدین اور آئین جہر کا سنت ہو نہ حدیث
 سی ثابت ہو چکا بہ نیت اداسی سنت اسپر عمل کری اس عمل کو خلاف حقیقت سمجھ کر
 کہتی ہیں کہ ماہیوں کو ہلاتا ہی جیسا کہ کتا دم کو ہلاتا ہی ایک شخص فی آئین پکار کر
 کہی دوسرا بلا وہ کتا ہونکا اور بعضی طالب علم آئین جہر والوں کو کوئی کہتی ہیں اور
 کوئی ایک نیا فرقہ ہی ہندون میں آورو جو کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل سمجھ کر کہی جیسے
 رمضان میں نہ ہر رکعت تراویح بقدرت طویل ادا کری و بسوگر و جہانتی ہیں
 حالانکہ یہ لوگ بموجب نصیحت حضرت ابو حنیفہ رحمہ کی ہی حقیقت سی خارج ہنہن ہونی
 اونکی خود وصیت ہی کہ جب حدیث صحیحہ پاؤ ہی میرا مذہب ہی و سپر عمل کرو بلکہ
 بموجب قول حضرت ابو حنیفہ کی جو کوئی حدیث صحیحہ پاؤی اور او سپر عمل کری وہ شخص
 مذہب حنفی سی خارج ہو جاتا ہی چنانچہ بیان ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اور اگر وقتا کسی
 مسئلہ میں کوئی مذہب حنفی سی خارج ہی ہوا تو کیا حرج ہی بین اسلام اور مذہب
 اہل سنت سی تو خارج ہنہن ہوا کسی فاسق فاجر یا غافل زکوٰۃ شراب خوار زنا کار
 رشوت خوار یا خوار کچن شراب کش اغریہ دار گور پرست بت پرست سی ایسے
 دشمنی ہنہن جیسی حدیث پر عمل کرنا والوں سی ہی بلکہ کوئی متعصب اہل علم فتوا دیتا ہی
 کہ ایسی شخصوں کو مستیوں والی اپنی مسجدوں میں دخل نہیں اور انکی لحاظ نہیں کرتا
 وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسَاجِدَ اللَّهِ أَنْ يُدْخِلَ فِيهَا اسْمَهُ وَالْآيَةَ اللَّهُ كَوْنُ
 کہتا ہی کہ ایسی شخصوں کی صیافت نہ کرنا یا ہی اور نہیں اور تا کی اس آیت کریمہ

اور اگر کوئی شخص مذہب حنفی سی خارج ہو جائے تو اسکی مسجدوں میں داخل ہونا جائز نہیں ہے

کا مسند اربعہ ہوا میں لکھنا اَلَّذِينَ يَفْقَهُوْنَ اَنَّ هَٰذَا نَبِيُّهُمْ عَلٰی مِثْلِ نَّبِيِّ رَسُوْلٍ
 اللہ یحییٰ حتیٰ یُنْفِضُوْا الْاٰیٰةَ اور بعضی ہوا میں خفی مذہب کی اور مذہبون کو نہایت
 ہی سمجھ جانتی ہیں اور طرفین کی متعصبوں کی یہاں تک نوبت پہنچی کہ ایک دوسرے کی
 صورت سے بیزار اسلام علیک اور مصافحہ ترک غیبت کا بازار گرم بغض و عناد شعار
 جہلگرا ناحق مروج کہ ایسی امور بالاتفاق حرام ہیں نہ حدیث میں جائز ہیں اور خفی
 مذہب میں ہلکا اختلافی مسائل کہ اکثر اختلاف مستحبات اور مکروہات میں ہی و پیر
 جہلگرتی اور لڑتی ہیں اور ایک دوسری پر چوٹی ناشرین کرتی ہیں سے حرص و
 عداوت و خند و کینہ و ہر یا این جملہ شد حلال محبت حرام شدید عجب الحق مسائل
 ان مسائل کی کہ اللہ تعالیٰ انکو جزای خیر دی مردنیت بخیر اور معتدل المذہب
 اور دونوں گروہ کی خیر خواہ ہیں انکو دو گروہ کی متعصب بدی سی یاد کرتی ہیں
 بعض خفی متعصب انکو لاندہب کہتی ہیں اور بعضی مجتہد متعصب انکو آدھا کورمی
 کہتی ہیں خیر ہر صورت اللہ جل شانہ کی رضا مندی درکار ہی سے نیاسامی از
 جانب هیچ کس نہ ہو جانب حق نگہدار و بس چو راضی شد از بندہ نزدان
 پاک گزاینان نگرند راضی چه پاک استبارک و تعالیٰ ہدایت کری ہم سب
 کو کہ ایک دوسری سی دشمنی نہ کہیں اور بغض اور عداوت اور غیبت اور جہلگرا
 ناحق وغیرہ کہ یہ امور بالاتفاق حرام ہیں انسی توبہ کریں اور اختلافی مسائل میں
 جسکو جس عالم دیندار کی قول پر زیادہ اعتماد ہو اوپر عمل کریں اور آپس میں محبت
 اور پیار رکھیں اور موت و زجر اور قیامت کو یاد رکھیں اور آپس میں اتفاق کر کے
 بڑی بڑی کام یابی جیسی دفع شرک اور بدعت اور اداسی نماز اور زکوٰۃ اور روزہ
 رمضان اور حج اور حاکمیت روائی مساکین اور صاحب حاجات کی اور نکاح بویگان اور
 اداسی جمعہ و عیدین اور اصلاح بین الناس اور تعمیر مساجد و مدارس اور اشاعت

علوم دین و غیرہ امور خیرین کو شش کرین اس مقام میں اگر کوئی صاحب
 یوں کہی کہ بکود و دوسری شخص پر امر خلاف شریعت دیکھ کر غصہ جاتا ہوں تو اس کا جواب
 یہ ہے کہ اس دوسری شخص کو چاہیے کہ تم پر یہ ایسا ہی غصہ آوی یعنی جیسا کہ تم ان کی
 عمل کو خلاف شریعت جانتی ہو بسبب اس کی کہ تمہاری مذہب کی خلاف ہی بہی طرح
 تمہارا عمل اس کی مذہب کی خلاف ہی اور جب ایسا ہو تو خوب ہی جوتی چلی بغور و بالمد
 منہا اور جان لو کہ جو کوئی کسی عالم کی فتویٰ پر عمل کرتا ہے وہ خلاف شرع نہیں ہے بلکہ
 اور تابعین اور مجتہدین نے اور ان کی شاگردوں اور مقلدوں میں سیکڑوں مسائل میں
 اختلاف رہا ایک دوسری کو خلاف شریعت نہیں جانتا تھا اولیکہ دوسری پر غصہ نہیں
 ہوتا تھا میزان الشرائع میں ہی ص ۵۵۴م وقد وقع الاختلاف بین الصحابة فی الفروع
 و ہم خیر الامۃ و ما یلتزم ان احدہم خاص من قال بخلاف قولہ ولا حادہ ولا اجابہ فی خطا
 ولا قصور نظر اور اسی میں ہی ص ۲۴۴م اجماع فی الشریعۃ من بقایا النفاق بلکہ
 بعض اوقات کسی مسئلہ میں صحابہ کرام نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ میں اختلاف کیا
 اور حضرت ان پر غصہ نہیں ہوا بلکہ خوش رہی چنانچہ انشاء اللہ تعالیٰ کچھ کا پہلی
 بیان ہو گا چنانچہ مسئلہ اور مسئلہ کے اور حضرت ابو حنیفہ رحمہ علیہ اپنی شاگردوں پر
 غصہ نہیں ہوئی کہ تم مسائل میں ہم سے اختلاف کیوں کرتی ہو اب بتلائی کہ تم صاحب
 اس غصہ میں حامل یا حدیث ہو یا مقلد حضرت ابو حنیفہ رحمہ علیہ کی اور جاننا چاہیے کہ جتنی
 مسائل اختلاف میں نہ ہو گروہ کی متعصب بنی تحقیق اور بلا تاویل جگہ کرتی لڑتی ہیں اصل
 ان سب کی نکل میں مسئلہ میں ایک یہ کہ جب مخالف مسئلہ فقہ کی حدیث صحیحہ پاوے
 کس پر عمل کری دوسرا یہ کہ ہر مسئلہ میں تقلید معین ایک ہی مذہب کی واجب
 ہے یا نہیں تیسرا یہ کہ سوائے چار مذہب مشہورہ کی اور کئی تقلید نہیں جائز ہے
 یا نہیں سو اب تینوں مسائل میں برسی اکابر علمائے اہل سنت بلکہ خاص جعفری مذہب کی

علما کو اختلاف تک ہی چنانچہ انشاء اللہ تعالیٰ اس سالہ میں اسکا بیان ہوگا پھر جبکہ
 ایک شخص کا عمل مطابق قول کسی عالم و دیندار اہل سنت کی ہو اور سکون مذہب و
 اور اوس سی دشمنی رکھنا گویا حقیقت میں اوسن عالم و دیندار کو برا اور بد مذہب
 جاننا ہی لغو و باندہ نہایتان بعد تحقیق تمام حتی الوسع کی کسی عالم کی قول پر
 گمان خطا کا رکھنا اور اوس قول کو قبول نہ کرنا یہ امر برا نہیں ہی بد مذہب
 جاننا اور چیز ہی اور ظن خطا کا رکھنا اور چیز حضرات صحابہ اور تابعین اور
 مجتہدین بہت مسائل میں دوسری حضرات کو خطا پر جانتی تھی نہ بد مذہب اور
 اوسنی دشمنی نہیں وگہتی تھی جیسا کہ حضرت شافعیؒ نے باوجود مخالفت کی
 صد مسائل میں حضرت ابو حنیفہؒ سے فرمایا کہ سب فقہاء میں ابو حنیفہ کا کتب
 میں ہے اور فرمایا حضرت احمد حنبلؒ نے ماصلیت بصلوۃ منذار لعین سنہ خلف
 الشافعیؒ الا وانا اذ عول الشافعیؒ کذا فی الاحیاء وکذا قال یحیی بن سعید اور
 حضرات ائمہ دین کی مقلدون کی اعمال کو صحیح جانتی تھی جیسا کہ علامہ شریک
 حنفیؒ نے نقل کیا سید بادشاہ شراح تحریری سے چھ عقد فریدی ان کا لکھا لم یقل ان
 من قلد الشافعی فی عدم الصداق ان نکاح باطل لم یقل الشافعی ان من قلد
 فی عدم الشہود ان نکاح باطل کذا قال اہل صاحب لغت یہ فی کتب التفسیر بلکہ
 خود ان حضرات کی شاگرد خاص بہت مسائل میں مخالف تھے اپنی اوستادوں
 نہ دشمن ادبی حقیقت ادبی ادب اور نہ اوستادوں سے برا تھی چنانچہ انشاء اللہ
 تعالیٰ بیان ہوگا ایسا ہی بعلما کو چاہی کہ اگر کوئی انکی قول پر اعتقاد نہ کری اور
 دوسری عالم کی فتویٰ پہلی کری سب کو برا جانیں بلکہ اپنی مقلدون کو فرماویں
 کہ تمکو جس سلسلے قیاسی اختلاف میں جس عالم کی قول پر اعتقاد اور حسن ظن نہ ہو
 اوسکی قول پر عمل کرو اور صورت اختلاف میں ایک عالم دوسرے عالم کو مخفی جانی نہ

[illegible]

ز فاسق اور گمراہ چنانچہ مولانا سید تیز حسین صاحب نے لکھا ہی ہے جو آپؒ اور
 مسئلہ کی اور اگر کسی مسئلے میں ایک مولوی صاحب دوسرے مولوی صاحب کی خطا
 معلوم کریں بیچ و غلط یا فتویٰ وغیرہ کی تو ظاہر میں فکر کریں بلکہ تنہائی میں باوجود
 اور اگر اونکی سمجھ میں نہ آوی تو اس خطا کو کچھ رفع کر نیکو اور سیر جبر کریں بلکہ معلوم
 سی کہہ دیں کہ اس مسئلے میں ہمارا اور اونکا اختلاف ہی اور اس اختلاف کا کچھ
 مضائقہ نہیں اور اگر اپنی خطا معلوم ہو تو بلا تاہل قبول کریں ایک دفعہ مولانا سید
 صاحب سہارنپوری مرحوم نے مولانا نواز شریف صاحب ساکن ٹاٹری مرحوم سے
 کہا ایسی وقت میں کہ اس وقت صرف یہ فقیر اونکی خدمت میں حاضر تھا کہ فلاں مسئلہ
 عدالت کی باب میں جو آپ نے لکھا ہی میری نزدیک وہ روایت موجود ہے جو
 نواز شریف علی حقی فی الفور رغبت نفس سے کہا کہ میری تحریر کی کاغذ کو چار ڈالیں
 اور مسئلہ صحیح لکھ دیجیے میں اس پر اپنی تہرکہ دوں گا اور ایک دن مولانا مظہر حسین
 مرحوم کا ندلہ والی نے ایک طالب علم سے کہا کہ فلاں مسئلہ میں مجھ کو بعد تحقیق
 مولانا سعاد علی صاحب سے معلوم ہوا کہ تمہارا قول حق ہی اور میں خطا پر تھا اور
 مولانا محمود فی نقل کیا کہ مولوی عبد الحلیم صاحب سا فرار دہلی کے عامل انجمن
 تہی ایک دفعہ مناظرہ میں کتاب سی اونکو اپنی خطا معلوم ہوئی اس وقت مجھ کو اونکی
 چہرہ پر نہایت ہی ہشاشت معلوم ہوئی میں نے سبب خوشی کا پوچھا فرمایا کہ تمہارا
 خوشی کی بات ہی کہ بندہ اپنی خطا پر مطلع ہو جا دی اور حافظ عبد اللہ صاحب
 ساکن بیگدہ نے نقل کیا کہ مولوی محمد رمضان مرحوم ساکن انہم اور مولوی محمد
 صاحب حوم ساکن سنام میں ایک مسئلے میں مناظرہ ہوتا دوسری دین مولوی
 محمد رمضان صاحب نے اس مجمع میں آئی ہی فرمایا کہ لوگوں میں مسئلہ میں کلیم
 لگنکو کر رہی تھی رات مجھ کو اذنین اپنی خطا ظاہر ہو گئی اور ایسا ہی جناب مولوی

قطب الدینی، انصاری، مولوی محمد شاہ مرحوم ساکن ہوسیانہ کا حال یہ تھا کہ
 اپنی خطا کا مجمع میں اقرار کرتی تھی اور ایسا ہی حال حضرات مجتہدین کا ہوا کرتا تھا
 مسائل میں اپنی قبول سی رجوع اور اقرار خطا کا کیا اور ایسا ہی منقول ہی بارہا
 حضرت عمر رضا اور حضرت مرتضیٰ علی رضوی اور چاہی کہ ایک عالم دوسری عالم کا
 و خط سنی ہی منع نہ کری کیونکہ مقصود رواج دینا امر دین کا ہی نہ ظاہر کرنا اپنی فضیلت
 کا اور نہ حاصل کرنا شرف اہمال و زمام آوری کا حدیث شریف میں آیا ہی ما
 ذب ان جائیان اہل سلا فی غنم بافسد لہا من حرص المرء علی المال و شرف المرء
 رواہ الترمذی والد اویسی کذا فی مشکوٰۃ فی کتاب الرفاق اگر کوئی مسئلہ اپنی کتب
 معلوم نہ ہو چاہے کہہ دین کہ میں نہیں جانتا بزرگان دین حتی المقدور مسئلہ کا جواب
 دے کر ایسے علماء پر کڑی دیتی تھی جو اولیٰ بہتر جانتی والی تھی بلکہ بعض وقت بعض مسئلہ
 میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی فرمادیتی تھی کہ مجھ کو اس بات کا علم نہیں
 چنانچہ انشاء اللہ تعالیٰ ان امور کا ذکر ہو گا پھر جواب مسئلہ کی اس سالہ میں
 ایک دفعہ مینی کئی مسئلہ مولوی مظفر حسین صاحب سے پوچھی مجھ کو اپنی ساتھیہ سہارنپور
 کو لیکے تاکہ اون مسائل کا جواب مولانا سعاد علی صاحب مولانا حافظ احمد علی صاحب
 سی حاصل کر دین ایک دفعہ ایک مسئلہ کی تحریر میں فی مولوی سعاد علی صاحب
 چاہتی فرمایا کہ اس کام کی ہمت اللہ جل شانہ فی مولوی نذیر حسین صاحب کو دی
 ایک دن مولانا حافظ احمد علی صاحب طلبہ کی خدمت میں بعض مسائل تقلید میں گفتگو کرتے
 فرمائی گئی کہ ان مسائل میں ہمکو مولانا نذیر حسین صاحب کے بات کا جواب نہیں آتا
 اور ان کی جواب میں ہم چیٹ ہو جاتی ہیں مولانا محمد قاسم صاحب طلبہ کی بہت عادت
 ہی یہ کہہ دینا کہ میں اس مسئلہ کو نہیں جانتا اور برادر مر مولانا محمد حسین خدیو طلبہ فی
 بارہا اس فقیر کو خیالت دی جب کہ مینی اولیٰ کچھ پوچھا یہ فرمایا اس ہی پوچھ کر ایک دفعہ

یہ مینی کئی
 مسئلہ میں
 حضرت عمر رضا
 اور حضرت مرتضیٰ علی رضوی
 اور چاہی کہ ایک عالم دوسری عالم کا
 و خط سنی ہی منع نہ کری کیونکہ مقصود رواج دینا امر دین کا ہی نہ ظاہر کرنا اپنی فضیلت
 کا اور نہ حاصل کرنا شرف اہمال و زمام آوری کا حدیث شریف میں آیا ہی ما
 ذب ان جائیان اہل سلا فی غنم بافسد لہا من حرص المرء علی المال و شرف المرء
 رواہ الترمذی والد اویسی کذا فی مشکوٰۃ فی کتاب الرفاق اگر کوئی مسئلہ اپنی کتب
 معلوم نہ ہو چاہے کہہ دین کہ میں نہیں جانتا بزرگان دین حتی المقدور مسئلہ کا جواب
 دے کر ایسے علماء پر کڑی دیتی تھی جو اولیٰ بہتر جانتی والی تھی بلکہ بعض وقت بعض مسئلہ
 میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی فرمادیتی تھی کہ مجھ کو اس بات کا علم نہیں
 چنانچہ انشاء اللہ تعالیٰ ان امور کا ذکر ہو گا پھر جواب مسئلہ کی اس سالہ میں
 ایک دفعہ مینی کئی مسئلہ مولوی مظفر حسین صاحب سے پوچھی مجھ کو اپنی ساتھیہ سہارنپور
 کو لیکے تاکہ اون مسائل کا جواب مولانا سعاد علی صاحب مولانا حافظ احمد علی صاحب
 سی حاصل کر دین ایک دفعہ ایک مسئلہ کی تحریر میں فی مولوی سعاد علی صاحب
 چاہتی فرمایا کہ اس کام کی ہمت اللہ جل شانہ فی مولوی نذیر حسین صاحب کو دی
 ایک دن مولانا حافظ احمد علی صاحب طلبہ کی خدمت میں بعض مسائل تقلید میں گفتگو کرتے
 فرمائی گئی کہ ان مسائل میں ہمکو مولانا نذیر حسین صاحب کے بات کا جواب نہیں آتا
 اور ان کی جواب میں ہم چیٹ ہو جاتی ہیں مولانا محمد قاسم صاحب طلبہ کی بہت عادت
 ہی یہ کہہ دینا کہ میں اس مسئلہ کو نہیں جانتا اور برادر مر مولانا محمد حسین خدیو طلبہ فی
 بارہا اس فقیر کو خیالت دی جب کہ مینی اولیٰ کچھ پوچھا یہ فرمایا اس ہی پوچھ کر ایک دفعہ

لودہیانہ میں کئی وعظ خیر خواہ خلافت موجود تھی جناب مولانا علار الدین قدس سرہ
 شہ لوگوں کی خواہش وعظ کی کری فرمائی لگی **۱** جو کاری بفضولی میں
 ہمارا روی سخن گفتن نشاید اور مولانا حافظ عبدالغنی رحمۃ اللہ علیہ ساکن بیچ
 کا یہ حال تھا کہ جب تک کوئی ورد وعظ اور مفتی دیندار موجود ہوتا ہرگز وعظ
 کہنی اور فتویٰ دینی پر راضی نہ ہوتا انتہی چاہی کہ اس حوالہ سے یہ نیت ہو کہ فلا
 عالم اول جواب مسئلہ کا لکھے اور میں اس کی خطا کو پکڑوں اور اس کو مذہم
 کردن بلکہ یہ نیت ہو کہ مسائل اپنی مراد کو پہنچی کہیں سی پہنچی اگر ایسا ہی حال ہو
 عوام اور علما کا تو انشاء اللہ تنگ کیا ہی خیر اور برکت اور بہتری ہو دنیا اور
 آخرت کی اور ایسا ہی حال تھا سلف صالح کا چنانچہ انشاء اللہ تعالیٰ اس سال
 میں بیان ہو گا لیکن جو مسئلہ کہ ہر مذہب میں متفق علیہ ہو جیسا کہ جہوت اور
 اور حسد اور بغض اور شراب خواری اور زنا اور زنا میر اور محارفت کا بیانا اور
 اور تعزیر اور شدہ اور علم اور چہری کا پوجنا اور بنانا اور رشوت لینا اور بیگانا
 حق بالینا اور بدعات اور رسوم کا پابند ہونا اور سوای اکی ایسی کام کہ کسی مذہب
 میں درست نہیں ہیں ایسی امور میں اگر کسی مولوی کو برخلاف خصوص در ساری
 مذہبوں کی پاویں یا وہ نام ہی کا مولوی ہو بدون علم اپنی رائی سی فتویٰ دیتا
 ہو یا ظاہر فاسق یا مفسد یا طماع اور مذہم ہو تو لوگوں کو اس کی فتویٰ پر عمل
 کر لیں اور اس کی صحبت اختیار کر لیں ہرگز اجازت نہیں بلکہ بطور شائستہ کہ تو
 فساد تک نہ پہنچی مناظرہ کر کے ایسی شخص کو ملزم کرنا چاہی لیکن اس مناظرہ میں
 شرط ہے کہ نیت بخیر ہو یعنی ربا اور تکبر اور خود غامی نہ ہو خالی ہوا اور کوئی غرض
 فساد نہ ہو لیکن اکثر مناظرہ میں نیت خیر کم ہوتی ہے اور اگر ہوتی ہے تو جہل و
 کیوقت ربا آجاتی ہے اور اپنی ثابت کلام پر جانا ہی اور نوبت بلند آواری

و جلیب ان تقلید مذہب باجلیفیت و بحکم علیہ ان بخروج من مذہبہ لانه جلیف بخروج عن عقیدتہ
 رقبۃ الشریعۃ و یبقی کندی پہلا بخلاف ما اذا کان فی الحرمین فانہ فیسیر لہ نیک
 معرفتہ جمیعہ المذاہب بخروج مذہب خفی ہی نکلتا حرام ہی بسبب ایک کہ اور ہم
 کی روایت اور حدیث نہیں مٹی جیسا کہ عبارت گذشتہ سی ظاہری اور جبکہ
 تو حرام نہیں اور رسالہ وافقۃ البلوی میں بہر مثنی صدر الدین صاحب رحم
 اور مولوی سید ذریعین صاحب و مولوی علیم الدین صاحب عظیم آبادی و
 مولوی قطب الدین خالصا صاحب و مولوی حفیظ الدین خالصا صاحب و مولوی
 محمد اسد علی صاحب و سید محمد شام صاحب و مولوی کریم الدین صاحب و صاحب
 ضیاء الدین صاحب بنین اور مرقوم ہی کہ ایک شخص تقلید ائمہ مجتہدین کی مثل
 حضرت ابو حنیفہ و غیرہ کی حیادات اور معاملات میں کرتا ہی اس عقیدہ سی کہ
 یہ لوگ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی علماء اور بہان کر فیوالی سنت و
 کی ہیں اور انکا اتباع صرف تصدیق اتباع جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
 کی کرتا ہی اور انکو متوجع مستقل نہیں جستا اور بسبب کم علمی اپنی کی اور میری ہونے
 اسباب تحقیق کی مفصل و دلیل مسائل معمولہ و نہیں جاتا اور بسبب حسن ظن
 سچ حق امام متوجع اپنی کی امام ہی تقلید پر اکتفا کرتا ہی یا یہ تقلید جائز ہی یا نہیں
 اور اس تقلید کی اعمال صحیحہ اور مقبول ہیں یا نہیں انکو تقلید مذکور جائز
 اور اس تقلید کی اعمال و حیادات صحیحہ اور مقبول ہیں لیکن اس شخص کو چاہی
 کہ نظر اوپر اسباب تحقیق کی رہی بارادہ اتباع انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فائز
 التفوا علی جواز تقلید المجتہدین مع العلم بان المجتہدین و بصیغہ مع الاستشرف
 لنفس النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المسئلۃ والعزم علی انہ اذا ظہر حدیث صحیحہ خلاف تقلید
 فیہ ترک تقلید و اتبع الحدیث کذا فی حجتہ اللہ البالغہ اور اسی رسالہ میں مسئلہ

کے سبب سے
 مدار انفاق
 کسی ہی نہیں
 تقلید کی جائز
 ہے یا نہیں
 خطیبی نے
 صاحب
 اور صاحب
 کی نفس
 اختلاف
 اور صاحب
 بیانی

حقیقین لکھا ہے کہ ان کو شریک اور بدعتی کہنا بہت بُرا ہے اور انکی پیچھے نماز درست
بلکہ بہت اُستہی اور کتنا صحیح العمل بالافتہ میں ہے صفحہ ۱۵۹ اسہا ان ہذہ المذاہب الاربعة
المدونۃ لمحرة قد جمعت الاسماء ومن یعتقد بہ منها علی جواز تقلیدہا یومنا ہذا
فی دلتک من المصلح بالاختیاری اور اسی کتاب میں ہے : ۱۶۱ کلن لما یکن لہ
علم بوقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا بطریق الجمع بین المذہبات من کلامہ ولا بطریق
الاستنباط من کلامہ اتبع عالما ارشدا علی انہ مصیب فیما یقول ویفتی ظاہرا متبع سنتہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فان خالفنا یظنہ اقلع من ساعۃ لمن غیر حدیث ولا
اصرار کیف ینکرہ اذ مع ان الاستقنا والافتاء لم یزل من المسلمین من جمہ
صلی اللہ علیہ وسلم واما انہ اور اسی عین ہی فاق اقتدیا بواحد منهم فذلک حلت
بانہ عالم بکتاب اللہ وسنتہ رسولہ فلو یخلو قوله اما یكون من صرح بالکتاب السنۃ او
مستطاع حتمہا الی ان قال فہذا ایضا یجوز الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولکن شی
طریقہ ظنون فلو لا ذلک لما قلد یومن بمجتہد انہ اور صراط مستقیم تصنیف ہو لانا
محمد اسماعیل مرحوم میں ہی در اعمال اتباع مذاہب اربعہ کہ راجع در تمام اہل اسلام
ہست بہتر و خوب است ان مسائل مزقوتہ الصدک معلوم ہوا کہ اس
وقت چاروں مذاہب مشہورہ تقلید کی جائز ہونی پر اتفاق ہی ہے یا اکثر مسلمانوں کا
اور اسمین بڑی مصلحت ہے اور یہ کہ در صورت میراثی کتب مذاہب کے یا روایت صحیحہ
کی کسی کتاب معتبر سی جس مجتہد کی تقلید کرنی جائز ہے اور در صورت غلبی سوا
کتب اور روایات ایک مذاہب کے اوسی ایک مذاہب کی تقلید لازم ہے اور یہ کہ
حاکم کا اتفاق ہی تقلید کی جائز ہونی پر اور یہ کہ حضرات مجتہدین کی تقلید اس
نیت ہی ہے کہ یہ حضرات بیان کر نیوالی سنت نبوی کی ہیں اور انکی مسائل کا
ہونی میں کتاب درست ہے اور یہ کہ جس مسئلہ میں حدیث صحیحہ یا ولی و عین تقلید

حقین لکھا ہے کہ ان کو شرک اور بدعتی کہتا ہے۔ بڑا ہی اور انکی پیچھے نماز و رستہ
بلا کہ بہت انتہی اور کتا حجۃ اللہ بالہ میں ہی صفحہ ۵۹ اسہا ان ہذا المذاب اللہ
المرد و نہ پھر حرۃ قد جمعۃ الامتہ او من یقید بہ منہا علی جواز تقلید یا یومنا بدو
فی دیک من المصلح مالایحقی الخ اور اسی کتاب میں ہی ۱۶۱ اگلن تھا کہ من
علم بما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا بطریق الجمع میں اختلافات من کلامہ ولا بطریق
الاستنباط من کلامہ اتبع عالمہ را شد اعلیٰ انہ مصیب فیما یقول ولقیی ظاہر امتیج منہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فان خالفنا لفظہ قطع من ساعۃ لنرین غیرہ ابدال
اصرار کیف ینکرہ الخ مع ان الاستقنا والاقنا ولم یزل میں مسلمان من مجتہد
صلی اللہ علیہ وسلم واما الخ اور اسی میں ہی فان اقتدینا بواحد منهم فذلک عملنا
بما فیہ کتاب اللہ و سنتہ رسولہ فلو یخلو قوله اما کیوں من صرح الکتاب اللہ
مستطاعہما الی ان قال فہذا ایضا معترضی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و لکن فی
طریقہ طعنون فلو لا ذلک لما قلنا من مجتہد الخ اور صراط مستقیم تصنیف ہو لانا
محمد اسماعیل مرحوم میں ہی در اعمال اتباع مذاہب اربعہ کہ رائج در تمام اہل اسلام
ہست بہتر و خوب است الخ ان مسائل مرقومہ الصدیک معلوم ہوا کہ اس
وقت چاروں مذاہب مشہورہ تقلید کی جائز ہونی پر اتفاق ہی ہے یا اکثر مسائل انکا
اور اس میں بڑی مصلحت ہے اور یہ کہ در صورت میرانی کتب مذاہب کے یا روایت صحیحہ
کی کسی کتاب معتبرہ جس مجتہد کی تقلید کرنی جائزہ ہی اور در صورت غلطی سوای
کتب اور روایات ایک مذاہب کے اوسی ایک مذاہب کی تقلید لازم ہی اور یہ کہ
علما کا اتفاق ہی تقلید کی جائز ہونی پر اور یہ کہ حضرات مجتہدین کی تقلید اس
نیت سے ہی ہے کہ یہ حضرات بیان کر نیوالی سنت نبوی کی ہیں اور انکی مسائل انکا
سوئی میں کتاب درست ہے اور یہ کہ جس مسئلہ میں حدیث صحیحہ یا ولی وسیمین تقلید کو

ترک کرے حدیث پر عمل کرے اور یہ کہ مولانا سیدنا حمید صاحب نے غلطی اور دوسرے
 علماء دہلی کی منکر تقلید نہیں ہیں جیسا کہ گمان فاسد بعض صاحبوں کا ہے ایسا علم
 ہوتا ہی کہ جو علماء دین کہ منکر وجوب تقلید ایک مذہب معین کی ہیں تو کوئی منکر
 اوکو منکر تقلید مطلق کا سمجھ کر کہا ہی جیسا کہ منکر ان مقرر کرنی روز سوم و چہم کو منکر
 ایصال ثواب اور منکر ان نسبت ختم مروجہ کو منکر درود و فاتحہ اور مانغان کو منکر
 پرستی کو منکر کرامات اولیا سمجھ لیا ہی والد اعلم بالصواب اللہ بعضی حوالہ الناس
 اور بعضی طالب علم متعصب سچ اختلافی مسائل کے پسپن ناحق دشمنی اور جھگڑا
 اور فساد رکھتی ہیں اور کچھ کچھ یہودہ الفاظ بولتی ہیں سو بعضی لوگ اون علوم
 کی حرکات کو خواص کے ذمہ لگا کر اونکی غیبت کرنی لگتی ہیں اور یہاں تک غیبت
 پہنچی کہ جناب مولانا قطب الدین خاں صاحب در مولانا سیدنا حمید صاحب کے
 غیبت کرنی لگی مسلمانوں کو چاہی کہ علماء کا احسان اپنی اوپر جا نہیں اور اوکو
 وجود کو غیبت سمجھیں علم پر مانا خصوص علم حدیث کو رواج دینا یہاں تک کہ سچا
 اور ولایت میں حدیث فی رواج پایا اور حدیث کی کتابوں کو سمجھ اور محاکمہ کی جہاں
 اور فتویٰ کہنا اور دین کی کتابوں کو ہاری زبان میں ترجمہ کر کے زبان
 اور عطف کہنا اور قضا یا کو فیصل کرنا اور سوچا اسکے کتنی احسان ان علماء کی ہے
 میں ادھر مسئلہ میں غلطی معصوم ہونا کسی عالم کی شان نہیں **فائدہ** کسی محدثی سنی یا طبع کو
 نفس تقلیدی یا کفار نہیں لیکن بعضی صاحبوں کو لفظ تقلید ہی کا ہر ہی واپسی تین مقلد نہیں آد
 سنی اور غیر مقلد کہلاتی ہیں اسوہی کہ تقلید ہی مراد ہی تقلید ایک مذہب ہے
 کی چنانچہ میزان اشعرائی میں ایک جگہ اس بات کا پتہ ہے اور یہ صاحب
 پابند مذہب معین کی ہیں نہیں پھر مقلد کہان ہوئی یا اسوہی کہ تقلید کشتی میں
 اسکے قول قبول کر نیو بدون دلیل کے جیسا کہ کتب اصول میں ہے اور حضرت علامہ

مجتہدین کی قول پر عمل کر لینی دلیل ہے آیت کریمہ فاسئلوا اہل الذکر ان کہتم
 لا تعلمون تو ان حضرات کی قول پر عمل کرنا تقلید نہوایا اسوہی کہ تقلید کی
 حقیقت ہے عمل کرنا اور قول و اس شخص کے جسکا قول حجت شرعی نہو جیسا کہ
 عند الفریدین تقلید عمل بقول من یسئلہ فی الاحادیث الحجۃ الاربعۃ الشرعیۃ بلا حجتہ
 منہا اور تحریر اور شرح تحریر میں ہی تقلید بقول من یسئلہ قولہ احدی الحجج الاربعہ
 بالاعتقاد علی فائدہ انہ اور حضرات مجتہدین کا قول اولہ اربعہ شرعیہ میں
 ہی اور عمل کرنا تقلید نہو اسکا جواب یہ ہے کہ یہ بات ٹھیک ہے ہم
 اس میں نزاع نہیں کرتے کیونکہ محض نزاع لفظی ہی اور حضرات مجتہدین
 کی قول پر عمل کرنا اور انکی تعظیم اور فضیلت بہر صورت ہماری اور
 ہماری نزدیک ثابت ہے لیکن بعض اہل اصول نے عمل بقول مجتہدین کو لفظ
 تقلیدی تعبیر کیا ہے اور آیت کریمہ فاسئلوا اہل الذکر دلیل کلی ہی مجتہدین کے قول
 عمل کو نیکی اور دلیل ہر مسئلہ جزئی کی عمل کو نیوالی کو معلوم نہیں ہوتی تو اس
 سبب سے وہ مقلد ہوا اور انکار لفظ تقلیدی عوام الناس کو وحشت پیدا ہونے
 ہی سو اسوہی آپ صاحب ہی وقت پوچھنی کیسے کہ تم مقلد ہو یا نہیں اگر
 فرما دیا کریں کہ مسائل قیاسی اجتہادی میں ہم مقلد ہیں تو کچھ مضائقہ نہیں اور
 مسئلہ اصول کا بھی بیان کر دیا کریں اور بعضی شخص بسبب بی علمی اور کم نظری
 کے یا بسبب تعصب کے مطلق تقلیدی انکار کرتے ہیں اور حقہ کو پسند نہیں
 کرتے ایسی لوگ بالافتاق غلطی پر ہیں اور انکی بعضوں کے قول یہاں نقل
 کیے جاتی ہیں قولہم ہم نہ سب کو نہیں جانتے ہم محمدی ہیں سو اسکا جواب
 یہ ہے کہ میں کہ تم نہ سب کو نہیں جانتے ہو بسبب نہونی علم کی اور ہم ہی محمد
 ہیں اور محمدی کہلانا ہمارا حق ہی اللہ تعالیٰ ہم اور تم اور سب کو محمدی ہی کہے

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

اور محمدی ہی ماری اور محمدی ہی اوٹھاوی اور جو کوئی اس لقب کے لیے بڑا بی بچہ ہی لیکن اب جان لو کہ مذہب اس کو کہتی ہیں کہ جو سید قرآن اور حدیث سی اچھی طرح ظاہر ہوا اوہین مجتہدوں نے قیاس صحیحہ کو خیر کیا حکم بچہ میں جطور آیا وہی اسکا مذہب ہے اور تمکو کہ طاقت قیاس کو نہیں ایسی مسائل میں ضرور ہوا کہ اونکی پیروی کریں اور چونکہ اون بزرگوں نے ایسی مسائل کو حضرت محمد صلیم کی کلام مبارک سی نکالایا رسولی اونکی پیروی کو خواہی محمدی ہی ہوتا ہی قولہم ابو حنیفہ کو قیاس کرنی پر اگر قیاس کی دن پیش ہوگی تو کیا جواب دینی جواب اگر پیش ہوگی تو کچھ جواب حضرت ساذرنہ دینی جواب حضرت ابو حنیفہ رضہ دینی مشکوٰۃ شریف میں ہی عن معاویہ بن جبل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما بعثہ الی الہین قال کیف تقضی اذا عرض ملک قضاء قال قضی بکتا الیہ قال فان لم تجد فی کتاب اللہ قال فبسنتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فان لم تجد فی سنت رسول اللہ صلیم قال اجتہد بآئی ولا اقول قال فضررب رسول اللہ صلی اللہ علیہ علی صدرہ وقال الحمد للہ الذی وفق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ہر مسئلہ رواہ الترمذی داود اور والداری اور قیاس کرنا دوسری صحابہ رضی اللہ عنہم سی ہی منقول ہی فرمایا مولانا اسماعیل شہید مرحوم فی بیچ الفیاض الحق کے مسئلہ ثانیہ احکام متنبیہ مجتہدین سابقین خواہ باین وجہ باشد کہ فلان امر واجب است یا مندوب یا شباح یا مکروہ یا حرام یا باین وجہ باشد کہ فلان امر بطلان امر است یا شرط او یا ہیئت کمال او یا سبب او یا لازم او یا اثر او یا ثمرہ او یا مانع او یا حوض او یا مثال آن و مراد از امر اعم ہست از انکار جنس عیا جملہ باشد یا امور قلبیہ یا افعال جوارح از عبادات یا عادات یا از معاملات ہمہ

[illegible]

پہر ہر عہد کو اوسکی اجتہاد پر انشاء اللہ تعالیٰ ثواب بھی ملے گا کذا فی الرسالۃ
 تصنیف حضرت شاہ ولی اللہ صاحب مرحوم آدر اوسی رسالہ میں بھی چھ فقرے
 شخصیت نے نزل فرمائی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے بطح کے وقت کو
 کے مناسب طرف گئے کہ حضرت ابو ہریرہؓ اور ابن عمرؓ نے یون سبھا کے
 یہاں اور نہ سنت ہی سنتوں جو کیے اور حضرت ابن عباسؓ اور عائشہؓ
 نے یون سبھا کے یہ امر اتفاق ہوا اور مل یعنی اگر کہ چلنا طواف میں اکثر مل
 نے یون سبھا کے سنت ہی اور حضرت ابن عباسؓ نے سبھا کے سنت نہیں حضرت
 نے ایک ضرورت کو پہلی کیا تھا کہ مشرک کہنی لگی تھی کہ چلتے تھے شرب اور حضرت
 مسلم کا حج شریف بعضی صحابہ نے سبھا کے متع تھا اور بعضوں نے سبھا کے قرآن تھا
 اور بعضوں نے سبھا کے افراد تھا اور حدیث شریف ان السیت لعذاب سبھا کے راہ
 علیہ نقل کیا اسکو حضرت ابن عمرؓ نے اور حضرت عائشہؓ نے یون فرمایا
 کہ ابن عمرؓ کو اس میں پہنچا کہ میت پر روئیکو سبب عذاب میت کا لا حکم عام
 سبھا بلکہ گذری حضرت مسلم ایک عورت یہودیہ پر کہ اوسکی گہروالی اوسپر روتی تھی
 آپ نے فرمایا کہ اوسپر روتی ہیں اور وہ اپنی قبر میں عذاب باری ہی اور حضرت
 کا کہڑا ہونا پہلی جنازہ یہودی کی کسی نے یون سبھا کے ملا کہ کی تعلیم کی لی
 ہی اور عام ہی کہ جنازہ مومن کا ہو یا کافر کا اور کسی نے یون سبھا کے موت
 کی ہول ہی ہی اور کسی نے یون سبھا کے حضرت یہودی کی جنازہ کیواسطے
 کہڑی ہوئی سبب کروہ جانی اس بات کی کہ یہودی نبی صہ جسکے سرسی
 اونچا ہوا ور یہ کہڑا ہونا خاص ہی کافر کے جنازہ کی لیے اور حضرت نے متو
 کی اجازت دی سال خیرین پہر منہ فرمایا پہر اجازت دی سال اولیٰ
 میں پہر منہ فرمایا فقیر بولت کہتا ہی کہ حضرت ابن عباسؓ نے ہی اس

درود شریف
 اور سبب
 عذاب
 میت
 کا
 لا
 حکم
 عام
 سبھا
 بلکہ
 گذری
 حضرت
 مسلم
 ایک
 عورت
 یہودیہ
 پر
 کہ
 اوسکی
 گہروالی
 اوسپر
 روتی
 تھی
 آپ
 نے
 فرمایا
 کہ
 اوسپر
 روتی
 ہیں
 اور
 وہ
 اپنی
 قبر
 میں
 عذاب
 باری
 ہی
 اور
 حضرت
 کا
 کہڑا
 ہونا
 پہلی
 جنازہ
 یہودی
 کی
 کسی
 نے
 یون
 سبھا
 کے
 ملا
 کہ
 کی
 تعلیم
 کی
 لی
 ہی
 اور
 عام
 ہی
 کہ
 جنازہ
 مومن
 کا
 ہو
 یا
 کافر
 کا
 اور
 کسی
 نے
 یون
 سبھا
 کے
 موت
 کی
 ہول
 ہی
 ہی
 اور
 کسی
 نے
 یون
 سبھا
 کے
 حضرت
 یہودی
 کی
 جنازہ
 کیواسطے
 کہڑی
 ہوئی
 سبب
 کروہ
 جانی
 اس
 بات
 کی
 کہ
 یہودی
 نبی
 صہ
 جسکے
 سرسی
 اونچا
 ہوا
 ور
 یہ
 کہڑا
 ہونا
 خاص
 ہی
 کافر
 کے
 جنازہ
 کی
 لیے
 اور
 حضرت
 نے
 متو
 کی
 اجازت
 دی
 سال
 خیرین
 پہر
 منہ
 فرمایا
 پہر
 اجازت
 دی
 سال
 اولیٰ
 میں
 پہر
 منہ
 فرمایا
 فقیر
 بولت
 کہتا
 ہی
 کہ
 حضرت
 ابن
 عباسؓ
 نے
 ہی
 اس

قول منی رجوع فرمایا چنانچہ صحیح ترمذی میں ہی روی عن ابن عباس منی من
 آخر حوضہ فی المستقیم ثم رجع عن قولہ حیث اخبر عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اور اکثر نے یہ سمجھا کہ
 اجازت تھی اباحت کی اور منع فرمانا منسوخ فرمانا ہی اور منع فرمایا حضرت نے
 منہ کر نیسے طرف قبلہ کے یہ سہتجا کی بعضوں نے اس حکم کو عام اور غیر منسوخ
 سمجھا اور جابر رضی فی حضرت کو دیکھا ایک برس پہلی وفات شریف کی کہ روایت
 بول کرتی تھی اوہوں نے پہلی حکم کو منسوخ سمجھا اور ابن عمر نے حضرت کو دیکھا
 قضا حاجت کرتی پشت بقبلہ اوہوں نے اس امر کے ساتھ کہ قول کو رد
 کیا اور بعضوں نے دونوں روایتوں کو جمع کیا حضرت شعبی وغیرہ نے یون سمجھا
 کہ منع ایرام سے خاص ہے میدان میں اور جب حاطہ میں ہو تو مضائقہ نہیں
 خواہ روایت قبلہ ہو یا پشت بقبلہ اور بعضوں نے یون سمجھا کہ منع حکم عام ہی وجاہ
 ہونا شاید خاص ہے واسطے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے انتہی اور وجوہ اختلاف کی
 مفصل دیکھنا چاہو تو رسالہ الصفات اور حجة الدلائل میں دیکھنا چاہی صفحہ ۴۴
 ص ۴۹ تک اور یہ بھی جان لینا چاہی کہ اگر اختلاف مع الایلاف
 ہو اس سے تفرقہ ہرگز نہیں ہوتا تفرقہ جب ہوتا ہی کہ اختلاف
 مع الاعتساف اور ہر فرقہ اپنی اپنی مذہب پر ایسی اڑیں کہ وقت ملنی حدیث
 کی کہیں یہ حدیث ہماری مذہب کی نہیں فلاں مذہب کی ہی ہو کہ اس پر عمل نہیں
 جائز جیسا کہ بعضے کہتے ہیں کہ مشکوٰۃ شریف میں شافعی مذہب کی حدیثیں ہیں
 یا یون اعتقاد کہیں کہ جو کوئی چند مسائل میں خفی مذہب پر عمل کر چکا ہو اسکو
 دوسری مسائل میں بھی شافعی وغیرہ کی قول پر عمل درست نہیں اور جو کوئی
 چند مسائل میں شافعی کے مذہب پر عمل کر چکا ہو اسکو کسی مسئلہ میں ابو حنیفہ وغیرہ
 کی قول پر عمل جائز نہیں سو ایسی باتیں حضرات مجتہدین نے ہرگز ہرگز نہیں فرمائی

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ الذی هدانا لهذا الذی کنا علیہ

اور ان تعبدوں کی ایسی حرکات سی حضرات مجتہدین پر اعتراض نہیں وارے ہو
 قولہم خفی شافعی کہنا کچھ ضرور نہیں بلکہ محمدی کہلاتا جیسے کیونکہ اللہ
 نہ کوئی صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کا حکم دیا ہی نہ شافعی اور خفی وغیرہ ہو نیکیا
 جواب بلا شکایت بات سچ ہی لیکن جو شخص کے مسائل قیاسی خفی یا شافعی یا
 اور مذہب کی عمل میں لاتا ہوا ہو اسکو اگر کوئی پوچھی کہ تم قیاسی مسائل کس نے
 استعمال کرتی ہو اور وقت اسکی جواب میں اگر کہا جاوی کہ قیاسی مسائل نہ
 فلائی فلائی مذہب پر میرا عمل ہے تو اس میں کیا قباحت ہے اپنا لقب محمدی پڑانا
 ایمان کی بات ہی لیکن خفیون اور شافعیون وغیرہ کو محمدیت سی با سرخیانا چکا
 کیونکہ یہ لوگ جو تقلید حضرت ابو حنیفہ اور دیگر حضرات مجتہدین کے کرتے ہیں
 محض اسوۂ مطی کے یہ مجتہدین حضرت رسول اللہ علیہ وسلم کی سنت کی بیان کر رہے
 ہیں تو سب محمدی ہوں قولہم حافظ ابن حزم نے تقلید کو حرام کہا ہی ہے
 حجة اللہ الباقہ میں ہی صفحہ ۱۵۹ و ۱۶۰ و ۱۶۱ تک ما ذہب الیہ ابن حزم حب
 التقليد حرام الخ انما تمیم لہ ضرب من الاجتهاد و لونی مسئلۃ واحدة و فیمین ظہر
 ظہور بینا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر بکذا و نہی عن کذا و انہ لیس بمنسوخ و فیمین عاب
 و یقلد رجلا من الفقہاء البعیدہ ویری انہ یمتنع من مثلہ اخطا و ان ما قالہ ہو مطلوب
 الثبتہ و انہ فی قلبہ ان لا یرکب تقلیدہ و ان ظہر الدلیل علی خلافہ و فیمین لا یخیر
 ان یتبعتی الخفی مثلا فقیہا شافعیاً و بالعکس لیس محذوف فیمین لا یدین الا بقول النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم و لا یقلد رجلاً الا ما احلہ اللہ و رسولہ و لا حراماً الا ما حرّم اللہ و رسولہ لیکن
 انہی مختصر غایۃ الاختصار قولہم سعدی رحمہ اللہ نے کہا ہی ہے عبادت تقلید
 گمراہی بہت ہے خشک و سرور کی راہ اگر کا ہی بہت جواب حضرت سعدی
 نور محمد میں امام شافعی رحمہ کی تقلید کی قول کو دلیل لاتی ہو عدم تقلید پر اور حد

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ الذی هدانا لهذا الذی کنا علیہ
 اور ان تعبدوں کی ایسی حرکات سی حضرات مجتہدین پر اعتراض نہیں وارے ہو
 قولہم خفی شافعی کہنا کچھ ضرور نہیں بلکہ محمدی کہلاتا جیسے کیونکہ اللہ
 نہ کوئی صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کا حکم دیا ہی نہ شافعی اور خفی وغیرہ ہو نیکیا
 جواب بلا شکایت بات سچ ہی لیکن جو شخص کے مسائل قیاسی خفی یا شافعی یا
 اور مذہب کی عمل میں لاتا ہوا ہو اسکو اگر کوئی پوچھی کہ تم قیاسی مسائل کس نے
 استعمال کرتی ہو اور وقت اسکی جواب میں اگر کہا جاوی کہ قیاسی مسائل نہ
 فلائی فلائی مذہب پر میرا عمل ہے تو اس میں کیا قباحت ہے اپنا لقب محمدی پڑانا
 ایمان کی بات ہی لیکن خفیون اور شافعیون وغیرہ کو محمدیت سی با سرخیانا چکا
 کیونکہ یہ لوگ جو تقلید حضرت ابو حنیفہ اور دیگر حضرات مجتہدین کے کرتے ہیں
 محض اسوۂ مطی کے یہ مجتہدین حضرت رسول اللہ علیہ وسلم کی سنت کی بیان کر رہے
 ہیں تو سب محمدی ہوں قولہم حافظ ابن حزم نے تقلید کو حرام کہا ہی ہے
 حجة اللہ الباقہ میں ہی صفحہ ۱۵۹ و ۱۶۰ و ۱۶۱ تک ما ذہب الیہ ابن حزم حب
 التقليد حرام الخ انما تمیم لہ ضرب من الاجتهاد و لونی مسئلۃ واحدة و فیمین ظہر
 ظہور بینا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر بکذا و نہی عن کذا و انہ لیس بمنسوخ و فیمین عاب
 و یقلد رجلا من الفقہاء البعیدہ ویری انہ یمتنع من مثلہ اخطا و ان ما قالہ ہو مطلوب
 الثبتہ و انہ فی قلبہ ان لا یرکب تقلیدہ و ان ظہر الدلیل علی خلافہ و فیمین لا یخیر
 ان یتبعتی الخفی مثلا فقیہا شافعیاً و بالعکس لیس محذوف فیمین لا یدین الا بقول النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم و لا یقلد رجلاً الا ما احلہ اللہ و رسولہ و لا حراماً الا ما حرّم اللہ و رسولہ لیکن
 انہی مختصر غایۃ الاختصار قولہم سعدی رحمہ اللہ نے کہا ہی ہے عبادت تقلید
 گمراہی بہت ہے خشک و سرور کی راہ اگر کا ہی بہت جواب حضرت سعدی
 نور محمد میں امام شافعی رحمہ کی تقلید کی قول کو دلیل لاتی ہو عدم تقلید پر اور حد

کی قول کی ہی کچھ تاویل ہوگی جیسے کہ ابن خزمہ کے قول کی ہی یا مرادی
 تقلید کی کسی چیز شناخت اللہ اور رسول کے کیونکہ ایمان تقلیدی بعضوں کے
 نزدیک معتبر نہیں ہے جیسا کہ کہا ہے تحقیق طلبک دین تقلید کفر است
 بہ نزاد اہل توحید یا یہ کہ تحقیق بہر صورت تقلید سے بہتر ہے اور تقلید بہ
 تحقیق کے گراہی ہے **قولہم** حضرت ابو حنیفہؒ نے حدیث کو نقل نہیں کیا
جواب عدم نقل سے عدم علم ثابت نہیں ہوتا اور یہی بہت مجتہدین
 حدیث کو نقل نہیں کیا **قولہم** حنفی مذہب کی مؤید اول تو کوئی حدیث ہی
 نہیں اور جو ہی بھی تو ضعیف ہی **جواب** اگر زیادہ نہیں تو موطا امام محمدؒ
 اور فتح القاری شیخ ابن ہمام کی مطالعہ فرامیے پہر کہنا کہ کوئی حدیث اس مذہب کے
 مؤید ہی یا نہیں اور بعضی حدیث اول زمانہ میں قوی ہوتی تھی پھر بعد
 کے بسبب کثرت راویوں کے ضعیف ہو جاتی تھی محدثین اس قاعدہ کو خوب
 جانتے ہیں چونکہ حضرت ابو حنیفہ کا زمانہ بہ نسبت بہت محدثوں کے اول ہی
 تو یہی ہی احتمال ہے کہ بعض حدیث ابو حنیفہؒ کے نزدیک صحیح ہوں اور ان
 کے نزدیک بسبب اخل ہونی کسی راوی ضعیف کے سلسلہ حدیث میں ضعیف ہوں
 بعضی حدیث کیسے نزدیک ضعیف ہوتی ہی اور کیسے نزدیک قوی جبکہ
 جیسے راویوں سے پہنچی وہی ہی حدیث ہوئی اور ہم یہ نہیں کہتے ہیں کہ
 اول سے آخر تک ہر احوال فقہار حنیفہ کے معتبر ہیں بلکہ بہت اقوال بعضی تخریج
 اور معتقدین کے پھر اور بے سند ہیں چنانچہ محقق حنیفہ ہی ان اقوال کو سرگزشت
 نہیں مانتی اور اسطر کے اقوال ہر مذہب میں ہوتی ہیں **قولہم** حضرت ابو حنیفہؒ
 کی تصنیف کوئی کتاب نہیں **جواب** حضرت ابو حنیفہؒ کے اقوال جو
 ان کے شاگرد امام محمدؒ نے ان سے سن کر کتابوں میں لکھی تو سند پائی گئی چنانچہ

مذہب رجل من الایمانج اور تفریح شرح تحریر میں ہی اذ لا واجب الا ما وجد
 اللہ تعالیٰ فرسولہ ولہم یوجب اللہ ورسولہ علی احد من الناس ان یتذہب
 بمذہب رجل من الایمانج فیقلدہ فی دینہ فی کل ما یاتی ویترک دون غیر ذلک
 لیس بمتذہب حتی یجب الوفاء بخلاف فی فتویٰ مولانا بشیر الدین سلمہ اللہ تعالیٰ
ف بعض صاحب کہتی ہیں کہ اس مقام میں واجب مراد فرض ہی
 ہم جو تقلید مذہب معین کو واجب کہتے ہیں وہ واجب اصطلاحی فقہا ہی نہ
 اسکا حوات ہی کہ حکم واجب کا مانند حکم فرض کے ہے یعنی اوسکے عمل کرنی پر
 ثواب اور ترک کرنی پر عذاب لیکن فرض کا منکر کافر اور واجب کا منکر فاسق
 نہیں جیسا کہ نقل کیا مصنف مدار الحق فی خلاصہ سی صفحہ ۱۰۴ میں پس کس دلیل
 شرعی سے یہ حکم بجا لاکہ تقلید مذہب معین واجب اور تارک اسکا مستحق عذاب
 الہی کا ہی اور عبارات کتب اصول سے یہ بیان ہو چکیں اور انشاء اللہ تعالیٰ
 ہو مکی کسب طرک وجوب ثابت نہیں ہوتا بلکہ تقلید غیر معین ثابت ہوتی ہی وہ
 جبکہ اہل اصول فی عدم وجوب تقلید معین کو باتفاق عمل صحابہ اور تابعین بنا
 کیا تو پھر کون شخص ہے کہ اتفاق ان حضرات کو ترک واجب قرار دی اور مستقیم
 الحصول میں ہی اہل تقلید المقلد العاقل بمذہب فی حکم غیرہ فی غیرہ التجرار نعم للقطع
 بلین المستفتین من عصر صحابہ وہ ولہم جاکا فالیستفتون مرة واحدا و اخرى
 غیرہ غیر تکرر میں مقتدا واحدا و شایع ذلک لم ینکر فکان اجماعا علی ان التزام
 مذہب معین غیر لازم انتہی وقال شرنبلالی فی العقد الفرید مفصل ما ذکرناہ انہ
 لیس علی الانسان التزام مذہب معین انتہی وکذا فی رد المحتار انتہی کذا فی نشو
 المذکور اور طوالم الاوارحاشیرہ رد المحتار میں ہی منقول حضرت ابو المعانی سند
 رحمۃ اللہ علیہ سے جکا انتقال ششہ جوی میں ہوا وجوب تقلید مجتہد معین لا مجتہد

۲۵

مذہب رجل من الایمانج اور تفریح شرح تحریر میں ہی اذ لا واجب الا ما وجد
 اللہ تعالیٰ فرسولہ ولہم یوجب اللہ ورسولہ علی احد من الناس ان یتذہب
 بمذہب رجل من الایمانج فیقلدہ فی دینہ فی کل ما یاتی ویترک دون غیر ذلک
 لیس بمتذہب حتی یجب الوفاء بخلاف فی فتویٰ مولانا بشیر الدین سلمہ اللہ تعالیٰ
ف بعض صاحب کہتی ہیں کہ اس مقام میں واجب مراد فرض ہی
 ہم جو تقلید مذہب معین کو واجب کہتے ہیں وہ واجب اصطلاحی فقہا ہی نہ
 اسکا حوات ہی کہ حکم واجب کا مانند حکم فرض کے ہے یعنی اوسکے عمل کرنی پر
 ثواب اور ترک کرنی پر عذاب لیکن فرض کا منکر کافر اور واجب کا منکر فاسق
 نہیں جیسا کہ نقل کیا مصنف مدار الحق فی خلاصہ سی صفحہ ۱۰۴ میں پس کس دلیل
 شرعی سے یہ حکم بجا لاکہ تقلید مذہب معین واجب اور تارک اسکا مستحق عذاب
 الہی کا ہی اور عبارات کتب اصول سے یہ بیان ہو چکیں اور انشاء اللہ تعالیٰ
 ہو مکی کسب طرک وجوب ثابت نہیں ہوتا بلکہ تقلید غیر معین ثابت ہوتی ہی وہ
 جبکہ اہل اصول فی عدم وجوب تقلید معین کو باتفاق عمل صحابہ اور تابعین بنا
 کیا تو پھر کون شخص ہے کہ اتفاق ان حضرات کو ترک واجب قرار دی اور مستقیم
 الحصول میں ہی اہل تقلید المقلد العاقل بمذہب فی حکم غیرہ فی غیرہ التجرار نعم للقطع
 بلین المستفتین من عصر صحابہ وہ ولہم جاکا فالیستفتون مرة واحدا و اخرى
 غیرہ غیر تکرر میں مقتدا واحدا و شایع ذلک لم ینکر فکان اجماعا علی ان التزام
 مذہب معین غیر لازم انتہی وقال شرنبلالی فی العقد الفرید مفصل ما ذکرناہ انہ
 لیس علی الانسان التزام مذہب معین انتہی وکذا فی رد المحتار انتہی کذا فی نشو
 المذکور اور طوالم الاوارحاشیرہ رد المحتار میں ہی منقول حضرت ابو المعانی سند
 رحمۃ اللہ علیہ سے جکا انتقال ششہ جوی میں ہوا وجوب تقلید مجتہد معین لا مجتہد

مذہب رجل من الایمانج اور تفریح شرح تحریر میں ہی اذ لا واجب الا ما وجد
 اللہ تعالیٰ فرسولہ ولہم یوجب اللہ ورسولہ علی احد من الناس ان یتذہب
 بمذہب رجل من الایمانج فیقلدہ فی دینہ فی کل ما یاتی ویترک دون غیر ذلک
 لیس بمتذہب حتی یجب الوفاء بخلاف فی فتویٰ مولانا بشیر الدین سلمہ اللہ تعالیٰ
ف بعض صاحب کہتی ہیں کہ اس مقام میں واجب مراد فرض ہی
 ہم جو تقلید مذہب معین کو واجب کہتے ہیں وہ واجب اصطلاحی فقہا ہی نہ
 اسکا حوات ہی کہ حکم واجب کا مانند حکم فرض کے ہے یعنی اوسکے عمل کرنی پر
 ثواب اور ترک کرنی پر عذاب لیکن فرض کا منکر کافر اور واجب کا منکر فاسق
 نہیں جیسا کہ نقل کیا مصنف مدار الحق فی خلاصہ سی صفحہ ۱۰۴ میں پس کس دلیل
 شرعی سے یہ حکم بجا لاکہ تقلید مذہب معین واجب اور تارک اسکا مستحق عذاب
 الہی کا ہی اور عبارات کتب اصول سے یہ بیان ہو چکیں اور انشاء اللہ تعالیٰ
 ہو مکی کسب طرک وجوب ثابت نہیں ہوتا بلکہ تقلید غیر معین ثابت ہوتی ہی وہ
 جبکہ اہل اصول فی عدم وجوب تقلید معین کو باتفاق عمل صحابہ اور تابعین بنا
 کیا تو پھر کون شخص ہے کہ اتفاق ان حضرات کو ترک واجب قرار دی اور مستقیم
 الحصول میں ہی اہل تقلید المقلد العاقل بمذہب فی حکم غیرہ فی غیرہ التجرار نعم للقطع
 بلین المستفتین من عصر صحابہ وہ ولہم جاکا فالیستفتون مرة واحدا و اخرى
 غیرہ غیر تکرر میں مقتدا واحدا و شایع ذلک لم ینکر فکان اجماعا علی ان التزام
 مذہب معین غیر لازم انتہی وقال شرنبلالی فی العقد الفرید مفصل ما ذکرناہ انہ
 لیس علی الانسان التزام مذہب معین انتہی وکذا فی رد المحتار انتہی کذا فی نشو
 المذکور اور طوالم الاوارحاشیرہ رد المحتار میں ہی منقول حضرت ابو المعانی سند
 رحمۃ اللہ علیہ سے جکا انتقال ششہ جوی میں ہوا وجوب تقلید مجتہد معین لا مجتہد

لا من جهة الشرعية ولا من جهة العقل كما ذكره الشيخ ابن الهمام من جهة
 قوة القدر وفي كتابه من تجريد الاصول ولعدم وجوب صريح الشيخ ابن
 عبد السلام في مختصره منتهى الاصول من المملكية ولمحقق عضد الدين من
 انشائية وذكر ابن امير البحر في التجميع شرح التحرير ان القرون الماضية من
 العلماء اجمعوا على انه لا يحل محاكم او مفت تقليد رجل واحد بحيث لا يحكم ولا
 يفتي في شيء من الاحكام الا بقوله انتهى ما في الطولع اور فرما يا حضرت جليلكم
 في شرح مسلم من علم يوجب على احد ان يذهب بذهب جل من الامة في اجماع
 تشريع جديد اور فرما يا امام فودي في روضة من الذي يقضي الدليل انه لا يذهب
 التذهب بذهب بل يستفتي من شاذ ولكن من غير لفظ الرخص لعل من منضم
 شيق لعدم لفظ انتهى اور تجميع ابن امير البحر حنفى من هي لا تكلم احد ان
 يذهب بذهب ابيد من الامة بحيث ياخذ باقوال كلها ويطرح اقبال حمير كما قد
 شاه اور فرما يا امام ابو شامة في ج خلية كتاب اصول كنه ينبغي لمن شغل بال
 ان لا يقصر على مذهب امام وبقيد في كل مسألة صحة ما كان اقرب الى لادلة
 من الكتب لانه الحكمه انتهى كذا في فتوى مولانا بشير الدين سلمه الله تعالى
 اور اخذ كتاب فتنم الوصول من مرقوم ہے قال فقرا في افتد الاجماع على ان
 اهل فله ان قبل من شاذ من العلماء من غير حرج و اجمع الصحابة ان من يفتي
 ابا بكر وعمر فله ان يستفتي ابا هريرة و معا و ابن جبر و غير ما من اولى فم
 من الاجماع فعليه بيان اقول وانت تعلم ان اجماع الصحابة لا يحكم
 لفتن باجماع آخر من صينة اور رساله تنقيح من محدث من منقول ہے اما اجماع
 الصحابة بمنزلة آية من كتاب الله و لانه المتواتر كيف جاعده الخ فبني
 صاحب كہتی ہیں کہ ابو ہریرہ رحمہ مجتہد تھے سو اسکا جواب یہ ہے کہ حضرت

[illegible]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ایک فقہ مجتہد مفتی حافظ حدیث اور خواص صحابہ سی ہی اور تھا
 اور بخاری فتویٰ معتبر خیر القرون میں شرح مسلم میں ہی خان ابی ہریرہ فقہ مجتہد لا
 شکی فیہ تھا کہ خان کان لفتی من النبی صلعم ولقد کان ہو یعارض قول ابن
 عباس من فتوہ کما روی فی الخبر الصحیح انه خالف عن ابن عباس فی عدہ کمال
 المتوفی عنہا حیث حکم ابن عباس بان بعد الاجلین حکم ہو بوضع محل کان کان
 لیسفتی عنہ ما ورنماں سابق میں جو مجتہد ہوتا تھا چنانچہ حجتہ الباقیہ میں ہے
 وکان لا یقول بالتقنات والاقرار والاجتہاد اوزین پوچھا ہوں مختصر صاخص
 کہ آیا حضرت معاذ بھی مجتہد تھے اور خاوی عالمگیری میں ہی وہی نوادر
 ابن رشد رضی عنہ مجتہد فی رجل لیس بفقہ ابلی بنازلہ فی امرأۃ فسال عنہا
 فقہیہا فافاہ بامر من تحریم او تحلیل فخرم علیہ وامضاه ثم افاہ ذلک الفقہ
 بعینہ او غیرہ من الفقہاء فی امرأۃ اخری لہ فی تلک النازلہ بخلاف لک
 واخذہ وعزم علیہ وشعبہ الامران جمیعاً ولو کان ہذا الرجل سال بعض الفقہاء
 عن نازلہ فافاہ بحلال وحرام فلم یخرم علی ذلک فی زوجتہ حتی سال فقہیہا
 آخر فافاہ بخلاف ما فتاہ الاول فامضاه علی زوجتہ وترك فتویٰ لا اول
 وسعہ ذلک ولو کان مفتی قول لا اول فی زوجتہ وعزم علیہ فیما بینہ وبين امرأۃ
 ثم افاہ فقہیہ اخر بخلاف ذلک لانیسۃ ان یدم ما خرم علیہ ویاخذ بفتویٰ
 اخر قال محمد و ہذا کلہ قول ابی حنیفۃ وابن یوسف وقول انتہی من حدیث
 بعضہ صاحب نوادر کی روایت کو قبول نہیں کرتی سو اسکا جواب
 کہ نوادر کی وہی روایت نامقبول ہے جو خلاف ظاہر روایت کی موزونہ
 روایت کہ موافق اصول شرعی کے اور کتب مشہورہ میں منقول و رد و ذکر
 روایت کی مطابق ہو اور رسالہ تنویر الحق مطبوعہ دفع اول میں اس عبارت

کتاب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
 فقہ مجتہد سی ہی اور تھا
 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ایک
 فقہ مجتہد مفتی حافظ حدیث
 اور خواص صحابہ سی ہی اور تھا
 اور بخاری فتویٰ معتبر خیر القرون
 میں شرح مسلم میں ہی خان ابی ہریرہ
 فقہ مجتہد لا شکی فیہ تھا کہ خان کان
 لفتی من النبی صلعم ولقد کان ہو یعارض
 قول ابن عباس من فتوہ کما روی فی الخبر
 الصحیح انه خالف عن ابن عباس فی عدہ کمال
 المتوفی عنہا حیث حکم ابن عباس بان بعد
 الاجلین حکم ہو بوضع محل کان کان
 لیسفتی عنہ ما ورنماں سابق میں جو مجتہد
 ہوتا تھا چنانچہ حجتہ الباقیہ میں ہے
 وکان لا یقول بالتقنات والاقرار والاجتہاد
 اوزین پوچھا ہوں مختصر صاخص کہ آیا
 حضرت معاذ بھی مجتہد تھے اور خاوی
 عالمگیری میں ہی وہی نوادر ابن رشد
 رضی عنہ مجتہد فی رجل لیس بفقہ ابلی
 بنازلہ فی امرأۃ فسال عنہا فقہیہا فافاہ
 بامر من تحریم او تحلیل فخرم علیہ وامضاه
 ثم افاہ ذلک الفقہ بعینہ او غیرہ من
 الفقہاء فی امرأۃ اخری لہ فی تلک النازلہ
 بخلاف لک واخذہ وعزم علیہ وشعبہ
 الامران جمیعاً ولو کان ہذا الرجل سال
 بعض الفقہاء عن نازلہ فافاہ بحلال وحرام
 فلم یخرم علی ذلک فی زوجتہ حتی سال
 فقہیہا آخر فافاہ بخلاف ما فتاہ الاول
 فامضاه علی زوجتہ وترك فتویٰ لا اول
 وسعہ ذلک ولو کان مفتی قول لا اول
 فی زوجتہ وعزم علیہ فیما بینہ وبين
 امرأۃ ثم افاہ فقہیہ اخر بخلاف ذلک
 لانیسۃ ان یدم ما خرم علیہ ویاخذ بفتویٰ
 اخر قال محمد و ہذا کلہ قول ابی حنیفۃ
 وابن یوسف وقول انتہی من حدیث بعضہ
 صاحب نوادر کی روایت کو قبول نہیں
 کرتی سو اسکا جواب کہ نوادر کی وہی
 روایت نامقبول ہے جو خلاف ظاہر روایت
 کی موزونہ روایت کہ موافق اصول شرعی
 کے اور کتب مشہورہ میں منقول و رد و ذکر
 روایت کی مطابق ہو اور رسالہ تنویر الحق
 مطبوعہ دفع اول میں اس عبارت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ایک فقہ مجتہد مفتی حافظ حدیث اور خواص صحابہ سی ہی اور تھا
 اور بخاری فتویٰ معتبر خیر القرون میں شرح مسلم میں ہی خان ابی ہریرہ فقہ مجتہد لا
 شکی فیہ تھا کہ خان کان لفتی من النبی صلعم ولقد کان ہو یعارض قول ابن عباس من فتوہ کما روی فی الخبر الصحیح انه خالف عن ابن عباس فی عدہ کمال المتوفی عنہا حیث حکم ابن عباس بان بعد الاجلین حکم ہو بوضع محل کان کان لیسفتی عنہ ما ورنماں سابق میں جو مجتہد ہوتا تھا چنانچہ حجتہ الباقیہ میں ہے وکان لا یقول بالتقنات والاقرار والاجتہاد اوزین پوچھا ہوں مختصر صاخص کہ آیا حضرت معاذ بھی مجتہد تھے اور خاوی عالمگیری میں ہی وہی نوادر ابن رشد رضی عنہ مجتہد فی رجل لیس بفقہ ابلی بنازلہ فی امرأۃ فسال عنہا فقہیہا فافاہ بامر من تحریم او تحلیل فخرم علیہ وامضاه ثم افاہ ذلک الفقہ بعینہ او غیرہ من الفقہاء فی امرأۃ اخری لہ فی تلک النازلہ بخلاف لک واخذہ وعزم علیہ وشعبہ الامران جمیعاً ولو کان ہذا الرجل سال بعض الفقہاء عن نازلہ فافاہ بحلال وحرام فلم یخرم علی ذلک فی زوجتہ حتی سال فقہیہا آخر فافاہ بخلاف ما فتاہ الاول فامضاه علی زوجتہ وترك فتویٰ لا اول وسعہ ذلک ولو کان مفتی قول لا اول فی زوجتہ وعزم علیہ فیما بینہ وبين امرأۃ ثم افاہ فقہیہ اخر بخلاف ذلک لانیسۃ ان یدم ما خرم علیہ ویاخذ بفتویٰ اخر قال محمد و ہذا کلہ قول ابی حنیفۃ وابن یوسف وقول انتہی من حدیث بعضہ صاحب نوادر کی روایت کو قبول نہیں کرتی سو اسکا جواب کہ نوادر کی وہی روایت نامقبول ہے جو خلاف ظاہر روایت کی موزونہ روایت کہ موافق اصول شرعی کے اور کتب مشہورہ میں منقول و رد و ذکر روایت کی مطابق ہو اور رسالہ تنویر الحق مطبوعہ دفع اول میں اس عبارت

اور حجۃ الوداع الی الخ من ہے صفحہ ۱۰۷ منقول بحوالہ النسخ سے ایچان عباس
 میں نہ مذہب معین فقہیہ فتویٰ معتبر کیا صرف جوابہ فان افسیٰ خفی عا و اعلم
 والمغرب وان افقہ شافعی تلامذہ غیر جماعہ برائے ہان لم یکتفوا احادیث
 وصاوت الصحیح علی مذہب مجتہد ازہاد ولا اعادۃ علیہ اور مراد مستقیم
 مولانا جمیل شہید مرحوم میں ہے فقہیہ مذہب و اعمال تباع مذہب اربعہ کبریا
 درنام اہل اسلام بہت بہتر و خوب بہت لیکن علم فقہیہ علیہ علیہ وسلم
 ویک شخص از مجتہدین غار مذہبکہ علم نبوی منتشر درفاق گردیدہ موجب
 مقتضای وقت ہر کس رسیدہ و بعد از انکہ کتب مصنف شدہ جمعیت آن
 علوم ظاہر گشتہ انہ اور حجۃ الوداع الی الخ من ہے صفحہ ۱۰۷ اسی ۱۵۹ ایک علم
 ان الناس کا تو قبل المائۃ الراقۃ غیر مجتہدین علی التقليد الخ لیس بل مذہب واحد
 بعینہ الخ اقول و بعد اقر من حدیث فہم شی من التوحی غیر ان اہل المائۃ
 الراقۃ لم یکونو مجتہدین علی التقليد الخ لیس علی مذہب واحد و التفقہ لم یکن
 فقہا کما یظہر من التبع بل کان فیہم العلماء والعامة وکان من خبر العامة
 انہم کانوا فی المسائل الاجماعیۃ التي لا اختلاف فیہا بین المسلمین و جمہور مجتہد
 لا یقلدون الا صاحب الشرح وکانوا یعملون صفۃ الوضوء و الحیل و الصلوۃ
 والزکوۃ و نحو ذلک من آیاتہم او علیہ بل انہم فیشون حسب کلمہ افقوس
 لہم واقعہ متفقوا فیہا ای صفت و جد و اس غیر یقین مذہب کان من حجتہ
 انہ کان اہل الحدیث نہم یشتغلون بالمحدیث انہ فان لم یجد فی المسئلۃ ما یطعن
 قلبہ لتعارض النقل وعدم وضوح الترجیح و نحو ذلک رجح الی کلام من یضی
 الفقہاء فان وجد قولین اختاروا ثقیما سواء کان من اہل المذنبۃ او من
 اہل الکوفۃ و کان اہل التوحی نہم یخرجون بما لا یجدونہ بمشروع و یجتہدون

[illegible]

فی المذهب وکائن هو لا یسبون الی مذهب صحابه یقال فلان شافعی فلان
حنفی وکان أبا حاتم یحیی الثناء قد یسب الی احد المذاهب کثرة موافقة
کولنا شیء ویسب ینسب الی الشافعی وکان لا یتولی القضاء ولا الافتاء
لا یجتهد ولا یشی فی الفقه الا یجتهد ثم من بعده القرون کان ناس خرون
یمینا وشمالا وحدث فیم امور منها یجدال وکخلاف فی علم الفقه و منها انهم
اطمأنوا بالتقليد و دب التقليد فی صدورهم و یسب البطل و هم لا یشعرون کار
سبب ذلک تراجم الفقهاء و تجادلهم فیما بینهم انهم و ایضا جعل رد الناس و
استقار الناس من لا علم له بالحديث ولا بطریق التخریج كما ترى ذلک ظاهرا
فی اکثر المتأخرین و قد نبه علیہ ابن الہمام و غیرہ و فی ذلک الوقت یسب
غیر المجتهد فقیها و منها ان قبل ان یرجم علی الثقات فی کل فن انهم یختصروا
او یرمیان حضرت عبدالوہاب شعرائی من ہے مطبوعہ دہلی صفحہ ۲۲ و
یسطا بقولہ فی التقليد ہم بین قولہم باللسان ان سائر ائمة المسلمین علی ہدی من
ربہم و بین احتقادہم و ذلک بالبحان انہ ایضا صفحہ ۲۳ قوی منہم من حیث
ایمانہ و جسمہ و خطب بالقریۃ و التشدید الوارد فی الشرعیۃ تصریحا و لم یستنبط
فی مذهب ذلک المكلف او غیرہ و من ضعف منہم من حیث مرتبۃ ایمانہ و
ضعف جسمہ و خطب بالرخصة و التخصیف و اورد ذلک الی الشرعیۃ صریحا و
المستنبط منها فی مذهب ذلک المكلف او مذهب غیرہ انہ ایضا صفحہ ۲۴
وکان الامام ابن عبد البر رحمہ اللہ یقول و لم یبلغنا عن احد من الائمة
انہ امر اصحابہ بالتزام مذهب محقق لا یرى ضحۃ خلافہ بل المنقول عنہم تقریرہم
الناس علی لعل یقتوی بعضهم بعضا لانہم کلہم علی ہدی من ربہم وکان یقول
ایضا لم یبلغنا فی حدیث صحیح ولا ضعیف ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر

عہدِ نبیؐ میں ہونے والی مصائبِ شکرِ کرم کے ہوتا ہے تاکہ اس اہلِ خطائے مایکِ مذہب کی آسائش ہوں۔

من الامتياز من مذہب معتق لا یرى خلافة واما تلك الامتيازات کل من مذہب معتق
الشیخ ونقل لمرآة الاجل من اصحابه علی من یستفتی ابا بکر دمرغ وقلید
فلا بعد ذلك ان یستفتی غیرہ من اصحابہ منہ ولعل من غیرہ من واجب لہما
علی من اہل فہم ان یقلد من شاد من العلماء وغیرہ من ادعی دفع ہدین
الاجامین علیہ الدلیل الشیخ والامام الاتانی من الامتياز المملکۃ یعول یجوز تقلید
کل من اہل المذہب فی النوازل الخ الفیاض صفحہ ۴۷ و فی الحدیث اختلاف
امتی رحمۃ وکان الاختلاف علی من قبلنا عذاب اوقال ہاگا انتہی وشی
رحمۃ اسی توسع علی الامتياز الفیاض صفحہ ۴۷ فالعقل من قبل علی اہل قول
جمیع الامتياز بالشرح صدر لہا کما لا یخرج من مرتبہ المیزان تخفیف و
تشدید اور حجتہ البدر الباقی من ہی صفحہ ۱۶۵ وکل الامام المجتہد من قبل
شافعی المذہب ترک صلوة سنۃ اوستین ثم انقل الی مذہب یحقیقہ کیف
یجب علیہ القضاء الفیض اس علی مذہب الشافعی اس علی مذہب یحقیقہ فقار
علی اہل مذہب معتق فہم ان یقلد جواز ف واجب ہونی تقلید معتبر
ایک مذہب پر کوئی دلیل شرعی قائم نہیں ہی لیکن بعضی صاحب جہ او کوئی
وجہ بیان کرتی ہیں بعضی او نہیں سے یہاں نقل ہوتی ہیں از اجماع قوالم
اجماع اس سے مشرقاً وغرباً تقلید مذہب معتق پر حوا اس کا جواب یہی کہ اگر
اجماع نہیں کہتے بلکہ عمل درآمد ہی اور رواج ہے اکثر ملکات و شہر و مکات و
اس عمل درآمد اور رواج سے واجب ہونا نہیں نکلتا اور کوئی کام رواج
پاجانی سے واجب نہیں ہو جاتا چنانچہ ہر قوم اور ہر شہر اور ہر ملک میں
بیاد و دیونین کیسے مرثیین کبڑی لباس میں جدا جدا رواج ہوتا ہے بلکہ
اکثر مرد اور عورتوں کو رواج و رسم کا چھوڑنا نفس پر نہت ناگوار ہوتا ہی

[illegible]

اور شقائق گوشتی و گیاهی را که در این
بجای آمده است از کتب معتبره نقل کرده

یہاں کلامِ دلیل شرعی میں ہی نہ رواج میں اجماع کی تعریف یہی کہ وہ جو
الفاظِ المجتہدین میں امتہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عصر علی نام نقل کیا اور کہو رسالہ
تفہیم میں عصری سے اور حیار میں متفقہ سے نقل کیا اگر کن اثبات الاجماع
یہ ہوا اتفاق المجتہدین میں امتہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عصر علی حکم شرعی اور
فرمایا مولانا عبد الغزیز ملتان نے اپنی کتاب باقوت میں الاجماع ہوا اتفاق
المجتہدین فی عصر علی حکمِ اجماع ثابت کرنا چاہیے کہ یہ اجماع کن زمانہ میں ہوا
اگر فرصت کا اس امر کو اجماع ہی مقرر کیا جائے تو اجماع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم
ہو چکا ہی اور ہر دم و جوب تقلید معین کے جیسا کہ کتب اصول سے بیان
ہو چکا سو اجماع خیر القرون کو کوئی اجماع منسوخ نہیں کر سکتا چنانچہ نقل کیا
صاحبِ تنقید فی عصری سے الاجماع لا یشیخ ولا یشیخ بہ اور اس میں ہی مقول
محدث ہی انا اجماع الصحابة بمنزلة آیت من کتاب اللہ والنتیجۃ المتواترة
فی کفر جاحدہ ثم اجماع المتأخرین علی احوال السلف بمنزلة لصحہ من لسان
اور ختم الاصول میں ہی اقوال وانت قلم ان اجماع الصحابة لا یشیخ ولا یشیخ بہ
باجماع آخر قولہم اگر تھکید جائز ہوتی تو صدق اولیاء اللہ اور بزرگان
دین کہ مقلد ہی گمراہ ہوئی جواب جو کوئی کہتا ہی کہ تقلید جائز نہیں
وہ گمراہ ہی دعویٰ یہہ ہی کہ تقلید مذہب معین کی واجب نہیں سو ہر
عمل صحابہ اور تابعین سی ثابت ہو چکا اور تقلید ایک مذہب معین کے اگر
واجب ہوتی تو صحابہ و تابعین تارک واجب ہوتی قولہم بڑی بڑی
اولیاء اللہی مثل حضرت جنید اور حضرت غوث الاعظم اور بہاؤ الدین
نقشبند اور حضرت نظام الدین اولیا اور حضرت بابا خیر اور حضرت
قطب الدین بختیار اور حضرت معین الدین اور حضرت شاہ دارا اور حضرت

اور وہ چاہو
میں نے یہاں تک کہ
اس کے لئے میں
انسانوں کو جو کہ
میں نے یہاں تک کہ

[illegible]
$$H^0(\mathcal{E}^* \otimes \mathcal{F}^*) \cong H^0(\mathcal{E}^*) \otimes H^0(\mathcal{F}^*) \cong H^0(\mathcal{E}) \otimes H^0(\mathcal{F})$$

حاجی مخدوم چلغ ہند اور حضرت سلطان اشرف و غیرہ ساری لوگوں نے
 خاص ہوں یا عام ہو جب کہ اند غزوہ جل و رحمہ صلہ کے اسی چاروں مذہب
 سنی ایک ہی مذہب اختیار کیا اور معنی جب سی ہوش منہا لا اپنی ملک کے
 ساری عالم اور مفتی اور ڈرویش اور خواص و عوام لوگوں کو خفی مذہب
 پر یا یاد و سری مذہب کا لاگ یہاں نہ دیکھا اور چاروں مذہب حق ہیں
 اور چاروں مذہب کی چار مسئلہ کو معظمہ میں ہیں انتہی مختصر کذا فی
 الرسالة اطمینان القلوب جواب اس بات سی واجب ہونا تقلید
 ایک مذہب کا نہیں ثابت ہوتا لیکن صاحب ایک مذہب کی تقلید کرتا
 ہیں لیکن اس قبیل کو واجب نہیں جانتی اور یہ سب حضرات خود
 مقلد ہی مقلد کا قول خل تقلید کی باب میں سند نہیں ہو سکتا دلیلین
 شرعی چار ہیں کتاب اور سنت اور اجماع اور سب کے بعد قیاس صحیح
 مجتہد کا کہ سب سے ہوتا ہی ان میں سے کوئی دلیل لاتی ہو تو ان چارہ
 دلیلوں سی لا و اور اعتقاد واجب ہونی تقلید معین مذہب و لحد کا ہے
 تو دلیل چار ہی کتاب اور سنت اور اجماع سی چنانچہ شرح مسلم میں ہے
 ثم القیاس منقولون الا فادۃ ولا یحصل بہ الیقین عند الجمهور فلا ینبئ بہ اعتبار
 اور ہم کہتے ہیں کہ حضرت حسن بن علیؑ اور حضرت عباسؑ اور حضرت سلمانؑ
 اور حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت معاذؓ اور حضرت ابوذرؓ اور حضرت جابرؓ
 اور حضرت انسؓ اور حضرت عثمانؓ اور حضرت عمارؓ اور حضرت عتبہؓ اور حضرت
 حضرت اسید ابن حضیرؓ اور حضرت خالدؓ اور حضرت عکرمہؓ اور حضرت عمارؓ
 اور حضرت معاذ ابن ابی وقاصؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت حمزہؓ اور حضرت
 کعبؓ ابن مالکؓ رضی اللہ عنہم اور سوائے انکی بہت صحابہ کرام کہ سب

یہ مذہب سنی
 قائم دل
 بنا اور
 ادنی
 سب سے
 حاصل ہو
 ۴
 ہو گیا
 ان کے لئے
 ان کے لئے
 ان کے لئے

اولیٰ سی اثبات میں اپونہوں نے ایک مذہب معین اختیار نہیں کیا بلکہ
 صحابہ کو نام میں بھی دو طرح کی آدمی تھی خواص اور عوام سو عوام کو
 بنیادی خواص سے پوچھ لیتی بدون قید اور تعین شخص معین کی اور اگر
 کہو کہ آدو قعین مذہب کب تھی سو اوسکا جواب یہ ہی کہ جو مسئلہ قرآن اور
 حدیث سے ظاہر نہ ہو اوسمین قیاس صحیح کر کے اوسکو نکالنا اسکو مذہب
 کہتے ہیں سو یہ بات صحابہ کرام میں موجود تھی اور اگر اونکی زمانہ میں
 مذہب اور تقلید نہ ہوتی تو مذہب اور تقلید بدعت ٹھہرتا اور یہ جو متنی
 کہا کہ ان اولیاء اللہ فی بموجب حکم اللہ اور محمد صلعم کے ایک ہی مذہب
 اختیار کیا یہ ان اللہ کی حکم سی اگر حکم ایجاد ہی مراد ہی تو ہتھاری مطلب
 مفید نہیں کیونکہ جو کچھ پہلا برا ایمان کفر سی تو سب اسی حکم سی پیدا ہوا
 اور سب کا خالق اور موجد اللہ ہی اور اگر حکم ایجاد ہی مراد ہی تو بتلاؤ کہ
 کونسی آیت یا حدیث ہی جملین سی واجب ہونا مذہب معین کا نکلتا ہی
 اگر ثابت کر دوگی تو کچھ قبول حق میں انکار نہیں اور ہتھاری ہوش بہنا
 کے زمانہ کی سند نہیں ہو سکتی سند صحابہ کبار کے زمانہ کی ہی اور اس زمانہ
 کی کسی عالم اور قاضی اور مفتی اور درویش اور مرشد اور خواص اور عوام کا
 فعل حجت نہیں ہو سکتا حجت شرعی جو میں سو بیان ہو چکین اور چنے
 جب سی ہوش بہنا لا تحقیقا ہی دریافت کیا کہ صحابہ اور تابعین کی
 زمانہ میں کہ بموجب حدیث کی سب زمانوں نی بہترین کسی مفتی اور قاضی
 اور درویش اور مرشد اور خواص اور عوام کو مقید اور واجب سمجھنی والا
 ایک مذہب معین کا نہ پایا اور متنی چاروں مذہب کو برحق کہا زبان سی
 لیکن بموجب عمل کے ایک کو حق اور تعین کو ناحق ٹھہرا کہا ہی اور ہم کہتے ہیں

کہ یہ چاروں مذہب اور سوائی الہی اور صد بانہ مذہب کہ چھکے مسائل بہ
 نہایت گہب ہیں سب برحق ہیں اور احتمال خطا کا ہر مذہب کے اقوال میں
 ہوتا ہی اور چاروں مصلو تکا ہونا کہ محکمہ میں کچھ دلیل شرعی نہیں ہی
 بادشاہوں کے زمانہ میں لوگوں کی بموجب چار مذہب مشہور کی چار
 مسئلے بنا دی ہر یک کا قول خل حجت نہیں ہو سکتا اور لکھا ہی حضرت
 مولانا شاہ عبدالغفر نے فی تفسیر عزیز میں ماتحت اس آیت کہ یہ کی وہاں
 فیما فل عاتقون یعنی وفیت خدائی تعالیٰ غافل از انچہ میکنید از جہت
 کہ استقبال قبلہ نامید نماز شاہ عبدالمد صحر است و ثواب از جناب اور ان
 موجود و محفل است کہ این جملہ برای توفیق و تہدید باشد یعنی و خدا تعالیٰ
 بجز نیست از انچہ دندان آیندہ عمل خواہید کرد و از راہ بدعت یک حجت
 از جہات کہ تفسیر خواہید نمود و در ترجمہ و تفضیل حجت مختارہ خود ہر کس شخص
 خواہد آورد مثلاً خفیہ حجت جنوب را اختیار خواهند کرد و امام ایشان جانب
 شمال کہہ خواہد استاد و در مقام فقر خوانند گفت کہ قبلہ ما قبلہ ابراہیمی است
 زیرا کہ انجناب جانب میزاب متوجہ میشدند و شاخہ حجت جنوب را اختیار
 خوانند کہ و امام ایشان در شرق کہہ خواہد استاد و در مقام فقر خوانند
 گفت کہ استقبال باب کہہ می نامیم و قبلہ ما قبلہ منصوبہ است کہ و انخذ
 من مقام ابراہیم مصلی و علی ہذا القیاس اہل بلدان مختلفہ در ترجمہ جہات
 خود میں قسم نکات خواہند آورد و لیکن اینہم بحکمت شریعت و نزد
 اہل دین قابل لغات نیست ہر صفحہ ۳ مطلوبہ مطبع محمدیہ قو لکم
 حضرت سید احمد صاحب خفی مذہب کا فخر کیا اور فرمایا کہ خفی مذہب
 الہی کہ یہاں ایسا مقبول ہی کہ خفی لوگوں ہی بڑی بڑی خدائیں لیتا کہ

لکھنؤ دارالعلوم
 ۳۸
 درجہ پنجم

مثلاً غلبہ اسلام کہ بادشاہ بخارا اور تہذیب اور توران اور روم خفی مذہب ہے اور
 خدمت حرمین شریفین خفی بادشاہ کی ذمہ پری جواب خفی مذہب ہے
 اچھی ہو نہیں کلام نہیں لیکن اس غلبہ اور خدمت حرمین شریفین کے
 ہونے سے اور مذہبوں کا باطل اور مرجوح ہونا اور تقلید معین کا واجب ہونا
 ثابت نہیں ہوتا غلبہ اور ترجیح مسئلہ کی موقوف ہی مطابق ہونی پڑتی ہے
 کتاب اور سنت کی اور ہم ہی فخر کرتی ہیں ساتھ اپنی پیشواؤں کی دلالت
 امام اچیفہ کی اس وجہ سے کہ جس وجہ سے حضرت سید صاحب فخر کیا
 اور حضرت امام شافعی کی ساتھ اس وجہ سے کہ وہ کی مطلبی بین اور تمام اہل
 عرب کہ ہمسایہ بیت الہد اور بیت الرسول کی ہیں اور نہیں کی مذہب کی
 مسائل اجتہادی پر عامل ہیں اور حضرت امام احمد کی ساتھ اسوجہ سے
 کہ انکو مسائل قیاسی اجتہادی میں نظر ہر نفس کی بہت رعایت ہے اور
 حضرت امام مالک کے ساتھ اسوجہ سے کہ وہ خاص حضرت رسول صلعم کی پیروی
 کے رہنے والی ہیں اور سوای انکی اور ائمہ مجتہدین اہل سنت کی ساتھ
 کہ جنہوں نے مسائل دینی آیات قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے نکالا
 اور مثل معتزلوں اور شیعوں اور خارجیوں وغیرہ بدہمون کی اپنی رائے
 اور سوای نفس کے تابع نہیں ہوئی اور لصوص کو قیاس پر مقدم کیا
 اور ہم فخر کرتی ہیں ساتھ حضرت امام بخاری اور امام مسلم وغیرہ محدثین
 کی جنہوں نے حدیث حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہایت
 حفاظت سے محفوظ رکھی اور قوی کو ضعیف سے جدا کیا اور ہم فخر کرتی
 ہیں حضرت ابو الحسن اشعری اور ابو منصور ماتریدی وغیرہ پیشوا یاں
 علم عقائد کی ساتھ اور حضرت حسن اور حنیذا اور محمد غزالی اور حضرت

سید عبدالغفار دجلانی مد و غیرہ پیشوایان عالم تصوف کی ساتھ کہ جنہوں نے
 علم سلوک اور اخلاق کی مسائل مطابقت کتاب اور سنت کی بیان فرمائی
 اور ہم فخر کرتے ہیں سب حافظان اور قاریان قرآن مجید کی ساتھ کہ
 جنہوں نے اللہ جل شانہ کی کلام پاک اور اس کی صحت الفاظ کی معانی
 کر کے اللہ تعالیٰ کی تائید اور صداق اس کی ہوتی و انما لہما فقلنا
 اور ہم فخر کرتے ہیں سب اولیاء اللہ کی ساتھ کہ اس مذہب اہل سنت و
 جماعت نے ساتھ اونکی تقویٰ اور طہارت کی فروغ پایا بلکہ سب سے زیادہ
 فخر کرتے ہیں ساتھ خلفاء راشدین اور صحابہ اربعین کے کہ چکا قول
 و خل سب کو سند ہی اور ہم اور یہ سب حضرات مہدیین فخر کرتے ہیں ساتھ
 اس بات کی کہ امت میں ہوتی حضرت رسول کریم صلی علیہ وسلم کی کہ تیدا لایا اور
 ختم المرسلین و اول شیعہ یوم الدین اور اشرف مخلوق رب العالمین من
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و صحابہ اربعین و آلہم گند سب معین ہوتو خود
 ہی تفسیق میں پڑنے کا اور تفسیق بالاتفاق باطل ہی جو آپ صلی علیہ وسلم
 اگر تفسیق کو جائز رکھتے ہی تو اب ہی جائز ہی اور اگر باطل جانتی ہی تو
 تو اس امر کو اول ثابت کرو پھر چنان تفسیق لازم آتی ہو اس امر کی
 احتراز کرنا چاہی کیونکہ تفسیق ہر مقام میں لازم نہیں آتی اور تفسیق کی
 جائز اور باطل ہونے میں تاخرین کو ہی اختلاف ہی مطلقا دی میں ہے
 منسود ان حکم الملوق باطل بالاجماع اور اوسے میں ہی قول باطل
 بالاجماع لغو لم یستبر القول بجوازہ آورا اوسے میں ہی لاق لا یلزم تفسیق و ہ
 باطل جملہ لاقن ہام افادہ ابو السعود اور معیار میں نقل کیا قول حسب
 بحر کا رسالہ بہر الوقت لا علی وجہ الاستدلال سی و ما وقع فی اخرا التعمیر

لہذا ہم نے
 بیان میں
 علم سلوک
 اور اخلاق
 کی مسائل
 مطابقت
 کتاب اور
 سنت کی
 بیان فرمائی
 اور ہم فخر
 کرتے ہیں
 سب حافظان
 اور قاریان
 قرآن مجید
 کی ساتھ کہ
 جنہوں نے
 اللہ جل
 شانہ کی
 کلام پاک
 اور اس کی
 صحت الفاظ
 کی معانی
 کر کے
 اللہ تعالیٰ
 کی تائید
 اور صداق
 اس کی ہوتی
 و انما لہما
 فقلنا
 اور ہم فخر
 کرتے ہیں
 سب اولیاء
 اللہ کی
 ساتھ کہ
 اس مذہب
 اہل سنت
 و جماعت
 نے ساتھ
 اونکی
 تقویٰ اور
 طہارت کی
 فروغ پایا
 بلکہ سب
 سے زیادہ
 فخر کرتے
 ہیں ساتھ
 خلفاء
 راشدین اور
 صحابہ
 اربعین کے
 کہ چکا قول
 و خل سب
 کو سند ہی
 اور ہم اور
 یہ سب
 حضرات
 مہدیین
 فخر کرتے
 ہیں ساتھ
 اس بات کی
 کہ امت میں
 ہوتی
 حضرت
 رسول کریم
 صلی علیہ
 وسلم کی
 کہ تیدا
 لایا اور
 ختم
 المرسلین
 و اول
 شیعہ
 یوم الدین
 اور اشرف
 مخلوق
 رب العالمین
 من صلی
 اللہ تعالیٰ
 علیہ و آلہ
 و صحابہ
 اربعین
 و آلہم
 گند سب
 معین ہوتو
 خود ہی
 تفسیق میں
 پڑنے کا
 اور تفسیق
 بالاتفاق
 باطل ہی
 جو آپ
 صلی علیہ
 وسلم
 اگر تفسیق
 کو جائز
 رکھتے ہی
 تو اب ہی
 جائز ہی
 اور اگر
 باطل جانتی
 ہی تو
 تو اس امر
 کو اول
 ثابت کرو
 پھر چنان
 تفسیق
 لازم آتی
 ہو اس امر
 کی احتراز
 کرنا چاہی
 کیونکہ
 تفسیق
 ہر مقام
 میں لازم
 نہیں آتی
 اور تفسیق
 کی جائز
 اور باطل
 ہونے میں
 تاخرین
 کو ہی
 اختلاف
 ہی مطلقا
 دی میں ہے
 منسود ان
 حکم الملوق
 باطل
 بالاجماع
 اور اوسے
 میں ہی
 قول باطل
 بالاجماع
 لغو لم
 یستبر
 القول
 بجوازہ
 آورا اوسے
 میں ہی
 لاق لا
 یلزم
 تفسیق و ہ
 باطل
 جملہ لاقن
 ہام
 افادہ
 ابو السعود
 اور معیار
 میں نقل
 کیا قول
 حسب بحر
 کا رسالہ
 بہر الوقت
 لا علی
 وجہ
 الاستدلال
 سی و ما
 وقع فی
 اخرا
 التعمیر

من منع التلقيح فانما عزاه الى بعض المتأخرين وليس هذا المذهب حتى آدر
 قول ملا فروغ خفي كى كا قول سيد مين قد استفاض عند فضلاء العصر منع
 التلقيح في التقليد وذلك بان يعمل مثلاً في بعض احوال الطهارة واصلوة
 او احد سوا مذهب امام وفي البعض مذهب امام آخر ولم اجد على امتناع
 ذلك برهاناً بل قد اشار الى عدم منعه لمحقق اين الهام وانه لم يدري منع
 منه ونقل منع التلقيح من بعض المتأخرين **نحو قولهم** مسلمين هي ولو حكم
 بخلاف اجتهاده كان باطلاً اتفاقاً **نحو** مذهب كى مجتهد كى ائمة مذهب كى
 خلاف مذهب عمل جائز نهوا تو او كى مقلد كى هي **نحو** مذهب كى مقلد كى هي
 پر قیاس کرنا **نحو** مذهب كى اور او كى بعد مسلمين مذکور هي ولا يجوز له التقليد
 مع اجتهاده اجماعاً پهان یہ نہیں کہا لا يجوز له التقليد مع تقليده اور مستم
 الاصول مين مختصراً نقل کیا ولو حكم المقلد بخلاف اجتهاد امامه جری علی حوالہ
 تقليد غيره كذا في المعيار **نحو** قولهم اگر تقليد مذهب معين كى نهو تو خوف هي كى لو
 لوگ ہر مذہب کی رضیتین یعنی آسان مسئلے جو نفس کے موافق ہوں اختیار
 کر لیں اور یہ امر منقطع ہی بالاجماع **نحو** مذهب كى آسان مسئلے ہر مذہب مين
 ہوتی مين مقید مذہب معين کا ہی اپنی مذہب ہی آسان مسئلے اختیار کر
 ہی اور آسان مسئلے کسی نیت فاسد ہی اختیار کرنا برائی اور وہی ہو
 یا بجائی دین کی ہو تو کیا حرج ہی اور فرضاً اگر آسان مسئلے کا اختیار کرنا
 سبب ہی ہو تو یہ لازم نہیں کہ جو کوئی تقليد معين نہ کرے وہ ضرور آسان
 مسئلے اختیار کر لیگا اور حضرت امام عبد الوہاب شہرانی قوی کی وہی آسان
 مسئلے ہی منع کرتی ہین اور ضعیف كى آسان مسئلے پر عمل کرنا پسند
 کرتی ہین خواہ کسی مذہب كى ہوں جیسا کہ بیان ہو چکا اور میزان الشہرانی

من منع التلقيح فانما عزاه الى بعض المتأخرين وليس هذا المذهب حتى آدر
 قول ملا فروغ خفي كى كا قول سيد مين قد استفاض عند فضلاء العصر منع
 التلقيح في التقليد وذلك بان يعمل مثلاً في بعض احوال الطهارة واصلوة
 او احد سوا مذهب امام وفي البعض مذهب امام آخر ولم اجد على امتناع
 ذلك برهاناً بل قد اشار الى عدم منعه لمحقق اين الهام وانه لم يدري منع
 منه ونقل منع التلقيح من بعض المتأخرين **نحو قولهم** مسلمين هي ولو حكم
 بخلاف اجتهاده كان باطلاً اتفاقاً **نحو** مذهب كى مجتهد كى ائمة مذهب كى
 خلاف مذهب عمل جائز نهوا تو او كى مقلد كى هي **نحو** مذهب كى مقلد كى هي
 پر قیاس کرنا **نحو** مذهب كى اور او كى بعد مسلمين مذکور هي ولا يجوز له التقليد
 مع اجتهاده اجماعاً پهان یہ نہیں کہا لا يجوز له التقليد مع تقليده اور مستم
 الاصول مين مختصراً نقل کیا ولو حكم المقلد بخلاف اجتهاد امامه جری علی حوالہ
 تقليد غيره كذا في المعيار **نحو** قولهم اگر تقليد مذهب معين كى نهو تو خوف هي كى لو
 لوگ ہر مذہب کی رضیتین یعنی آسان مسئلے جو نفس کے موافق ہوں اختیار
 کر لیں اور یہ امر منقطع ہی بالاجماع **نحو** مذهب كى آسان مسئلے ہر مذہب مين
 ہوتی مين مقید مذہب معين کا ہی اپنی مذہب ہی آسان مسئلے اختیار کر
 ہی اور آسان مسئلے کسی نیت فاسد ہی اختیار کرنا برائی اور وہی ہو
 یا بجائی دین کی ہو تو کیا حرج ہی اور فرضاً اگر آسان مسئلے کا اختیار کرنا
 سبب ہی ہو تو یہ لازم نہیں کہ جو کوئی تقليد معين نہ کرے وہ ضرور آسان
 مسئلے اختیار کر لیگا اور حضرت امام عبد الوہاب شہرانی قوی کی وہی آسان
 مسئلے ہی منع کرتی ہین اور ضعیف كى آسان مسئلے پر عمل کرنا پسند
 کرتی ہین خواہ کسی مذہب كى ہوں جیسا کہ بیان ہو چکا اور میزان الشہرانی

من منع التلقيح فانما عزاه الى بعض المتأخرين وليس هذا المذهب حتى آدر
 قول ملا فروغ خفي كى كا قول سيد مين قد استفاض عند فضلاء العصر منع
 التلقيح في التقليد وذلك بان يعمل مثلاً في بعض احوال الطهارة واصلوة
 او احد سوا مذهب امام وفي البعض مذهب امام آخر ولم اجد على امتناع
 ذلك برهاناً بل قد اشار الى عدم منعه لمحقق اين الهام وانه لم يدري منع
 منه ونقل منع التلقيح من بعض المتأخرين **نحو قولهم** مسلمين هي ولو حكم
 بخلاف اجتهاده كان باطلاً اتفاقاً **نحو** مذهب كى مجتهد كى ائمة مذهب كى
 خلاف مذهب عمل جائز نهوا تو او كى مقلد كى هي **نحو** مذهب كى مقلد كى هي
 پر قیاس کرنا **نحو** مذهب كى اور او كى بعد مسلمين مذکور هي ولا يجوز له التقليد
 مع اجتهاده اجماعاً پهان یہ نہیں کہا لا يجوز له التقليد مع تقليده اور مستم
 الاصول مين مختصراً نقل کیا ولو حكم المقلد بخلاف اجتهاد امامه جری علی حوالہ
 تقليد غيره كذا في المعيار **نحو** قولهم اگر تقليد مذهب معين كى نهو تو خوف هي كى لو
 لوگ ہر مذہب کی رضیتین یعنی آسان مسئلے جو نفس کے موافق ہوں اختیار
 کر لیں اور یہ امر منقطع ہی بالاجماع **نحو** مذهب كى آسان مسئلے ہر مذہب مين
 ہوتی مين مقید مذہب معين کا ہی اپنی مذہب ہی آسان مسئلے اختیار کر
 ہی اور آسان مسئلے کسی نیت فاسد ہی اختیار کرنا برائی اور وہی ہو
 یا بجائی دین کی ہو تو کیا حرج ہی اور فرضاً اگر آسان مسئلے کا اختیار کرنا
 سبب ہی ہو تو یہ لازم نہیں کہ جو کوئی تقليد معين نہ کرے وہ ضرور آسان
 مسئلے اختیار کر لیگا اور حضرت امام عبد الوہاب شہرانی قوی کی وہی آسان
 مسئلے ہی منع کرتی ہین اور ضعیف كى آسان مسئلے پر عمل کرنا پسند
 کرتی ہین خواہ کسی مذہب كى ہوں جیسا کہ بیان ہو چکا اور میزان الشہرانی

۱۳۰۰ قمری ۱۲۸۰ شمسی

تقلید کی باب میں عوام الناس کو نیا وہ نہیں اتنا تو حسب سبب ضرور
 سمجھا دینا چاہی کہ حضرات ائمہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی عالم کا
 ہیں اور انکی مذہب جدی جدی دین نہیں ہیں بلکہ اسی دین میں
 داخل ہیں جو مسئلہ قرآن اور حدیث میں ظاہر ہوا اور میں مجتہد فی قیاس
 کیا جو انکی سمجھ میں آیا وہی اسکا مذہب ہوا یا جس نے جو حدیث حضرت
 بروایت معتبر یا اس پر عمل کیا وہی اسکا مذہب ہوا اور اس پر اسنے
 ان مذہبوں میں اختلاف ہوا کہ کسی سمجھ میں کچھ آیا اور کسی کچھ اور
 امام مجتہد اہل سنت باوجود اختلاف کی سبب ہدایت پر ہیں کہ مسائل
 قیاسی سے کہ سنت سے نکالی گئی ہیں اور ان سے کہ قول مقبول اور
 مقبول ہے کسی ایک خاص کی تقلید واجب نہیں اور سوای حنفی مذہب کے
 اور کسی مذہب کی کتاب یہاں ہی نہیں اسوہی اکثر مسائل میں حنفی
 مذہب پر عمل ہی اور جو مسئلہ قرآن اور حدیث میں ظاہر نہیں ہوا وہ میں ہم
 لوگوں کو ان بزرگوں کی تقلید ضرور ہی اور امام مجتہد بہت ہوئی ہیں
 لیکن مشہور اور محفوظ ان چاروں کی مذہب رہی ہیں اور اس مصلحت
 کی باب میں کچھ اور یہی مذکور ہو گا پھر آخر تا سید جواب مسئلہ کے انشاء اللہ
 تعالیٰ **قولہم** ہونی تقلید مذہب معین میں انتشار امور دین کا ہی و تقلید
 معین موجب نظام امور دین کی جواب صحابہ کرام کی زمانہ میں کہ سبب نوز
 سی بہتر سے تقلید خیر معین ہتی اگر اس میں انتشار امور دین ہوتا اس سے
 منع فرمائی اور اس زمانہ میں بہتر نظام دین کا کب ہو گا **قولہم** کیا کر
 سعادت میں ہی کہ اتفاق ہی علماء کا اس پر کہ جو کوئی برخلاف اجتہاد
 امام اپنی کی عمل کری گنہگار ہے اور ایسا ہی ہی احیاء العلوم میں اور ایسا

ہی قول حضرت ابوالبرکات اور بعضی دوسری علما کا جواب حضرت
 کیسای سخاوت کا قول عام نہیں بلکہ خاص اس شخص کے حقیقہ سے ہے کہ
 نزدیک ایک مجتہد کا افضل ہونا اور مجتہدوں پر ثابت ہو چنانچہ فرمایا اے
 مقام میں و چون ظن او این باشد کہ مثلاً شافعی فاضل تر است اور اور
 مخالفت وی ہیچ عذر نباشد خبر و شہوت انتہی سوا اس فضیلت کے ثابت
 ہونیکو دلیل کی سمجھ چاہیے عوام لوگ دلیل کو کیا جانیں اور فرمایا
 العلوم میں ولا ان الذی اذی اجتہادہ فی التقليد الی شخص راہ فضل
 العلماء لکن ان یاخذ بزمب غیرہ اور یہ قول ہی حضرت امام غزالی اور
 ابوالبرکات رحمہ وغیرہ کا مخالف ہی جمہور کی چنانچہ مذکور ہو چکا اور یہ بھی
 لینا چاہیے کہ واجب جاننا تقلید معین مذہب واحد کا اور اس قول کا جواب
 حقہ المجیدی ہی بیان ہو چکا اذا ارادہ المتبحر انہ پیرہ قول حضرت امام کا
 کہ اتفاق ہی علما کا اسپر انہ کہاں ثابت ہوا اور حضرت امام احیاء العلوم
 میں خود فرماتی ہیں ہیچ بیان علامات علمای آخر کے ومنہا ان یکون
 شدید التوقی من محدثات الامور فلا یغترک اطباق الخلق علی ما احدث
 بعد الصحابہ ولیکن حرصاً علی التفیش من احوال الصحابہ ویرتیم و احالہم الی ان
 قال واعلم تحقیقاً ان اعلم اہل الزمان واقرب ہم الی الحق اشہم بالصحابہ
 واعرفہم بطریق السلف فمنہم اخذ الدین ولذا قال علی شخیرنا اتبعنا لہذا
 الدین لما قبلہ خالفنا فلا یغنی ان یکثر ثبوتنا لفقہ اہل العصر فی قولنا
 اہل عصر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہم اور رد المحتار میں ہی منقول فتاوی
 ابن حجر فقیہ سی والاصح انہ تخیرا ی کشا ولو مفضولاً وان اعتقدوا کہ
 اور معتزم الوصول میں ہی ہیچ بحث تقلید کی تقلید المفضول مع وجود اہل فضل

اور بعضی دوسری علما کا جواب حضرت
 کیسای سخاوت کا قول عام نہیں بلکہ خاص اس شخص کے حقیقہ سے ہے کہ
 نزدیک ایک مجتہد کا افضل ہونا اور مجتہدوں پر ثابت ہو چنانچہ فرمایا اے
 مقام میں و چون ظن او این باشد کہ مثلاً شافعی فاضل تر است اور اور
 مخالفت وی ہیچ عذر نباشد خبر و شہوت انتہی سوا اس فضیلت کے ثابت
 ہونیکو دلیل کی سمجھ چاہیے عوام لوگ دلیل کو کیا جانیں اور فرمایا
 العلوم میں ولا ان الذی اذی اجتہادہ فی التقليد الی شخص راہ فضل
 العلماء لکن ان یاخذ بزمب غیرہ اور یہ قول ہی حضرت امام غزالی اور
 ابوالبرکات رحمہ وغیرہ کا مخالف ہی جمہور کی چنانچہ مذکور ہو چکا اور یہ بھی
 لینا چاہیے کہ واجب جاننا تقلید معین مذہب واحد کا اور اس قول کا جواب
 حقہ المجیدی ہی بیان ہو چکا اذا ارادہ المتبحر انہ پیرہ قول حضرت امام کا
 کہ اتفاق ہی علما کا اسپر انہ کہاں ثابت ہوا اور حضرت امام احیاء العلوم
 میں خود فرماتی ہیں ہیچ بیان علامات علمای آخر کے ومنہا ان یکون
 شدید التوقی من محدثات الامور فلا یغترک اطباق الخلق علی ما احدث
 بعد الصحابہ ولیکن حرصاً علی التفیش من احوال الصحابہ ویرتیم و احالہم الی ان
 قال واعلم تحقیقاً ان اعلم اہل الزمان واقرب ہم الی الحق اشہم بالصحابہ
 واعرفہم بطریق السلف فمنہم اخذ الدین ولذا قال علی شخیرنا اتبعنا لہذا
 الدین لما قبلہ خالفنا فلا یغنی ان یکثر ثبوتنا لفقہ اہل العصر فی قولنا
 اہل عصر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہم اور رد المحتار میں ہی منقول فتاوی
 ابن حجر فقیہ سی والاصح انہ تخیرا ی کشا ولو مفضولاً وان اعتقدوا کہ
 اور معتزم الوصول میں ہی ہیچ بحث تقلید کی تقلید المفضول مع وجود اہل فضل

اور بعضی دوسری علما کا جواب حضرت
 کیسای سخاوت کا قول عام نہیں بلکہ خاص اس شخص کے حقیقہ سے ہے کہ
 نزدیک ایک مجتہد کا افضل ہونا اور مجتہدوں پر ثابت ہو چنانچہ فرمایا اے
 مقام میں و چون ظن او این باشد کہ مثلاً شافعی فاضل تر است اور اور
 مخالفت وی ہیچ عذر نباشد خبر و شہوت انتہی سوا اس فضیلت کے ثابت
 ہونیکو دلیل کی سمجھ چاہیے عوام لوگ دلیل کو کیا جانیں اور فرمایا
 العلوم میں ولا ان الذی اذی اجتہادہ فی التقليد الی شخص راہ فضل
 العلماء لکن ان یاخذ بزمب غیرہ اور یہ قول ہی حضرت امام غزالی اور
 ابوالبرکات رحمہ وغیرہ کا مخالف ہی جمہور کی چنانچہ مذکور ہو چکا اور یہ بھی
 لینا چاہیے کہ واجب جاننا تقلید معین مذہب واحد کا اور اس قول کا جواب
 حقہ المجیدی ہی بیان ہو چکا اذا ارادہ المتبحر انہ پیرہ قول حضرت امام کا
 کہ اتفاق ہی علما کا اسپر انہ کہاں ثابت ہوا اور حضرت امام احیاء العلوم
 میں خود فرماتی ہیں ہیچ بیان علامات علمای آخر کے ومنہا ان یکون
 شدید التوقی من محدثات الامور فلا یغترک اطباق الخلق علی ما احدث
 بعد الصحابہ ولیکن حرصاً علی التفیش من احوال الصحابہ ویرتیم و احالہم الی ان
 قال واعلم تحقیقاً ان اعلم اہل الزمان واقرب ہم الی الحق اشہم بالصحابہ
 واعرفہم بطریق السلف فمنہم اخذ الدین ولذا قال علی شخیرنا اتبعنا لہذا
 الدین لما قبلہ خالفنا فلا یغنی ان یکثر ثبوتنا لفقہ اہل العصر فی قولنا
 اہل عصر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہم اور رد المحتار میں ہی منقول فتاوی
 ابن حجر فقیہ سی والاصح انہ تخیرا ی کشا ولو مفضولاً وان اعتقدوا کہ
 اور معتزم الوصول میں ہی ہیچ بحث تقلید کی تقلید المفضول مع وجود اہل فضل

مستتر فلانی فلانی مسلمان کیا حکم فرمایا ہی جب عالم حکم کری اور اسکا اتباع کرنا
قوله لم یأمرنا فی یومئذ عواکل اناس بآیاتہم اس سے ہی معلوم
ہوتا ہی کہ امام ایک ہی چاہیے جسکی تقلید خاص کیجا وی اور قیامت کے
دوس کی ساتھ پکارا جاوی جواب اس آیت سے واجب ہونا تقلید
معین ایک مجتہد کا ہرگز نہیں معلوم ہوتا بلکہ امام کا لفظ کئی معنوں کا ہوا
احتمال رکھتا ہی اور اسکی معنی تفسیر موضح القرآن میں یوں لکھی میں چند
ہم یوں لادینگے ہر فرقہ کو ساتھ اس کے سردار کے اور تفسیر جلالین میں یوں
ہا ہا ہم فیہم فیقال یا است فلان او بکتا ب اعمالہم یا صاحب خیر یا صاحب
الشر اور تفسیر مصنف میں یوں ہی ہا ہا ہم میں ایمو اب من نبی او مقدم
فی الدین او کتاب او دین وقیل بکتا ب اعمالہم الی قد مواء فیقال صاحب
کتاب کذا ای یقطع علقۃ الانساب یعنی نسبتہ الاعمال وقیل بالقول الخ
ہم علی حقائدهم وادعائہم وقیل باتہاتہم جمع اُم کفبت وخفایہم و حکمتہ فی کذا
اجلال عیسے علیہ السلام وادعائہ شرف الحسن وحمید علیہم السلام وان لا یفتخ
اولاد الرنا قوله علماء حرین شریفین کا فتویٰ ہی وجوب تقلید معین پراور
حدیث شریف میں آیا ہی ان علماء الدین یا رزالی الحجاز کما تاراجحۃ الی جرحا
احدیث رواہ الترمذی وان الامان لیا رزالی المدینۃ کما تاراجحۃ الی جرحا
مستفوق جواب ساری علماء حرین شریفین کا فتویٰ اس امر پر نہیں ہے
بلکہ محقق علما کی وجوب کی قابل نہیں اور زمانہ صحابہ اور تابعین میں کہ
غیر القرون میں علماء حرین شریفین قابل وجوب تقلید معین کی تھی چنانچہ
متب اصول سے بیان ہو چکا اور فرمایا حضرت محمد غزالی فی احیاء العلوم
لا یستغنی ان یکون کبجائز لہ اہل العصر فی موافقت اہل عصر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible]

علیہ وسلم انہو اور مصنف مدار الحق فی ترمذی ہی نقل کیا تو اسیت حضرت
 عمر رضی کہ فرمایا حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اوشیکم باصحابی
 تم الذین یلوئہم ثم الذین یلوئہم ثم یلقوا الکذب انتہی اور علماء حرمین شریفین
 نے اسد نقالی اور مکی قدر و منزلت زیادہ کری انہیں دین کی کتابوں سے
 سند بکڑتے ہیں جبکی روایات صحیحو بیان ہو چکیں اور تحقیق مسائل کے
 خاص ملای حرمین شریفین پر موقوف نہیں ہے کہو کہ حضرت ابو حنیفہ اور
 ابو یوسف اور محمد اور احمد ابن حنبل رحمہم اور سوائی مکی اور بہت مجاہد
 اور مجتہد فی الذہب باجم کے ہیں سب مکی اور مدنی نہیں ہیں چنانچہ بہت
 علما حرمین شریفین خود ان حضرات کی مقلد ہیں اگر یہی ہوتا کہ سوائی مکی
 حرمین شریفین کی کسی کا قول قابل اعتماد کی نہیں تو ان حضرات کی مذہب
 سب باطل ہوتی حق تو یہی کہ سند سلسلہ کی کتاب اور سنت اور کتب مشہور
 فقہ اور اصول ہی جاسی خواہ کہیں کا عالم بیان فرمادی گئی ہو یا مدنی یا
 کوفی ہو یا بخاری یا بغدادی یا فارسی یا ہندی یا اور کوئی حضرت ابو ہریرہ
 سی روایت ہی کہ فرمایا حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے لو کان الدین خدا شریعت
 مذہب ہر رجل من ابناء فارس رواہ مسلم کذا فی مدار الحق اور بخاری کی حدیث
 شریف یون ہی لو کان الامان خدا شریعت لکان العرب لانا لہ العرب لانا لہ
 المنور اور رحم کسیر میں ہی لو کان الامان خلقا بالشریعت لانا لہ العرب لانا لہ
 من فارس انتہی کذا فی رسالۃ فضائل الصحیفۃ اور حدیث تار زالی المذنبہ
 کی معنی یہ نہیں ہیں کہ سوائی حمازہ اور مدینہ کی کہیں دین اور ایمان اور حق
 مسائل کا مکی نہ ہو گا کیونکہ اسکی فضل ہی یہہ امور ہر ملک میں موجود ہیں
 بلکہ اس حدیث شریف کی معنی مولانا قطب الدین خالصا حصے مطلب یہ ہے

[illegible]

باب الاعتصام کی فصل اول میں یوں لکھی ہیں وفت مشابہت دی حضرت
 فی لوگوں کی ہانگی کی مخالفوں کی آفات سی اور ثابت رہی اور نیکو کاروں
 پر ساتھ ساتھ کی اسلئے کہ سانپ بہ نسبت اور جانوروں کی بہت بہا
 ہی اور بہت سمٹ کر بل میں جاتا ہی اور شکل سے نکالا جاتا ہی اور یہ خبر
 دی ہی حضرت فی ابتدای حجت کی یا اخیر زمانہ کی جو وقت کہ مسلمان کم ہوں
 پس سہل و سگ مدینہ میں انتہی صفحہ ۱۸۲ اور علی بن حنفی فی بخاری کی شرح میں
 یوں لکھا قلت ہذا اتماکان فی زمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و الخلفاء
 الراشدین الی نقصان القرون الثلثہ وہی تصون سنتہ واما بعد فقد تغيرت
 الاحوال و اکثر البدع خصوصاً فی زمانہ علی مالائین اور ایسا ہی کہا ہی وادو ذکر
 فی شرح صحیح بخاری میں اور عثمان ابن ابراہیم فی غایۃ التوضیح للجامع الصحیح
 میں کذا فی الفتوی مولانا بشیر الدین سلمہ الدہلوی اور بعضوں فی حدیث
 کی معنی یوں کہی ہیں کہ مدینہ منورہ کا قصد وہی لوگ کرینگے جو ایمان اور محبت
 حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رکھتی ہیں کذا فی علی اور فتح الباری
 شرح صحیح بخاری میں بعد نقل قول قرطبی کے کہ امام مالک کے نزدیک منہ والوں
 کا علم حجت ہی اور مدینہ والی بدعات سے سلامت ہیں کہا فہذا ان تتم
 بزمن النبی صلی اللہ علیہ وسلم و الخلفاء الراشدین اما بعد ظهور الفتن و انتشار
 الصحابہ الی البلاد فلا سیما فی اواخر المائۃ ان نیتہ و عم جراً فواشاہد بخلاف
 ذلک انتہی قولہم کہ منظمہ کے لوگ ایک شخص معین کی تاکید کرتی ہیں اور
 قرآن شریف میں کہ منظمہ کو امانت والا اور امن والا شہر فرمایا ہی تو وہاں
 لوگ دینی مسئلہ میں کبھی خیانت نہ کریں گے اور کہ منظمہ اور مدینہ منورہ کی فضیلت
 حدیث اور قرآن سی ثابت اور قطعی ہے اور ہم لوگوں کو ادنیٰ موافقت میں نہیں

کتاب یونین میں جو کتب
 میں کذا فی التوفیق
 میں اللہ علیہ وسلم
 فقہی و اشرف بن
 تاج و توفیق
 کذا فی کتاب اوردہ
 نوی میں میں تاج
 و جہالت کی تہی تہی
 حالات اور فقہ
 میں ہی خصوصاً
 ۵۱
 ہادی زمانہ میں
 و مدینہ منورہ
 علیہ وسلم
 و فاضل و کذا فی
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 اور زمانہ غدارانہ
 میں و بعد از وفات
 سلاطین و سلاطین
 حضرت امام حسن علیہ السلام
 و حضرت امام حسین علیہ السلام
 اور دوسری کتب میں
 اور اس میں کتب
 و کتب و کتب

اور اونکی بڑی حویلیاں کرچا توطنی یا وہی ہوگی اور اچھل کی بات یقین کو
 وضع نہیں کر سکے گا ذاتی رسالہ اطمینان القلوب جو اب صحابہ کرام اہل
 اور دینہ کے بموجب حدیث شریف کی سب سے بہتر میں ایک شخص حسین کی تقلید
 نہیں کرتی تھی جیسا کہ بیان ہو چکا اور اونکی موافقت میں بڑی ہی خیر ہی
 اور اب بھی ساری اہل کد ایک شخص معین کی تقلید نہیں کرتی اور تقلید معین
 ایک شخص کی کرنا باعقا و جواز یہی ہوتا ہی اس سے وجوب نہیں ثابت ہوتا
 اور اس آیت کی بلکہ جلالین میں یوں ہی ہے و هذا البلد الامین کہ لا من الا
 غیرہا جالبیۃ و اسلاما اور تفسیر حاسی میں یوں ہی الامین من ان بہاج فیہ
 من دخل فیہ اور میضاد میں یوں ہی الامین امی الامین من امن ال
 امانۃ فہو امین اور اوسکے حاشیہ پر کشف سی یوں نقل کیا و علی ہذا امانۃ ال
 یحفظ من دخل کا یحفظ الامین یا یومن علیہ او الما مون فیہ یا من فیہ من دخل
 والمراد یہ گتہ انتہی اود حرمین شریفین کی فضیلت میں جس مردود کو شک ہے
 وہ منافق ہے لیکن یہ امر قطعی نہیں کہ وہ ان کی سب لوگ عصیان اور کفر
 معصوم ہیں اور یہاں مسئلہ کی خیانت کا کیا ذکر ہی بلکہ بعضی وقت حضرات مجتہد
 کو بھی کہ خیانت اور کاشیہ نہیں ہے مسئلہ دینی میں خطا ہو جاتی ہی اور مسئلہ
 کا غلط ہونا خیانت پر موقوف نہیں بلکہ خطا ہی ہو جانا ہی اور یہ کلام
 موافقت میں ضرور خیر ہی کیونکہ حق سبحانہ و تعالیٰ فی حرمین شریفین کے دینی
 والوں کو بہت کمالات عنایت فرمائی ہیں اول تو وہ لوگ عہد یا اللہ اور
 رسول کے ہیں اور انکو مسجد الحرام میں ایک نماز پر لاکھ نماز کا ثواب ہوتا ہی
 اور یہ دونوں حرم مبارک محل نزول وحی ہیں اور جناب سید المرسلین علیہ
 و علیہم و آلہم و سلم اور وہاں ہی حضرت کا وطن رہا اور اب تک حضرت کا

[illegible]

لوگوں میں موجود ہیں اور بیشمار صحابہؓ اور تابعینؓ کی قبور متبرکہ وہاں ہیں اور جو
 دولت کہ اور لوگوں کو کبھی کبھی نصیب ہو جیسی حج اور عمرہ اور طواف اور قربتِ محل
 مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور ایک نماز پر لاکھ یا پچاس ہزار غناز کا ثواب وغیرہ
 اور انکو ہمیشہ میسر ہے لیکن خیر ہی موافقت اور استعمال میں کہ موافق سنت
 ہوں اور جو کہ بعضے کام خلاف سنت اور شریعت کی وہاں کی بعضے لوگوں
 بمقتضای بشریت کی صادر ہوتی ہیں ایسی کاموں میں انکی موافقت میں
 ہرگز خیر نہیں حاصل کلام یہ کہ خیر اور عین ہی کہ خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم اور
 انکی صحابہؓ کی حضرت ہی اور انہیں کا قول و فعل قابلِ سند و کثرت کی ہو
 سو ان حضرات میں تقلید شخص معین مروج نہی **قولہم** تقلید مذہب معین
 آدمی تکلیف شرعی ہی بری لزمہ ہو سکتا ہی کیونکہ تقلید معین کے نزدیک
 جائز ہی و تقلید غیر معین میں اختلاف ہے اور اختلاف پچا ہر صورت بہتر ہی جو **اب** لزمہ
 جب ہو سکتا ہی کہ تقلید مذہب معین کی واجب ہو نیکیا اعتقاد مذکری اور جب
 واجب جانا تو اختلاف ہی کہاں بچا بلکہ مخالف ہو اخیر القرون کی اور
 یہ اختلاف نہیں بلکہ خلاف ہی کیونکہ سب متقدمین کا مذہب ہی نہ واجب
 تقلید معین کا اور متاخرین میں اختلاف ہی **قولہم** تقلید غیر معین کے جائز
 ہوتی اور نہ معین اختلاف ہی اور جس امر میں حلت اور حرمت جمع ہو
 یعنی اسکی حلال اور حرام ہو نہیں اختلاف ہو تو احتیاطاً ترجیح حرمت کو
 ہی **جواب** یہ ترجیح اور مقام ہی جہاں دونوں طرف میں برابری ہو
 اور جب کہ دلیل کی روشنی حلت غالب ہو تو حرمت کو ترجیح نہیں ہو سکتی
 یوں تو بعضوں کی نزدیک رضہ سبایہ ہی حرام ہی اور طلاقہ سلف صالح کو
 حرام کہنا بڑی جرات ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہی **وَلَا تَقُولُوا لِمَا كُفِرُ السُّنَّتِ**

یہ روایت کورانی
 علامہ
 دہلوی نے بیان کی ہے

بیاموزید و فرمود اصحاب میں مثل ستارگانند و ہمہ راہ نمایانند علمای دیگر را
 در حکم ایشان دانند و این مذہب بظاہر بالضاف نزدیک تر نماید و بفہم
 زہد و تر در آید **قولہم** فرمایا شیخ عبدالحق رحمہ فی شرح سفر السعادت کی لیکن
 قرار داد علماء و مصلحت و بدایت ایشان در آخر زمان تعیین و تخصیص فرمایند
 و ضبط و ربط کار دین و دنیا ہر صورت بموالاتی ان قال و ہو المختار فیہ
 اخیر **جواب** قول حضرت شیخ کا کہ مقلد محض ہیں برخلاف قول متقدمین
 اور اکثر متاخرین کی کسطور قبول ہو سکی اور حضرت شیخ خود اوسی کتابت
 در باب تقلید غیر معین فرماتی ہیں و این مذہب بظاہر بالضاف نزدیک
 نماید اور تحصیل التعرف میں یوں فرماتی ہیں و ہذا القول اقرب الی اللہ
 چنانچہ مذکور ہو چکا اور یہ جو حضرت شیخ فرمایا مکن قرار داد علماء و مصلحت
 و بدایت ایشان در آخر زمان انجہ سو یہ ہی ثابت نہیں کیونکہ سب متاخرین و جو
 تقلید معین کے قابل نہیں ہیں چنانچہ بیان ہو چکا اور یہ جو فرمایا و ہو المختار
 و فیہ اخیر سو اسکا جواب یہ ہی کہ مختار وہی ہی کہ احمد مختار صلعم کی صحابی
 مختار ہی درخیر اوسمیں ہی جو کہ خیر القرون میں معمول تھا اور ضبط اور ربط اور
 دین کا جو کہ زمانہ صحابہ اور تابعین میں تھا پہر نہیں ہوا جس امر پر وہ
 اتفاق ہی اوسمیں ضبط اور ربط ہی اگرچہ کیسی سمجھ میں نہ آوی **قولہم**
 ہماری مولوی صاحب مکہ معظمہ کا فتویٰ لائی ہیں وجوب تقلید معین پر چھوڑا
 ہماری پیغمبر صاحب عرش مجید اور لوح محفوظ کا فتوٰ لائی ہیں تقلید غیر معین پر
 فاسلو اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون اور یہ فتویٰ مقبول ہی کہ معظمہ اور مدینہ منورہ
 میں **قولہم** فاسلو اہل الذکر میں لفظ اہل مفرد ہی اس سی معلوم ہوا کہ
 تقلید فرد واحد یعنی ایک ہی شخص کی چاہی **جواب** ایسی لفظ قرآن مجید

لہذا یہ قول قریب
 زیادہ ہی ضابطہ لازم

میں بہت جلد آئی میں کہ جیسی مراد فرد واحد نہیں ہوتا بلکہ حبش یا ہرم فرعون
 ہوتا ہی چنانچہ جنازہ کی دعا میں اللہ اعتر بحیثیتہا وبقیادہا وعاینا وفتوحنا
 وکبرنا وذرکنا وانشانا اور قرآن شریف میں ہی با اہل شرب اور قسیر حبلا لیرک
 ثم یخرجکم کظلال مبعی اظلالا اور حدیث شریف میں آیا ہی السلام علیکم یا
 اہل القبور اور اہل لذر کی معنی تفسیر بیعتا وی میں یون میں فاسکوا اہل الذکر
 اہل کتاب او علماء الاحبار انکمتم لا تعلمون وفی الآیۃ دلیل علی انہ تعالیٰ لم
 یرسل امرأة ولا ملکا لدعوة العامة وعلی وجوب المرجعة الی العلماء فیما لا یعلم
 انتہی اور جلالین میں ہی سنی العلماء بالتوراة والانجیل اور ترجمہ مولانا شاہ
 عبدالقادر رحمہ میں ہی سو پوچھو یا در کہنی والوں سی اور ترجمہ شاہ رفیع الدین
 مرحوم میں پس سوال کرو یا والوں سی انتہی دیکھو اس آیتہ کریمہ کی معنی
 مفسرین کسطور کرتی ہیں اور لفظ اہل ذکر سی مراد ایک شخص معین ہرگز نہیں
 ہو سکتا کیونکہ مثلاً مذہب حنفی میں ایک حضرت ابو حنیفہؒ اور پیرانہ کے شاگرد
 جیسے ابو یوسفؒ اور محمدؒ وغیرہما اور انکے بعد اور مجتہدین فی المذاهب
 اور صاحبان تریجہ اور تخریج جیسے طحاوی اور کرخی اور حواشی اور سرخی اور
 فخر الاسلام بزدوی اور فخر الدین قاضیخان اور ابو الحسن قدوری و حسن
 شرنبلالی اور صاحب ہدایہ وغیرہم رحمۃ اللہ علیہم بہت مشایخ ہیں کہ جبکہ اقوال
 فتویٰ دیا جاتا ہی پھر تقلید شخصی کہاں رہی اور حضرت ابو حنیفہؒ کی شاگردوں
 کی صداقت اور مخالف حضرت ابو حنیفہؒ کی ہیں تو انہم یہ سب حقیقت میں
 حضرت ابو حنیفہؒ کی ہیں تو سب کے سب گویا ایک ہی شخص ہوا جو اب امام محمدؒ
 شاگرد حضرت ابو حنیفہؒ کی اور امام شافعیؒ شاگرد امام محمدؒ کی اور حضرت
 امام احمد حنبلؒ شاگرد شافعی کی تو یہ سب کی سب ایک ہی شخص ہوا اور حقیقت

۵۶

جوئی پہر اوسکے موافق جبکہ قول ہو وہین مخالف قول نام کے ہی سوئے
 ایسی روایت کی موافق کیسکا قول ہو نیکو اتحاد مذہب نہیں کہتے قول ہم
 تقلید غیر معین والی ایسی ہیں کہ لالائی ہو لالائی ہو لالائی ہو لالائی ہو
 اوسکے حقیقہ موافق آئی ہی کہ نہ اوسکے نہ اوسکے اور ہر کے اور تقلید غیر معین
 والی ہر طرف کی ہیں محمدی اور سنی ہونی میں تو کچھ کلام ہی نہیں اور
 حقیقی ہی ہیں اور تافضی بھی اور مالکی بھی اور حنبلی بھی وغیرہم اور تقلید غیر
 معین والی تو وہ شخص ہے کہ ساری امت ہی فتنل میں یعنی صحابہ کرام اور
 تابعین قولہم تقلید غیر معین والی ایسے ہیں کہ تھوڑے ماہ یا چھ ماہ یا چھ
 ہر اولن کا فرق کے حقیقہ ہے کہ اپنی خوشی سے بی سند لڑائی کو کہی جائز کر آ
 ہی کہی حرام اور جو کوئی بسبب تحقیق کے یا واسطے ضرورت کے کسی مسئلہ میں
 تقلید ایک جہت کے دوسری جہت کی تقلید کری تو اوسکے حقیقہ یہ آیت صاف
 نہیں آئی کیونکہ یہ شخص عامل بالحدیث یا تقلید کسی جہت کا ہی نہ اپنی فتنل
 قولہم تقلید غیر معین مرجع ہے جواب قول اور دخل صحابہ اور تابعین کا
 جبکہ خیر ہونا حضرت خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرجع ہمیں ہو سکا
 قولہم کہ اعلیٰ ناری لی بیچ رسالہ جواب قتال کے واجب ہے قاضی پر معین
 کرنا ایک مذہب اور نہ جن امر میں جس مذہب کی طرف جاسیگا حلال یا حرام
 کی طرف میل کر یگا اور حلال اور حرام ثابت نہ ہوگا پہر تکلیف شرعی ثابت نہ ہو
 اور قاعدہ شرعی ہی برہم ہو جائیگا جواب اسپر کوئی دلیل شرعی بیان
 کرنا چاہیے اور تکلیف شرعی اور وقت ساقط ہو کہ قاضی ساتھ میلان طبعیت
 اور خواہش فتنل کے حکم کرے اور اگر ازراہ تحقیق مذہب راجح بر حکم کری
 تو تکلیف شرعی ہرگز نہیں ساقط ہوتی اور میلان طبعیت اور فتنانیت کو

لہذا ایک قول وادار
 ۵۸
 یہ مذہب ہے

مذہب معتن میں بھی دخل ہو سکتا ہے کیونکہ مذہب معین میں بھی مسائل
 اختلافی بہت ہوتی ہیں چنانچہ بعضوں کے نزدیک بعض مقام میں ہستی کو
 اختیار ہوتا ہے جس پر جیسے قوی دی اور معتبر یہی ہے کہ از روی دلیل
 کے جس قول کو ترجیح ہو اور سپر قوی دی چنانچہ انشاء اللہ تعالیٰ بیان
 قولہ صحابہ کے زمانہ میں اصول و قواعد فقہ کے منضبط نہ تھے واسطے
 تقلید ملکتیں تھیں **جواب** ضبط کرنا اصول اور قواعد کا واسطے آسانی
 نکالنے اور سمجھنی مسائل کے ہے نہ واسطے بدل ڈالنے عمل و رسمت صحابہ
 قولہ صحابہ کی اعمال پر اس زمانہ کو قیاس کرنا چاہیے کیونکہ وہ زمانہ خیر کا
 تھا اور یہ زمانہ شر کا ہے **جواب** شر کی زمانہ والوں کی بہتری اس میں ہے کہ
 اتباع کرین خیر کے زمانہ والوں کا نہ کہ او کی مخالفت کریں اور ہم مامورین
 عمل کرنیکے اور طریقہ صحابہ کے جیسا کہ حدیث شریفہ میں اور احادیث
 میں ثابت ہو چکا اور اب انشاء اللہ تعالیٰ زمانہ خیر کا یعنی مجدد حضرت مہدی
 آنحوا الزمان علیہ السلام کا کہ جبکا نام محمد بن عبداللہ اور ظہور اونکا ملک
 میں ہوگا قریب ہی آنیوالا ہی کہ لوگوں کو شوق عمل بالمحدیث کا ہونی لگا
 اور اسمین حکمت الہی معلوم ہوتی ہی یہ کہ لوگوں کو حضرت مہدی عم سے
 نفرت نہو بسبب اسکے کہ اونکا عمل ہی حدیث ہی پر ہوگا وہ تو کیے مقلد
 ہونگے چنانچہ کشف الغمہ میں ہی فائدہ علیہ السلام اذا خرج یرفع الخلاف والا
 من الارض فلا یبقی ایامہ الا الدین الخالص ویعاد یہ ستر مقلدہ العلماء
 الموجودون فی زمانہ علین یہو نہ مذہب الی خلاف ما مذہب الیہ ایستہم عقائد
 ہم ان اللہ تعالیٰ لا یوجد لحد استہم احدا لعلہم فی العلم الخ قولہم دوی مذہب
 عشاق معنوی کفرست خدا کی وحد کی دیر کی **جواب** دوی مذہب کفر

سب مہدیوں پر
 چنانچہ ہر مذہب میں
 اختلاف و تضاد ہے
 اور ہر وقت میں
 دین خاص و عام
 اور علماء و خلائق
 چاروں میں تضاد
 اور کسی جہی حالات
 کی وجہ سے
 ۵۹
 اماموں کی خلاف
 عقائد ہیں کیونکہ ان
 عقائد کا کوئی قیاس
 اور کوئی اساس
 نہیں ہے اور ہر
 مذہب میں ہر مذہب
 کی مخالفت ہے

بلحاظ کلی نہ دہر جا خدا کی و محمد کی و پیر سی و خدا کا ایک جاننا کہ سوا
 اوس کے اور کسی کو سخت پرستش اور فخر اور ضرر کا مالک اور قادر مطلق اور عالم
 شی اور حاکم مطلق بنانے اور محمد صلعم کا ایک جاننا یہ کہ سوا اوس کی اور کسی
 متبوع مستقل بنانے اور سوا اوس جنانے کی واسطے واجب ہے تقلید اور
 شخص کا نہ اعتقاد کرے ایسا شخص اوس کی سوا دوسری کی تقلید اور
 اتباع جائز نہ ہو سوا حضرت مسلم کے کوئی نہیں اور پیروں کا بہت ہوتا
 یہ کہ صحابہ کرام سے اب تک ساری علماء راویاں مجتہدین محدثین مفسرین
 حفاظ قرار و غیر ہم کہ جنکے ذریعہ سی دین محمدی پہنچا درجہ بدرجہ علی حسب
 الامراتب سب جاری پیرو مرشد اور بیان کرنیوالی سنت نبوی کی ہیں اور
 لطايف اشرفیہ میں لکھا ہے کہ قدوة الکبریٰ سیفر مودت کہ اجلاء مشایخ فیہ
 المدللیم اجمعین است کہ تکمیل ساکب چند مشایخ میگردوبی انکار از اول الخ
 کہ ان فی الرسالۃ المدرا سیۃ اور جبکہ مذہب معتزین میں بہت سی مجتہدین ہو
 تو پیر ایک کہاں رہا قولہم کہا شاہ ولی اللہ مرحوم فی رسالۃ النفا فیہ
 بیچ باب اختیار کرنے مذہب معتز کے و کائنات و ملک ہوا واجب فی ہذا
 الزمان **جواب** شاہ ولی اللہ صاحب کا قول اگر فرضاً مخالف طریقہ خبر
 انقرون کے ہو دی تو ہرگز قبول نہ کیا جاوے گا لیکن اس عبارت کا مقصد
 سمجھنا موقوف ہے پہلی اور پہلی عبارت پر جو کوئی انصاف کر کے رسالۃ انصاف
 کو نظر انصاف دیکھے معلوم کرے کہ یہ قول شاہ ولی اللہ صاحب مرحوم کا
 عام نہیں بلکہ خاص ہے مجتہد فی الذمیب کی واسطے زمانہ خاص میں یعنی
 دوسوم جہری کے بعد چنانچہ فرمایا ہے مجتہد فی بعض وغیر مجتہد فی بعض
 بعد الماتین ظہر فیہم التذمیب المجتہدین باعیانہم و قل من لا یعتمد علی مذہب

اور نہ دہر جا خدا کی و محمد کی و پیر سی و خدا کا ایک جاننا کہ سوا
 اوس کے اور کسی کو سخت پرستش اور فخر اور ضرر کا مالک اور قادر مطلق اور عالم
 شی اور حاکم مطلق بنانے اور محمد صلعم کا ایک جاننا یہ کہ سوا اوس کی اور کسی
 متبوع مستقل بنانے اور سوا اوس جنانے کی واسطے واجب ہے تقلید اور
 شخص کا نہ اعتقاد کرے ایسا شخص اوس کی سوا دوسری کی تقلید اور
 اتباع جائز نہ ہو سوا حضرت مسلم کے کوئی نہیں اور پیروں کا بہت ہوتا
 یہ کہ صحابہ کرام سے اب تک ساری علماء راویاں مجتہدین محدثین مفسرین
 حفاظ قرار و غیر ہم کہ جنکے ذریعہ سی دین محمدی پہنچا درجہ بدرجہ علی حسب
 الامراتب سب جاری پیرو مرشد اور بیان کرنیوالی سنت نبوی کی ہیں اور
 لطايف اشرفیہ میں لکھا ہے کہ قدوة الکبریٰ سیفر مودت کہ اجلاء مشایخ فیہ
 المدللیم اجمعین است کہ تکمیل ساکب چند مشایخ میگردوبی انکار از اول الخ
 کہ ان فی الرسالۃ المدرا سیۃ اور جبکہ مذہب معتزین میں بہت سی مجتہدین ہو
 تو پیر ایک کہاں رہا قولہم کہا شاہ ولی اللہ مرحوم فی رسالۃ النفا فیہ
 بیچ باب اختیار کرنے مذہب معتز کے و کائنات و ملک ہوا واجب فی ہذا
 الزمان **جواب** شاہ ولی اللہ صاحب کا قول اگر فرضاً مخالف طریقہ خبر
 انقرون کے ہو دی تو ہرگز قبول نہ کیا جاوے گا لیکن اس عبارت کا مقصد
 سمجھنا موقوف ہے پہلی اور پہلی عبارت پر جو کوئی انصاف کر کے رسالۃ انصاف
 کو نظر انصاف دیکھے معلوم کرے کہ یہ قول شاہ ولی اللہ صاحب مرحوم کا
 عام نہیں بلکہ خاص ہے مجتہد فی الذمیب کی واسطے زمانہ خاص میں یعنی
 دوسوم جہری کے بعد چنانچہ فرمایا ہے مجتہد فی بعض وغیر مجتہد فی بعض
 بعد الماتین ظہر فیہم التذمیب المجتہدین باعیانہم و قل من لا یعتمد علی مذہب

۴۲

۶۲
 اینها در میان خود
 اختلاف میکنند
 و هر کس را که
 در اینها
 اشتباه کند
 از حق دور
 خواهد بود
 و هر کس را که
 در اینها
 اشتباه کند
 از حق دور
 خواهد بود

مجتہد الاوسلسلہ متصلہ لعلجالی قال بقولہ اور کجا عتبہ منہم چنانچہ کچھ بیان کیا
 اوشا والدہ قال مسئلہ میں ہوگا اور جیسے گیدڑا اور لوٹری بعض مذہب میں
 حلال ہے ایسا ہی بقول بعض کے اٹو اور ایک قسم کا کوٹھنی مذہب میں
 حلال ہے لیکن ہر صورت کسی مذہب پر طعن بنچا ہے قولہم لاندہون
 نزدیک ایک آنچورہ پانی میں ایک قطرہ بول کا پڑ جاوی اور نجاست
 کا اثر ظاہر نہ ہو تو وہ پانی پاک ہی رہتا ہے جنی اوسکو بپا پشاب سے پیا
 جواب یہ اعتراض وارد ہوتا ہے اور مذہب امام مالک و اکثر محدثین
 کے لیکن یوں جانتا چاہیے کہ حوض درود میں کتا ہی پشاب پڑ جاوی
 اور نجاست کا اثر ظاہر نہ ہو تو بموجب مذہب حنفی کی پاک ہی رہتا ہی
 تو یہ مسئلہ نیز مذہب حنفی پر بھی وارد ہوا ہم پر بھی گذارش کرتی ہیں کہ اپنی
 طبیعت کی جہت سے کسی مذہب پر اعتراض مت کرو کیونکہ مجتہد کو تو باوجود
 خطا واقع ہونی کی بھی ثواب ہی ملتا ہے جبکہ والد کی یہاں سے انعام ملے
 تو تمہیں اوس پر طعن کرنا سخت نازیبا ہے مان دلیل شرعی کی جست سے
 جو مسئلہ کسی مذہب کا مرجع معلوم دی اوسکو ترک کرو طعن مت کرو کیونکہ
 مذہب پر طعن کرنا حقیقت میں طعن ہی اوس حدیث پر جس سے وہ مسئلہ
 نکلا لگیا قولہم اصول ارضامین ہی واما طریق المتاخرین بالتخصیص و
 بعین مذہب واحد و الا قرب الی رفع الا تشار فی امور الدین جواب
 یہ قول ضعیف ہے بلکہ محقق متاخرین مثل شیخ الحنفیہ ابن ہمام وغیرہ قائل
 وجوب تعیین کے نہیں ہیں جیسا کہ بیان ہو چکا اور عبارت اصول الدین
 سے بھی واجب ہونا نہیں نکلتا اور ہدم تعیین مذہب میں اگر امتثال ہو
 دین کا ہونا تو زمانہ صحابہ اور تابعین میں اس سے منہ کرے قولہم مراد

۶۴
 امام مالک کی روایت
 کی یہاں تک کہ پانی
 صحابہ میں نہ پڑ جائے
 علی علی بن ابی طالب
 ۶۴
 امام مالک کی روایت
 کی یہاں تک کہ پانی
 صحابہ میں نہ پڑ جائے
 علی علی بن ابی طالب

تصنیف شیخ عبدالحق رحیمین ہے و اگر قصد سلوک طریق صریح و احتیاط و ادرہم از مذہب شایعہ
 مختار و ایسی کہ دلیلیں حسن و اقوی و فائدہ اش اسم و اتم و احتیاط و امان اکثر و اذہم و
 اختیار کن و براہ رخصت و مسابقت و جیل اندوزی نرود این طریقہ متاخرین است
 و شک نیست کہ این طریقہ حکم تر و مضبوط تر است چو اسباب ظاہر اس عبارت سے معلوم
 ہوتا ہے کہ طریقہ متاخرین کا موجب صریح اور پیر گارنی اس احتیاط اور بہت حکم اور
 مضبوط ہے اور طریقہ متقدمین کا کہ صحابہ کرام علیہم السلام میں اور نہیں میں موجب پیر گارنی
 اور بے احتیاط اور مسابقت اور جیل اندوزی اور کم حکم اور کم مضبوط ہے اور شک
 نہیں کہ یہ بات غلط ہے ہشام میں حضرت شیخ کے قول کے کچھ تاویل کرنا چاہیے
قولہم جن کتابوں سے سند عدم وجوب تقلید معین کے دیتی ہو ان میں سے بعضی کتاب
 میں کوئی کھایت وجوب تقلید معین کے نہیں ہے اور شاہ ولی اللہ صاحب نے بھی
 کچھ کہا اور کہیں کچھ **جواب** بعض کتابیں بطور مجموعہ کے ہوتی ہیں اور میں ہر طرح
 روایتیں منقول ہوتی ہیں اور بعضی مسئلے میں بعضی علماء بعد تحقیق کے قول قول سے
 رجوع کرتی ہیں چنانچہ حضرات مجتہدین فی ہی کیا اور بعضے جگہ نقل کر نیوالی اور کتاب
 سے غلطی ہو جاتی ہے اور کہیں کوئی ناخدا رس تحریف یا وضع عبارت کر دیتا ہے
 اور حضرات مجتہدین سے بھی بعضے مسائل میں دو دو تین تین روایتیں منقول ہوتی
 ہیں چنانچہ انشاء اللہ تعالیٰ بیان ہو گا سو ایسی اختلاف میں جو روایت کے شرع
 و دلیل سے تقویت پادی اور معتبر اور صحیح ہو اور عمل کرنا چاہیے چنانچہ ایسے
 ہی محل میں فقہار دین پناہ لکھ دیتی ہیں ہو لیس ہو الاصح ہو الاشبهہ بلفظی علیہ
 الفتوی ہو المختار وغیرہ اور بعضے روایت میں ظاہر میں اختلاف معلوم ہوتا ہے
 حقیقت میں نہیں ہوتا مگر خور کر نیے حل اختلاف ہو جاتا ہے چنانچہ حل اختلاف و جو
 کتاب لا نوار کا عقد مجید سے معلوم ہو گا اسی بحث میں انشاء اللہ تعالیٰ **قولہم** کتاب

۶۶

۶۶
 این کتاب را در سال ۱۲۸۵ خورشیدی
 در شهر تهران در روز ۱۵ خرداد
 در کتابخانه شخصی من
 ثبت گردید
 در روز ۱۵ خرداد ۱۲۸۵
 در شهر تهران
 در کتابخانه شخصی من
 ثبت گردید

۶۶

امام محمد بن عبد السلام کے لائق الناس لم یزلوا سے فلک یسا لون
 من الفتن من العلماء من غیر تنقید مذہب ملا انکار سے احد من الماسکین الخ
 اور اسی میں ہے مذہب الیہ ابن خزمہ حیث قال الفکیہ قدیم انما تم فہم
 و ضرب من الاجتہاد و لو فی مسئلہ واحدہ و من ظہر علیہ خبرا ینا الی الخ
 و علیہ وسلم امر بکذا و ہی عن کذا و اذ لیس مبنو الخ و من یحون عاصیا و
 از قبلا من الضمیر و عینہ بری از متبع من مثلاً الخ و ان ما قال ہو الصواب
 و اخر نے قلبہ ان لا یرک تقلید و ان ظہر الدلیل سے خلافہ الخ و من
 ان یستقل لکن مثلاً ضعیفا و بالکس و لا یجوز ان یتبدلی بکسے باور
 مثلاً فان ہذا مخالف اجماع القرون الاولی و ناقض الصحاح
 و النابغین الخ و اسی میں ہے و لا فرق بین ان یستقل ہذا و ایما او
 یستقل ہذا حیثاً و ہذا حیثاً اور تقریر شرح تحریر میں ہے و لا التزام
 بحدیثی بلزم الوفا و معتزم میں ہے و لا التزام بالمالم یقہد ثم ما من
 الشرع کان بمنزلة التزام کذا لعل ان من غیر ان یكون لہ علیہ فی الخ
 و ہوا اصح فرمایا قاضی ثناء اللہ رحمہ نے بیچ رسالہ اصول فقہ کے
 کہ حسب فرمایش جناب سرزا جاسخا مان صاحب قدس برہ کی فقہ
 کا ہے کسیک لازم گرد و برخود مذہبے معین مثل مذہب ابی حنیفہ رحمہ
 بعضے گویند کہ جائز نیست انرا تقلید دیگر سے و بعضے گویند و رسالہ
 کہ موافق فتویٰ ابی حنیفہ رحمہ صان علی کردہ ہست تقلید و بجز سے جائز
 و ممانعہ علی کردہ ہست ہر کما خواہد تقلید نماید و کسیک برخود مذہب
 لازم مگر فقہ ہست بر تمام اقوالی مذکورہ وی را جائز ہست کہ تقلید
 خواہد بکنند لکن بعضے انان کہ در بعضے مسائل تقلید ابی حنیفہ رحمہ را

امام محمد بن عبد السلام کے لائق الناس لم یزلوا سے فلک یسا لون
 من الفتن من العلماء من غیر تنقید مذہب ملا انکار سے احد من الماسکین الخ
 اور اسی میں ہے مذہب الیہ ابن خزمہ حیث قال الفکیہ قدیم انما تم فہم
 و ضرب من الاجتہاد و لو فی مسئلہ واحدہ و من ظہر علیہ خبرا ینا الی الخ
 و علیہ وسلم امر بکذا و ہی عن کذا و اذ لیس مبنو الخ و من یحون عاصیا و
 از قبلا من الضمیر و عینہ بری از متبع من مثلاً الخ و ان ما قال ہو الصواب
 و اخر نے قلبہ ان لا یرک تقلید و ان ظہر الدلیل سے خلافہ الخ و من
 ان یستقل لکن مثلاً ضعیفا و بالکس و لا یجوز ان یتبدلی بکسے باور
 مثلاً فان ہذا مخالف اجماع القرون الاولی و ناقض الصحاح
 و النابغین الخ و اسی میں ہے و لا فرق بین ان یستقل ہذا و ایما او
 یستقل ہذا حیثاً و ہذا حیثاً اور تقریر شرح تحریر میں ہے و لا التزام
 بحدیثی بلزم الوفا و معتزم میں ہے و لا التزام بالمالم یقہد ثم ما من
 الشرع کان بمنزلة التزام کذا لعل ان من غیر ان یكون لہ علیہ فی الخ
 و ہوا اصح فرمایا قاضی ثناء اللہ رحمہ نے بیچ رسالہ اصول فقہ کے
 کہ حسب فرمایش جناب سرزا جاسخا مان صاحب قدس برہ کی فقہ
 کا ہے کسیک لازم گرد و برخود مذہبے معین مثل مذہب ابی حنیفہ رحمہ
 بعضے گویند کہ جائز نیست انرا تقلید دیگر سے و بعضے گویند و رسالہ
 کہ موافق فتویٰ ابی حنیفہ رحمہ صان علی کردہ ہست تقلید و بجز سے جائز
 و ممانعہ علی کردہ ہست ہر کما خواہد تقلید نماید و کسیک برخود مذہب
 لازم مگر فقہ ہست بر تمام اقوالی مذکورہ وی را جائز ہست کہ تقلید
 خواہد بکنند لکن بعضے انان کہ در بعضے مسائل تقلید ابی حنیفہ رحمہ را

امام محمد بن عبد السلام کے لائق الناس لم یزلوا سے فلک یسا لون
 من الفتن من العلماء من غیر تنقید مذہب ملا انکار سے احد من الماسکین الخ
 اور اسی میں ہے مذہب الیہ ابن خزمہ حیث قال الفکیہ قدیم انما تم فہم
 و ضرب من الاجتہاد و لو فی مسئلہ واحدہ و من ظہر علیہ خبرا ینا الی الخ
 و علیہ وسلم امر بکذا و ہی عن کذا و اذ لیس مبنو الخ و من یحون عاصیا و
 از قبلا من الضمیر و عینہ بری از متبع من مثلاً الخ و ان ما قال ہو الصواب
 و اخر نے قلبہ ان لا یرک تقلید و ان ظہر الدلیل سے خلافہ الخ و من
 ان یستقل لکن مثلاً ضعیفا و بالکس و لا یجوز ان یتبدلی بکسے باور
 مثلاً فان ہذا مخالف اجماع القرون الاولی و ناقض الصحاح
 و النابغین الخ و اسی میں ہے و لا فرق بین ان یستقل ہذا و ایما او
 یستقل ہذا حیثاً و ہذا حیثاً اور تقریر شرح تحریر میں ہے و لا التزام
 بحدیثی بلزم الوفا و معتزم میں ہے و لا التزام بالمالم یقہد ثم ما من
 الشرع کان بمنزلة التزام کذا لعل ان من غیر ان یكون لہ علیہ فی الخ
 و ہوا اصح فرمایا قاضی ثناء اللہ رحمہ نے بیچ رسالہ اصول فقہ کے
 کہ حسب فرمایش جناب سرزا جاسخا مان صاحب قدس برہ کی فقہ
 کا ہے کسیک لازم گرد و برخود مذہبے معین مثل مذہب ابی حنیفہ رحمہ
 بعضے گویند کہ جائز نیست انرا تقلید دیگر سے و بعضے گویند و رسالہ
 کہ موافق فتویٰ ابی حنیفہ رحمہ صان علی کردہ ہست تقلید و بجز سے جائز
 و ممانعہ علی کردہ ہست ہر کما خواہد تقلید نماید و کسیک برخود مذہب
 لازم مگر فقہ ہست بر تمام اقوالی مذکورہ وی را جائز ہست کہ تقلید
 خواہد بکنند لکن بعضے انان کہ در بعضے مسائل تقلید ابی حنیفہ رحمہ را

اور تفصیل اور وجہ اسکی بیان ہوگی یہی تا سید مسئلہ کے انشاء اللہ تعالیٰ
 قولہم ہماری مشائخ نے کہا ان مذہبنا صواب یحتمل الخطا و مذہب غیرنا
 خطا و یحتمل الصواب جواب خطا وی میں ہے صفحہ ۷۴ ہم والمراد ان
 مذہب الیہ اما منا صواب عندہ مع احتمال الخطا و از کل مجتہد بصیبت قد
 یحتمل فی نفس الامر و اما بالنظر الیہا فکل واحد من الاربعہ مصیب فی اجہاد
 فکل مقلد یقول ہذہ العبارة لرسول من مذہبہ لسان امامہ الذی
 قدہ و لیس لمراد نہ یکلف کل مقلد اعتقاد خطا و مجتہد الآخر الذی
 لم یقلدہ لے ان قال فیقلدہ فی اہل فقط قولہم حموی میں ہے و فی
 الفترہ قالوا ان المتقل من مذہب الی مذہب اجہاد و اور بران ائمہ یوجب
 التفریق فیلا بران واجہاد و اولی جواب فتح القدیر میں ہے و فی
 ان مثل ہذہ یعنی التشدیعات لے ذکرنا قالوا ان المتقل من مذہب الی
 مذہب اجہاد و بران ائمہ یوجب التفریق فیلا بران واجہاد و اولی
 و لا بد ان یراہذا الاجہاد و معنی التحرر و حکیم القلب لان العامی
 لیس لاجہاد و فکالک التشدیعات الزامات منہ لے من المشائخ
 کلف الناس من متبع الرخص والاخذ العامی فی مکمل مسئلہ بقول مجتہد
 کیون قولہ اخف علیہ و اما لا ادری ما یمنع ہذا من اہل و لیس کلون
 الانسان یتبع ما ہوا خف علی نفسه من قول مجتہد یسوغ لاجہاد و اما
 علمت من الشرح ذمہ علیہا کذا فی المعیار نقلہ عن حسن الشرنبلالی اور
 آخر ایک فتوہ عقد مجید میں اسی طرح فتح القدیر سے نقل کر کے یہ بھی
 لکھا ہے بعد لفظ اجہاد کے ثم حقیقۃ الانتقال انما تحقق فی حکم مسئلہ
 خاصہ فہذہ و عمل بہ اور آخر میں یہ لکھا ہے و کان صلی اللہ علیہ و آلہ

اور یہی تا سید مسئلہ کے انشاء اللہ تعالیٰ
 قولہم ہماری مشائخ نے کہا ان مذہبنا صواب یحتمل الخطا و مذہب غیرنا
 خطا و یحتمل الصواب جواب خطا وی میں ہے صفحہ ۷۴ ہم والمراد ان
 مذہب الیہ اما منا صواب عندہ مع احتمال الخطا و از کل مجتہد بصیبت قد
 یحتمل فی نفس الامر و اما بالنظر الیہا فکل واحد من الاربعہ مصیب فی اجہاد
 فکل مقلد یقول ہذہ العبارة لرسول من مذہبہ لسان امامہ الذی
 قدہ و لیس لمراد نہ یکلف کل مقلد اعتقاد خطا و مجتہد الآخر الذی
 لم یقلدہ لے ان قال فیقلدہ فی اہل فقط قولہم حموی میں ہے و فی
 الفترہ قالوا ان المتقل من مذہب الی مذہب اجہاد و اور بران ائمہ یوجب
 التفریق فیلا بران واجہاد و اولی جواب فتح القدیر میں ہے و فی
 ان مثل ہذہ یعنی التشدیعات لے ذکرنا قالوا ان المتقل من مذہب الی
 مذہب اجہاد و بران ائمہ یوجب التفریق فیلا بران واجہاد و اولی
 و لا بد ان یراہذا الاجہاد و معنی التحرر و حکیم القلب لان العامی
 لیس لاجہاد و فکالک التشدیعات الزامات منہ لے من المشائخ
 کلف الناس من متبع الرخص والاخذ العامی فی مکمل مسئلہ بقول مجتہد
 کیون قولہ اخف علیہ و اما لا ادری ما یمنع ہذا من اہل و لیس کلون
 الانسان یتبع ما ہوا خف علی نفسه من قول مجتہد یسوغ لاجہاد و اما
 علمت من الشرح ذمہ علیہا کذا فی المعیار نقلہ عن حسن الشرنبلالی اور
 آخر ایک فتوہ عقد مجید میں اسی طرح فتح القدیر سے نقل کر کے یہ بھی
 لکھا ہے بعد لفظ اجہاد کے ثم حقیقۃ الانتقال انما تحقق فی حکم مسئلہ
 خاصہ فہذہ و عمل بہ اور آخر میں یہ لکھا ہے و کان صلی اللہ علیہ و آلہ

[illegible]

۱۔ جو راستہ معتبر الکذا فی العیار اور کچھ اسکا جواب دیکھی بیچ تائید
 جواب مسئلہ کے اور شرح مسلم میں ہے قتل نعم بحسب الاستمرار آخر وقت
 بحسب الاستمرار ولیم الانتقال منها هو حق الذی شیخ ان یؤمن ولیند
 بہ لکن یخبر ان لا یكون الانتقال للکب فان الکب خرم فی التذنب
 کان اور غیرہ اولاً واجب الا اذا وجب الصدق لے ویکم لم ولم یجیب
 علی احد ان یذهب بذهب رجل من الایمة فایجابہ تشریع جدید کذا
 فی العیار قولہم رسائل فریضہ میں ہے فوجیب علی مقلد ایحینفہ
 ان یعمل بقولہ لما نقل العلامة قاسم فی تصحیحہ عن جمیع الاصولین ان
 لا یصح الرجوع عن التقليد بعد العمل بالاتفاق جو اب یہ واجب
 حاصل وسئلہ میں ہے جسپر حضرت ابو حنیفہ رض کی تقلید سے
 عمل کر چکا چنانچہ اسے عبارت سی معلوم ہوتا ہے اور دایسے ضرورت
 کی تقلید سے رجوع کرنا بعد عمل کے یہ ہے جائز کیا ہے چنانچہ بیان
 ہو گا۔ بیچ تائید مسئلہ کے اشارہ اللہ تعالیٰ اور عبارت عالمگیری اور
 شرح مفر السعادت سی ایک طرح کا رجوع کرنا بعد تقلید کے بیشتر
 ہے جائز معلوم ہوتا ہے اور سی قول حضرت ایحینفہ اور صاحبین
 کا ہے چنانچہ بیان ہو چکا قولہم عالمگیری میں ہے ہذا کلام فی نقل
 المجتہد واما المقلد فانما ولاہ الحکم بذهب ابی حنیفہ مثلاً فلا یکن الخافئہ
 ۲۔ کیون معزولاً بالنسبہ لے فلک حکم جو اب اس سے واجب
 ہونا تقلید شخصہ کا نہیں نکلتا بلکہ معزول کہونا قاضی کا حکم خاص میں
 بسبب مخالفت ولایت خاصہ کے ہے کہ اسکو حکم سلطان تھا وعلی
 قضا کے بموجب مذہب ایحینفہ کے اور اس کی حکم نکا یا اسکی

مجلس شورای اسلامی

غیر ہائی اولی وقت البصر والعشاور فی جواز المزاحمة وکبھم متخوئہ ویکبر
 لا یحتاج الی ابرار العقول اور فقہاء اور حجة الاحکام سے منقول ہے کہ اکثر
 عوام کو انسان پہلے یہ بتی دے اور اگر اوام مالک کے قول پر فتویٰ دے
 تو جائز نہ ہو اور بعد از ان میں ہے عادی قدسی ہے کہ صحیح تر یہی ہے
 کہ فتویٰ جو بی بین اعتباری قرۃ دلیل کا قولہم کہا ہے بن متین ہے
 البتہ اگر بت مندی قرار بت حمزہ والفقہ فقہ اجمیئہ دلیل نہا اور کلام
 جواب اگر ان قول کہ ہے یہ میں کہ بعض قرار بت حمزہ اور بعض
 اجمیئہ ہے صحیح ہے تو جو جہاں قول کے قیامہ جنس کہ ہاوی اور جہاں
 اور اصل ہند کے معمول ہے اور سوائی ان اور قرار بت معتبر اور نہیں
 شافعی رہ اور مالک اور احمد جنس نہ کہ منقول جہود اہل سنت کے ہیں
 باطل نہیں بلکہ اور عقلا احمد میں ہے وادعہ لا خلاف لایستہ فی التسویب
 المجتہدین فیما خیر فیہ لیساء اور اجابا کالمراتب المسج وصیغ اللام حجة والوزر
 بیج وفتح ویا جدی عشرہ قحون لہم میں معلوم ہوا کہ فقہ اور حنفیہ کے
 معمول اور عقلا اور معمول ہی قدیم و جدیداً جواب میں کتب و حنفیہ
 اور شافعی وغیرہ کی منقول اور مختار اور معمول میں ہی قدیم و جدیداً
 قولہم فرمایا امام عبد الوہاب مالکی نے کیا کان مذہب اجمیئہ اول لکھا
 المدونہ کہ مالک آخر المذہب انفرادیہ قال اہل الکشف جواب
 جب کہ سوائی یک مذہب کے کوئی مذہب باقی نہ رہا اور وقت تقدیر
 حسین اور سی مذہب کی واجب ہوگی کہ فقہ قولہم قولہم قرار فی
 العقد الاجماع علی ان من اہل قبلہ ان یقلد من شارہن العلماء من غیر تکلیف
 اسکی منہی یہ میں کہ العقد الاجماع علی من دخل فی الاسلام قولہ ان یقلد

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

من مشار واحد من الائمة البارحة من غير غير جواب اعلی معنی بقیا من
 قولی سے کہ یہاں نقل نہیں ہوا انہی معلوم ہوتی ہیں کہ جس سلسلہ میں جن نام
 کی نقل کیا جاتی ہے ان میں سے کسی اور ذریعہ بقیہ قول یہ بھی واضح اصحاب علی بن
 اسحاق ابابکر عمر امیر بنی امیہ بن قیس بن ابی شیبہ ابی ہریرہ و معاویہ بن جبل
 و غیرہ ہاں نقل بقولہم بلا تکثیر قولہم عند احمد بن حنبل سے ثابت تا کیذا الاخذ ہندہ
 الحمد للہ باب الاربعۃ و التصدیق فی ترکہا اعلم ان فی الاخذ ہندہ الحمد للہ باب الاربعۃ
 مصطلحہ خطیہ فی الاعراض عنہا مفردہ کثیرہ جواب اس عبارت علی
 نقلہ شخصی بطور وجوب کی سیطرہ ثابت نہیں ہوتی بلکہ ظاہر میں تاکید
 جاریہ فی مذہب پر عمل کر کے ہے نہ ایک معین پر اور نیک جو کہ فی ان
 جاریہ میں ہاں نقل محرف ہو جاویں موجب ہندہ کا ہی قولہم عند احمد
 بن حنبل سے محال فی الاحتیاط لورای الشافعی شافعیہ مذہب النبی کریم
 بلا ذلی و الطیارہ فان غیر لان علی کل مقلد اقل مقلدہ و بعضی المقلدین
 دیو راہی احتیاطی تحقیقا باطل الذنب قلہ ان یقول اما ان تصدق الشافعی
 اولی بالاجماع و اما ان ترک ہندہ لستہ جواب وہ تمام عبارت سے
 قائل ہندہ استعمل رجل شافعی الاختلاف بین عبارتی الا انوار فاجبتہ بالکل
 الاختلاف فی کتاب الفقہاء من کتاب الا انوار ما حاصلہ او وقت ہندہ لکھا
 جازہ المقلدان یقول من مذہب لی مذہب آخر و کذا لو قلہ تصدق فی بعض
 المسائل و اخذ فی البعض الاخر سے اختار من ان مذہب الامور کثیری
 اذا افترض و اراد ان یاخذ بالشافعی رحمہ لکھا یضار او الشافعی من غیر
 او امرأۃ و اراد ان یاخذ بالحنفی لکھا یضار و غیر ذلک من المسائل جاریہ
 حاصل کلام صاحب الا انوار فی کتاب القضاء و قال فی باب الاحتیاط

(Marginalia in Urdu script, including commentary and additional text, written in various directions around the main text block.)

راہ و دوسری ازین صراحت اختیار نمود و ہر ایک دیگر حق و دوسری دیگر گرفتار و
ویا دہ باشند و کارخانہ عمل زرابط و ضبط میردن انگلندن دارمصلحت میردن
افتادہ است جواب بہ صرف قیاس حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے
اس قول سے واجب ہوتا ہے تقلید معین کا نہیں ثابت ہوتا اور تحصیل التوفیق
میں شیخ نے واجب ہونے کی تقلید معین کو یوں فرمایا و ہذا القول اقرب الی
الاضفاف اور یہی بہا طریق مقدمین اور اکثر متاخرین کا چنانچہ بیان ہو چکا
قولہم اگر واجب تکمیل ابتداء مذہب واحد کی تو سوای مسئلہ اجماعیہ کے
کوئی شخص مکلف نہ ہوگا نہ حلت میں نہ حرمت میں اور کارخانہ دین کی برہم
دہم ہو جائیگا جواب مکلف رہیگا حلت میں یہ اور حرمت میں بھی
مسئلہ نفسی قطعے کا لینے جو کہ قرآن شریف اور حدیث متواتر سے ثابت ہو چکا
ساتھ تہ دلیل طبعیہ اور اطیعوا الرسول اور دوسری آیات کی کہ اس کا نتیجہ
فار دہمین اور مکلف رہیگا مسئلہ نفسی ظنی کا لینے جو کہ حدیث شریف سے
ثابت ہو چکا ساتھ تہ دلیل اسی آیت کریمہ اور دوسری آیات کی کہ نسبت
میں وارد ہیں اور مکلف رہیگا مسئلہ اجماعی کا لینے جس پر اتفاق مجتہدوں کا
ہوا ایک زمانہ میں ساتھ تہ دلیل اس کی یہ کریمہ کے ومن یشاقق الرسول
من بعد ما تبین لہ الہدی وشیع غیر سبیل المومنین الا یہ اور مکلف رہیگا مسئلہ
قیاسی اجتہادی کا لینے جو کہ مجتہدوں کی ساتھ تہ قیاس صحیح کے قرآن
اور حدیث سے مستنبط کیا ہوں واجب ہونے کی تقلید معین مذہب واحد کی
ساتھ تہ دلیل اس کی یہ کریمہ کے فاسئلواہل الذکر ان کنتم لا تعلمون اور ہر
درہم نہیں ہوئیگا کارخانہ دین کا در صورتیکہ مکلف کی نیت خیریت
اور اس کو سچا لانا حکم حق تعالی کا منظور ہو اور برہم درہم ہو جائیگا اور

دین کا درجہ اور تہذیب کے نیت نامہ اور اوسکو منظور ہوا اتباع ہوا ای لغز
 یا حق تھے گئے اور کہے اور زمانہ غیر القرون میں اتباع مذہب واحد کا
 بطور وجہ کے مروج نہ تھا تو وہ سب کی سب تائید واجب نہ تھی اور جس
 کام کو اوہنوں نے واجب نہیں جانا اور نہ کسی آیت اور حدیث سے اسکا
 واجب ہونا معلوم ہوتا ہے تو گذارش خدمت یہ ہے کہ آپ اپنی جہاں
 سے اور کلام کو واجب نظر ایسے چنانچہ فرمایا چارویں اصولیوں میں جو
 علیہم السلام واجب ما اوجبه اللہ تعالیٰ ولم یوجب علی احد ان تجزئ سبب
 بجز سبب کچھ فرمایا حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ فی عقد السجدہ میں واللہ اعلم بالصواب
 الامام غزالی بن عبد السلام ولقد اظہر من قلم ما اجمعوا علی وجوبہ
 واجتنب ما اجمعوا علی تحریمہ واستباح ما اجمعوا علی اباحۃ وفعل ما اجمعوا علی
 احتبابہ واعتنب ما اجمعوا علی کراهیۃ ومن اخذ بما اختلفوا فیہ فہو حالان حال
 ہا ان کیون الحکم فیہ مما ینقض الحکم بہ فہذا لا سیل لیس التعلیل فیہ لای
 خطار محض احکم فیہ بالمتفضل لا لکونہ خطار بعد امتن النفس الشریعہ وما قد
 ورعایۃ مکہ الثانیۃ ان کیون مما لا ینقض الحکم بہ فلا باس بفعلہ ولا تبرک
 اذا قلہ فی بعض العلماء لان الناس لم یزالوا علی ذلک یا کون من یفتی
 من العلماء من یحیر فقید مذہب ولا انکار علی احد من السامعین الی ان
 ظہرت ہذہ المذہب وشعبوا من یقلدین فان احدہم متبع المذہب مع بعد
 مذہبہ عن الاولیۃ مقلدہ فیما قال فکانہ بنی ارسل الیہ وبذا نامی عن
 ولید عن الصواب لا یرضی بہ احد من اولی الالباب قولہم فرمایا مشاہد
 ولی اللہ صاحب فیوض البحرین میں عرفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وسلم ان فی المذہبیا کھفے طریقۃ انیقۃ ہی اوفی الطرق بالنسبۃ المعروفۃ

التي جمعت ونسجت في زمان جواب انك اليه معني من من كمال
نظامي متقدمين اور متاخرين مذيب حنفى كے طريقه انيقه هي بلکہ لفظ في
سي يهي معني مفهوم سوتى مين كہ سچ مذيب حنفى كے ایک طريقه انيقه ملو
تر ہے اور طريقوں سے ساتھ سنت کی سوجھنے علماء نے یوں سمجھا
کہ وہ طريقہ بہہ ہے کہ وقت اختلاف مسئلہ کے قوی دیا جاویں جو
قوة دليل کے اور اوسى قیامین کا بنوید ہے قول حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ
تعالی عنہ کا ان کو اتھو لی خبر رسولی بعد صلعم اور رسالہ اعلام نامہ میں اس
قول کو یوں نقل کیا ہے ان فی المذنب الخلف طریقہ انیقہ اوفی
الطرق بالنسبة المعروفة الفہم جمعت ونسجت فی زمان البخاری صحاح
المتنہ اور اسطر ج کی اشارتین اور کتابوں حق میں ہی آئی ہیں چنانچہ
مولانا قطب الدین خاں صاحب سلسلہ الدقائق لکھتے ہیں منظر حق میں اور
بہت لوگوں نے جواب میں دیکھا کہ حضرت علیؑ علیہ وسلم نے اس
کتاب کو اپنے طرف نسبت کیا اور محمد بن احمد مروزی درمیان میں
اور تمام ائمہ میں سے کسی نے نہ کیا تھا حضرت صلعم کی توائف میں دیکھا فرمائی ہیں
کہ ابی ایوبؓ نے کتاب تک تو کتاب ثانی کا اور میں کہیں کسی کتاب کا
دور میں کیوں نہیں کہتا آخر یہ دوسری اور عرض کیا یا رسول اللہ میں
تہارزی زبان ہوا تہارزی کتاب کو کہنے سے فرمایا کہ جامع محمد بن
احمد علیؑ اور امام الحرمین سے بھی اسطر ج کا جواب نقل ہے اور مولانا
احمد علیؑ مدظلہ نے لکھا ہے قال الفریری رایت محمد بن اسمعيل البخاری
فی الزوم خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
نشی کل ما رفع قد وضع البخاری قد کہ فی ذلک الموضع قولہ

[illegible]

ثابت ہوا ساتھ کتاب و سنت اور اجماع اور عقل کے کہ مجتہد کی
 سبب ہوتا ہے کہی مخطیے ہیں جب کہ ثابت ہوا یہ امر سادہ و
 مذکورہ کے تو واجب ہوا مقلد پر کہ اختیار کرے اتباع اور تقلید
 راجح اور کامل کے تاکہ نہ پڑی جہ اتباع کثیر انظار کے عدا اور قصد الیس
 جب کہ اختیار کیا مذہب امام راجح کامل کا تو بہر واجب ہی اور سپرد امام
 اور استمرار تاکہ نہ پڑی جہ اتباع کثیر مخطیہ کے عدا اور قصد اور یہی ہی
 قول علماء اہل سنت کا جواب پس جب کہ ثابت ہوا مجتہد کا کسے
 وقت میں مخطی ہونا تو معلوم ہوا کہ ہر مجتہد ہر مسئلہ میں ہر وقت مصیب
 نہیں اور ہر مجتہد ہر مسئلہ میں ہر وقت مخطی نہیں اور یہ بات ہی ظاہر
 ہے کہ ہر مقلد کو یہہ ملکہ نہیں ہے کہ معلوم کری کہ فلاں مجتہد فلاں مسئلہ
 میں مخطی اور فلاں مجتہد فلاں مسئلہ میں مصیب اور فلاں مجتہد بہت مسائل
 میں مخطی ہے اور فلاں مجتہد بہت مسائل میں مصیب ہے اور فلاں مجتہد
 راجح اور کامل اور فلاں مجتہد مرجوح اور ناقص ہے اور سبب علے
 مقلدوں کے الدجاشانی فرمایا ہے فاسکوا اہل الذکر ان کثر لا یفلحون
 اور اس میں تخصیص کے مجتہد کی نہیں فرمائی بلکہ حکم عام سے خارج ثابت
 ہو چکا اسی بحث میں اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص کیے شخصیں
 کے اتباع کا حکم نہیں دیا بلکہ عام فرمایا ہے یا اے علیہ واصحابی اور اجماع
 صحابہ اور تابعین اسی بات پر ہوا کہ اتباع خاص کیسا اور وقت میں
 تنہا چنانچہ کتب اصول سے بیان ہو چکا اور عقل سے اسی بات کا د
 اقتضا کرتی ہے کہ ایسا ایک فرد کامل کہ حاصل دوسری کے اتباع معین
 لازم ہو بہر کسی پر سو اسی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی نہیں ایسا رہتا

ساتھ کتاب اور سنت اور اجماع اور عقل کے تقلید شخصی واجب نہیں ہے
 اور مسلمانوں کو پہنچتا ہی حسب اتفاق اور حسب ضرورت عالم دینداری
 مسئلہ پوچھیں اور ہر مذہب کی روایت معتبر حاصل کریں قولہم بدون
 تقلید مذہب ایک امام کی بنی ہی نہیں جواب جہان دوسری مذہب
 کتاب نہ ہو تو سوای تقلید ایک مذہب کی نہیں بنی چنانچہ تائید سکہ اول
 میں بیان ہو چکا اور جبکہ روایات صحیحہ اور مذہبوں کی اور احادیث
 صحیحہ موجود ہوں تو بنیاتی ہی قولہم مولوی نذیر حسین صاحب نے کہا
 کہ جو شخص کہ مذہب خاص کی پیروی کو بدعت اور ضلالت کہتا ہی وہ
 مردود اور گمراہ ہی پس یہہ فتویٰ نص صریح ہی اسباب میں کہ تقلید
 مذہب خاص کی سنت اور ہدایت ہی اور اشارہ ہی اس پر کہ خیر القرون
 میں ہی جاری ہی جواب جو کام کہ بدعت اور ضلالت نہیں یہہ ہی
 لازم نہیں کہ ضرور سنت اور ہدایت ہو اور خیر القرون میں ہی جاری
 ہو بہت کام مباح ہیں کہ نہ سنت ہیں نہ ہدایت نہ بدعت نہ ضلالت اور
 اور نہ خیر القرون سی منقول ہیں جیسے بعضے ترکاریوں کا کھانا اور
 ساگو دانا اور چونا کھانا لگا کر پان چانا وغیرہ اور بعضی قسم کی کپڑی
 پہنا کہ قرون ثلاثہ سی منقول نہیں ہیں اور مولوی نذیر حسین صاحب
 کی نزدیک تقلید مذہب معین واحد کی جائز ہی نہ حرام اور نہ واجب
 قولہم کہا ابو عصہ نوخری کہ محصر امام مالک ہی رائت الناس قد اخرجوا
 عن القرآن وخلقوا بفقہ اجیئفہ ومغازی ابن ہماق فوضعتہا حبسہ اور
 بر ظاہر ہی کہ یہہ لوگ تابعی اور تبع تابعی اور انکی بعد کی ہی جو ابو
 مشتعل ہونا فقہ ابو حنیفہ رضی کی ساتھ برا نہیں اور ہم لوگ ہی مشتعل ہیں فقہ ابو

کہ یہہ چنانچہ جو کہ ایک
 مسئلہ میں روایت کی قرار
 کی اور مشغول ہوئی فقہ

ابو حنیفہ بن ابی حنیفہ بن
 ہماق کی میں مذہب میں
 حنین تسمیہ لہ ۱۱۲

کی سادہ اور مولوی تذیر حسین صاحب کی اکثر فتویٰ اسی فقہ سے ہیں
 ہوتی ہیں اور بہت بزرگان دین اس فقہ سے مشغول رہے لیکن یہ
 فراموشی کہ یہ سلسلہ کہاں سے نکلا کہ جو کوئی فقہ حنفی سے مشغول ہو اور کو
 دوسری امام کی فقہ سے کوئی مسئلہ اخذ کرنا درست نہیں ہم آپ سے
 فقط تقلید معین کی واجب ہونی پر دلیل مانگتی ہیں نہ جائز ہونی پر اور
 ابوجہم کہ حدیثوں کی وضع کرنوالا ہی اور ایک قوم جنہوں نے قرآن سے
 اعتراض کیا تھا ایسوں کی قول اور فعل کا اعتبار نہیں ہوتا اور ان
 کو گونا گونا گویا ہونا جس کتاب معتبر ہی معلوم کیا ہو بیان فرمائیے تو انہیں
 کہا جی بن معین نے کہ میں نے پایا لوگوں کو فقہ حنفی پر اور بھی بن معین
 سے حضرت امام احمد کا اور پڑھا ہے کہ یہ لوگ منہج تابعی ہیں جو آپ
 اسکا اس ہی پہلی سوال کی جواب سے صحیح سمجھی اور جس قوم میں جبرل نام
 کی فقہ شائع ہو گئی اسی پر عمل کرنی لگی اس سے واجب ہونا تقلید معین
 مذہب واحد کا ثابت نہیں ہوتا یہ عمل مد آمد ہی اجماع نہیں ہے ۱۶
 تو انہیں شاہ عبدالعزیز صاحب نے فرمایا بیان الحدیث میں کہ انداز
 کی لوگ اول حضرت امام اوزاعی کی مذہب پر تھے پہر حضرت امام
 مالک کی بزرگی اور وسعت علم دریافت کر کے تعلیم اور تقلید انکی
 انکی دلوں میں راسخ ہو گئی پس یہ قول شاہ صاحب کا نص صریح
 ہے اس بات میں کہ انہوں نے امام مالک کو اول اور بڑا عالم جانے
 انکی تقلید اختیار کی جو اب یہ قول شاہ صاحب کا نص صریح ہے
 اس باب میں کہ مسائل میں ایک امام کی تقلید کر کے اسکو چھوڑ دینا اور
 دوسری امام کی مسائل پر عمل کرنا درست ہی اور عدم وجوب تقلید معین

بہت کچھ بیان ہو چکا ہے تو لکھم بستان لحد ثین میں ہی مختصر طحاوی دلا
 کر رہا ہے اس پر کہ طحاوی مجتہد منسوب کیا محض تقلید تھا کیونکہ اس میں مختصر میں
 اول چیزوں کو اختیار کیا ہے کہ مخالفت مذہب ابو حنیفہ کی ہیں پس یہ
 کلام شاہ صاحب کا نص صریح ہے اس میں کہ تقلید مذہب خاص کی
 واجب ہے غیر مجتہد پر چوں کہ یہ کلام ہرگز نص صریح نہیں وجوب تقلید
 معین پر بلکہ اس سے اتنا ہی مفہوم ہوتا ہے کہ جیسی کہ عادت ہے بعضی تقلید
 متاخرین کی کہ سو اسی ایک مذہب کی اور قولوں کو اختیار نہیں کرتے
 طحاوی نے یہ کام نہیں کیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ طحاوی خود مجتہد تھا
 اور حضرت شاہ صاحب بستان میں فرمائی ہیں حالی آخر صدی دوم کا
 حالانکہ زمان تقلید بیک مذہب رائج نبود نہ در عوام نہ در خواص
 اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب الدما جاد اوستاد اور مرشد شاہ
 صاحب فرمائی ہیں کہ یضع کلمہا علی القبول بجملة وشیع ماوافق صریح
 المستند و معروفہا چنانچہ بیان ہو گا پس یہ قول شاہ عبدالغفر صاحب
 کا اور شاہ ولی اللہ صاحب اور سوای اس کی اور قول شاہ ولی اللہ
 کی اور صاحبان اصول کے کہ بیان ہو چکی اور طریقہ متقدمین کا بلکہ
 زمانہ صحابہ کرام و کاتبہ سب کچھ نص صریح ہے اس میں کہ تقلید معین
 مذہب واحد کی واجب نہیں ہے بلکہ شاہ صاحب تو تفسیر غفری میں ایسا
 حکمتہ میں تحت میں قول اللہ تعالیٰ کی وان ہم الا یطون ذریا کہ بر عالم
 فرض است کہ موافق علم خود عمل نماید وازدروغ گفتن و تحریف کتاب
 کردن احتراز کند و بر عالمی فرض است کہ بر تقلید و طعن اکتفا نکند بلکہ تحصیل
 یقین یا قصد نماید اور تحت میں اس قول کی ضم کلمہ عمی فہم لا یعقول و درین

وشارہ است بالبطال تقلید بطریق اول آنکہ از تقلید باید پرسید کہ ہر کرا تقلید
یکینی نزد تو تحقق است یا نہ اگر محقق بودن اورائی شناسی پس با وجود حق
مطل بودن او چرا اورا تقلید میکنی و اگر محقق بودن اورائی شناسی پس
کہ ام دلیل می شناسی اگر تقلید دیگری شناسی سخن دلمان خواهد رفت و تسلسل
لازم خواهد آمد و اگر بعقل سے شناسی پس آخرا چرا در معرفت حق صرف میکنی
و سار تقلید بر خود و گوارا میداری آنجا اب بہہ فرمائی کہ بہہ قول شاہ صاحب
کا نفس صریح کلمات پر ہی قول ہم تقلید مذہب خاص کی سنت اور بہت
ہوئی بالاتفاق اور مذہب لائے ہی کا مختلف فہ اور سنی علیہ فساد کا ہی
جواب تقلید مذہب خاص کی جایز ہی نہ سنت نہ واجب و تقلید
غیر معین معمول ہے زمانہ صحابہ کرام رض اور تابعین کا تو اس امر کو نہ
لاذہبی اور سنی علیہ فساد کا کہنا ہرگز مناسب نہیں اعلام نامہ میں
صفحہ ۲۰ قال شاہ ولی اللہ فی کتاب الاضاف و تلجید المذاتین نظر نہیں ہے
للمجہدین باجانبہم انہ سو بہہ ہی خاص طریقہ مخرجون کا تہانہ ہر خاص
اور عام کا اور مخرجون کو بسبب ضرورت خاص کے اوس زمانہ میں
امر واجب تھا چنانچہ اسکا بیان ہو چکا اور حجتہ العدا البالغہ میں ہی
اعلم ان الناس کا فواقیل المارة المراجعة غیر مجتہدین علی تقلید الخالص
مذہب واحد یعنی اور اوس میں ہی و بعد القرنین حدیث فہم سنی من التخرج
غیر ان اہل المارة المراجعة لم یکنوا مجتہدین علی تقلید الخالص علی مذہب
واحد قولہم مبتان لمحدثین میں ہی کہ یحیی بن یحیی اسچہ از امام مالک
شذیہ بود بموجب ان فتویٰ میداد و ہرگز بخلاف مذہب امام مالک
نشد انتہی جواب اسکی بعد یہہ ہی حالانکہ در ان زمان تقلید یک

اور وہ درود کو کہ ایک شخص
پاروں میں دیکھ کر
وہاں حاضر ہو کر
کے ساتھ صحت کی دولت
پیشہ آتی ہوگی اور
عید کے دن کی عید
اور وہ درود

قوم من ابناء فارس و کسی مین رجل من ابناء فارس و کسی مین فارس
 من ابناء فارس واقع ہی اویہم حدیثین بشارت مین بیچ حق ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ
 اور کہا عبداللہ بن مبارک لی لیس احد حق ان لقتدی بہ احد من اہل حنیفہ
 انہ اور فرمایا شافی فی من اراد الفقه فلیزم اصحاب لی حنیفہ اور فرمایا
 سب لوگ عیال مین ابو حنیفہ کی فقه مین اور فرمایا امام احمد حنبل سے
 صحیح حق ابو حنیفہ کی انہ کان من العلم والورع والزہد واثار الاخرة بجل لا
 یدرکہ احد انہ اور کہا طحاوی فی دہ خصال ان ابو حنیفہ من اعظم معجزات
 المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بعد القرآن انہ پس ثابت ہوا اس حدیث سی
 کہ ابو حنیفہ افضل علماء دین کی مین باعتبار کہ حق بجانب او کسی ہو گا کہ
 مختلفہ مین اویہم کہ ساری مذہب نگلی مین ابو حنیفہ کی مذہب سے اور
 یہ کہ ابو حنیفہ واجب الاتباع مین انتہی مختصراً جواب چشم ماروشن
 شعر احد ذکر نعمان لثان ذکرہ ہو الملک ما کبرۃ مینوجہ کے گردان
 ذکر نعمان ماکہ ذکر مشک تا راستہ جو تکرارش کنی سر دم جانی بود
 خوش یابیدہ انشاء اللہ عالی ہم ہی کچھ یہ ذکر خیر کرینگے چچہ نامیدہ شمس
 کی منہی تو یہاں حضرت امام کا تابعی ہونا بیان کیا ہم کہتے مین کہ ہماری
 امام اگر صحابی ہوتی تو ہم نہایت ہی خوش ہوتی لیکن یہ فرمائی کہ لفظ
 واجب الاتباع سی کیا مراد ہی اگر یہ ہی کہ وقت حاصل ہوتی مسلم سی
 مسلمان کے قرآن مجید یا حدیث شریف سی تقلید مجتہد کی واجب ہوتی ہو
 تو مسلم ہی لیکن ان معنوں کے بلالقیین ہر مجتہد واجب الاتباع ہونا ہو
 کچھ خصوصیت جناب ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی نہیں ہی اور اگر یہ مراد ہی کہ
 تمام امت مرحومہ پر محض اتباع حضرت ابو حنیفہ کا واجب ہے تو یہ دعویٰ

یہاں مذکور ہے کہ
 ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ
 کے اصحاب سے
 ۲۶
 کے اصحاب سے
 ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ
 کے اصحاب سے

منہج ہی کسی بزرگ کی تقریف میں غلو کرنا اور اپنی اجتہاد سی بات
نکالنا کہ برخلاف مذہب جمہور اہل سنت کی ہو ہرگز نجاسی حضرت سید
الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا ہے کہ میری تقریف میں حدیث
پر ہو جیسا کہ انصارانی افراط کریں یہ تقریف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے
اور یہ بات کہ حضرت امام ابو حنیفہ رضی ساری علما دین سے افضل ہیں
اور سرسند اختلافی ہیں اور ان کا قول حق اور سب خطا ہے اور سارے مذہب
اول کی مذہب سے نکلی ہیں اور ہر کسی پر اوہن کا اتباع واجب ہے
اس دعویٰ پر دلیل لانا نجاسی لفظ صحیح صریح سے یا اجماع امت سے نہ اپنی
اجتہاد سے اور نہ قول بی سند بعض صلحاسی کیونکہ مقتدی بسبب حسن ظن
اپنی کی اپنی مقتدا کو احق بالاتباع جانتا ہے لیکن اس کا قول اور کسی پر
حجت نہیں ہو سکتا اور اس قول پر نہیں ثابت ہوتا کہ بس وہی مقتدا
واجب الاتباع ہے اور اس طرح اور بزرگان دین نے بھی اور مقتداؤں
کی تقریف کی ہے چنانچہ فرمایا امام شہرانی نے کشف الغمہ میں ص ۱۳
والمذہب الواحد بلا شک لا یحتوی علی کل احادیث الشریعۃ الا ان قال
صاحبہ اذا صحیح الحدیث فہو مذہبی فیدخل فی مذہبہ کل حدیث استمدت
مجتہد من المجتہدین وقد ثبت عن الشافعی ذلک جمیع المذاہب علی مذہب
الشافعی عند کل من سلم من التخصیص الدین اور کہا محدثین عبد اللہ بن جهم
نے یہ تقریف مذہب شافعی کی احادیث ہذا لیس مذہب انما ہو شریعۃ کلمہ
کذا فی المیزان اور نقل کیا یافعی نے لبعض علماء اکابر سے کہ فرمایا لو کان نبی بعد
النبی صلی اللہ علیہ وسلم لکان الغرالی کذا فی صیانتہ الاتاس من کوکب یہ عرض
ان مناقب کورہ بالاسی یہ دعویٰ تمہارا ہرگز ثابت نہیں ہوتا علماء دین میں کسی کو

[illegible]

فی کسیکو کچھ فضیلت دی ہی اور کسیکو کچھ کوی علم حدیث میں فضل ہی کو
 علم تفسیر میں کوئی فقہ میں کوئی سلوک اور تصرف اور معارف اور اخلاق
 میں اور کوئی صحابیت کی چہیت سی کوئی تابعیت کی سبب سی اور جو
 امر قرآن شریف اور حدیث رسول کریم صلعم سی ظاہر ہو اوس میں یہ
 ساری حضرات علی حسب مراتب واجب الاتباع اور مقتدا اور مشوا
 بین اور وقت ملنی حدیث صحیح صحیح غیر ماول غیر معارض کی کوئی قول
 کسی حضرت کا جو اس حدیث کی معارض ہو واجب التاویل یا واجب التکرار
 ہی اور اتفاق ہی اہل سنت کا اسپر کہ جو حضرات انبیاء علیہم السلام کی تمام
 امت محمدیہ میں فضل میں حضرات خلفای اربعہ رضی اللہ عنہم ہر عالم اور عالم
 اور فقیہ اور مذہب اور تابعی اور صحابی ہی اور اس بات پر کوئی دلیل شرعی
 قائم ہی کہ جو کوئی تابعی ہو اور مذہب اور سکا مدون ہو اور اوسکی فضیلت پر
 بدون تصریح نام کی کچھ اشارہ حدیث شریف سی پایا جادی اور بعضی بزرگوار
 دین کی اوسکی تفریق کی ہو تو وہ شخص تمام مجتہدون اور عالمون کی
 فضل ہوتا ہی اور ہر مسئلہ اشکافی میں حتی اوس کی جانب میں اور اوسکا
 اتباع ہر کسی پر واجب ہوتا ہی اور ساری مذہب و سکی مذہب سے نکلے
 ہوتی ہوتی میں بلکہ یہ امور مجموعہ تو خاص کسی شخص کی حق میں اون د
 حضرات میں سی ہی ثابت نہیں ہوتی جو بلاد و خطہ شاگردا و تعلیم یافتہ میں
 جناب تطاہر حضرت مودودی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اور اونہوں کی
 چشم خدمت کچھ حضرت حامل وحی علیہ السلام کو اور برسوں حضرت رسول صلعم
 علیہ وسلم کی خدمت میں رہتی سفر اور حضر میں اور ہمیشہ آپ سے
 ہم کلام رہے ۛ در سفر ہر کاب او ہر وندش ۛ

در خضریم خطاب و بودند همه آثار و حی ویدیه از ویدیه همه اسرار وین نشند
 از ویدیه اورا وکی حق مین وار ویدیه کثیم خیر امتر اخراجت للناس لایته ویدیه
 الاولون من المهاجرین و الانصار و الذین اتبعوا اسم باحسان رضی اللہ عنہم
 اوتیہ ابتلع کریم الاولون سی ہی اللہ راضی ہی والدین جابر و اقینا المنہیم
 سبیل و یهدیکم صراط مستقیم اور فرمایا حضرت صلعم فی فاقند و بالذین من
 بعدی ابی بکر و عمر و عثمان و ابی بکر و عمر و عثمان و ابی بکر و عمر و عثمان
 علی و انکم باحلال و بحرام معاذین جبل و افرضکم زید کذا فی کشف الغمہ اور فرمایا
 لو کان بنی بعدی لکان عمر ابی الخطاب نازیہ العلم و علی بابہا خذ و نصف العلم
 من ہذہ ہجیرہ و علیک بسنتی و سنتہ خلفاء الراشدین المنہدین الحدیث صحابی
 کا نجوم باہم اقتدیتم اہم تہم ما نا علیہ و صحابی بلکہ حق تو یہ ہی کہ سائل اجتہاد
 اختلافی مین ہر جہت کا قول احتمال خطا کا کہتا ہے خواہ تابعی ہو یا صحابی
 یا تنوای انہی اور یہی ہی مذہب اہل سنت کا اور اگر ساری مذہب مذہب
 حنفی سی نکلیے مین تو حنفیون کو تقلید شافعی رض اور مالک رض اور احمد اور دوسرے
 مجتہدون کیسے کیوں منع کرتی ہو کیونکہ بقول تہاری ساری مذہب سی
 مذہب حنفی کی شافعی مین تو ساری مذہب ایک ہی مذہب ہوئی اور
 سب کی تقلید کا مذہب حنفی ہی تقلید ہوئی اور اگر ساری مجتہدون مین
 حضرت ابو حنیفہ ہی کا اتباع ہر کسی پر واجب ہوتا تو تمام امت حرم
 کے شافعی اور مالکی اور حنبلی کہ ہزار ہا اولیا اور علماء کامل ہی او مین مین
 مثل حضرت سید عبدالقادر جیلانی رض اور حضرت حجت الاسلام محمد غزالی
 اور امام غفرارزی اور امام محمدی السنہ نقوی اور امام محمدی الدین نووی
 اور جلال الدین سیوطی اور جلال الدین محلی اور قاضی صاحب تفسیر بیضاوی

در خضریم خطاب و بودند همه آثار و حی ویدیه از ویدیه همه اسرار وین نشند
 از ویدیه اورا وکی حق مین وار ویدیه کثیم خیر امتر اخراجت للناس لایته ویدیه
 الاولون من المهاجرین و الانصار و الذین اتبعوا اسم باحسان رضی اللہ عنہم
 اوتیہ ابتلع کریم الاولون سی ہی اللہ راضی ہی والدین جابر و اقینا المنہیم
 سبیل و یهدیکم صراط مستقیم اور فرمایا حضرت صلعم فی فاقند و بالذین من
 بعدی ابی بکر و عمر و عثمان و ابی بکر و عمر و عثمان و ابی بکر و عمر و عثمان
 علی و انکم باحلال و بحرام معاذین جبل و افرضکم زید کذا فی کشف الغمہ اور فرمایا
 لو کان بنی بعدی لکان عمر ابی الخطاب نازیہ العلم و علی بابہا خذ و نصف العلم
 من ہذہ ہجیرہ و علیک بسنتی و سنتہ خلفاء الراشدین المنہدین الحدیث صحابی
 کا نجوم باہم اقتدیتم اہم تہم ما نا علیہ و صحابی بلکہ حق تو یہ ہی کہ سائل اجتہاد
 اختلافی مین ہر جہت کا قول احتمال خطا کا کہتا ہے خواہ تابعی ہو یا صحابی
 یا تنوای انہی اور یہی ہی مذہب اہل سنت کا اور اگر ساری مذہب مذہب
 حنفی سی نکلیے مین تو حنفیون کو تقلید شافعی رض اور مالک رض اور احمد اور دوسرے
 مجتہدون کیسے کیوں منع کرتی ہو کیونکہ بقول تہاری ساری مذہب سی
 مذہب حنفی کی شافعی مین تو ساری مذہب ایک ہی مذہب ہوئی اور
 سب کی تقلید کا مذہب حنفی ہی تقلید ہوئی اور اگر ساری مجتہدون مین
 حضرت ابو حنیفہ ہی کا اتباع ہر کسی پر واجب ہوتا تو تمام امت حرم
 کے شافعی اور مالکی اور حنبلی کہ ہزار ہا اولیا اور علماء کامل ہی او مین مین
 مثل حضرت سید عبدالقادر جیلانی رض اور حضرت حجت الاسلام محمد غزالی
 اور امام غفرارزی اور امام محمدی السنہ نقوی اور امام محمدی الدین نووی
 اور جلال الدین سیوطی اور جلال الدین محلی اور قاضی صاحب تفسیر بیضاوی

در خضریم خطاب و بودند همه آثار و حی ویدیه از ویدیه همه اسرار وین نشند
 از ویدیه اورا وکی حق مین وار ویدیه کثیم خیر امتر اخراجت للناس لایته ویدیه
 الاولون من المهاجرین و الانصار و الذین اتبعوا اسم باحسان رضی اللہ عنہم
 اوتیہ ابتلع کریم الاولون سی ہی اللہ راضی ہی والدین جابر و اقینا المنہیم
 سبیل و یهدیکم صراط مستقیم اور فرمایا حضرت صلعم فی فاقند و بالذین من
 بعدی ابی بکر و عمر و عثمان و ابی بکر و عمر و عثمان و ابی بکر و عمر و عثمان
 علی و انکم باحلال و بحرام معاذین جبل و افرضکم زید کذا فی کشف الغمہ اور فرمایا
 لو کان بنی بعدی لکان عمر ابی الخطاب نازیہ العلم و علی بابہا خذ و نصف العلم
 من ہذہ ہجیرہ و علیک بسنتی و سنتہ خلفاء الراشدین المنہدین الحدیث صحابی
 کا نجوم باہم اقتدیتم اہم تہم ما نا علیہ و صحابی بلکہ حق تو یہ ہی کہ سائل اجتہاد
 اختلافی مین ہر جہت کا قول احتمال خطا کا کہتا ہے خواہ تابعی ہو یا صحابی
 یا تنوای انہی اور یہی ہی مذہب اہل سنت کا اور اگر ساری مذہب مذہب
 حنفی سی نکلیے مین تو حنفیون کو تقلید شافعی رض اور مالک رض اور احمد اور دوسرے
 مجتہدون کیسے کیوں منع کرتی ہو کیونکہ بقول تہاری ساری مذہب سی
 مذہب حنفی کی شافعی مین تو ساری مذہب ایک ہی مذہب ہوئی اور
 سب کی تقلید کا مذہب حنفی ہی تقلید ہوئی اور اگر ساری مجتہدون مین
 حضرت ابو حنیفہ ہی کا اتباع ہر کسی پر واجب ہوتا تو تمام امت حرم
 کے شافعی اور مالکی اور حنبلی کہ ہزار ہا اولیا اور علماء کامل ہی او مین مین
 مثل حضرت سید عبدالقادر جیلانی رض اور حضرت حجت الاسلام محمد غزالی
 اور امام غفرارزی اور امام محمدی السنہ نقوی اور امام محمدی الدین نووی
 اور جلال الدین سیوطی اور جلال الدین محلی اور قاضی صاحب تفسیر بیضاوی

[illegible]

91

[illegible]

ہر مذہب کے پیروں کو اپنے مذہب کی حقانیت پر یقین ہے اور وہ اپنے مذہب کی حقانیت کو ثابت کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔
 بعض لوگ کہتے ہیں کہ مذہب صرف ایک فاضل کا خیال ہے جو اسے اپنی قوم پر نافذ کرتا ہے۔ لیکن یہ خیال بالکل غلط ہے۔
 مذہب ایک ایسی بات ہے جو انسان کی زندگی کو منظم کرتی ہے اور اسے ایک خاص راستہ پر چلنے کی تلقین کرتی ہے۔
 ہر مذہب کے پیروں کو اپنے مذہب کی حقانیت پر یقین ہے اور وہ اپنے مذہب کی حقانیت کو ثابت کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔
 بعض لوگ کہتے ہیں کہ مذہب صرف ایک فاضل کا خیال ہے جو اسے اپنی قوم پر نافذ کرتا ہے۔ لیکن یہ خیال بالکل غلط ہے۔
 مذہب ایک ایسی بات ہے جو انسان کی زندگی کو منظم کرتی ہے اور اسے ایک خاص راستہ پر چلنے کی تلقین کرتی ہے۔

صلی اللہ علیہ وسلم کلمہ فقہیہ علی کلام غیر ہم من اہل العین من بعد ہم لور
 الاقدار ہم والتعین والتفصیح دون غیر ہم العیشا صلب وذلک ان تعلم یا افر
 ان الشریعۃ المظہرۃ جلت عامتہ ولیس مذہب ادلی بہا من مذہب من
 ادسی تحقیقہا بذہب لہ امارہ من المقلدین فقد اتی بابا من الکتابیر الخ
 اور فرمایا علی قاری فی شرح عن علم من ومن العلوم ان المدسجہ کلہ
 احد ان یكون خفیاً او کلیاً او شافحاً او جنلیاً بل کلہم ان یعملوا بالکتاب
 والسنتہ ان کانوا علما ولفیکہ والعلما ان کانوا اجہلار اور قول جمیل ہے
 وصیت حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ کی کہ منہا ان لا یشیکم فی ترجیح
 مذہب الفقہاء بعضہا علی بعض بل یختصم کلہا علی التبول بحکمۃ متنبہا
 ووافق السنتہ ومعرفہا فان کان القومین کلہما متخرجین اتباع ماحلیہ الاکثر
 والکمال سواؤ فہو بالخیار ویجوز المذاہب کلہا کما مذہب واحد بلا تعصب
 اور شرح تحریر تصنیف بحر العلوم میں ہے واما المجتہدون الذین اتبعو جمہار
 فکلہم سوار فی صلح التقلید ہم کذا فی المعیار اور شرح مسلم میں ہے ولم یجب
 علی احد ان یمذہب بذہب رجل من الائمۃ فایجابہ تشریع جدید اور عقیدہ
 میں ہے ولم یوسن لفقہیہا کان اندہ اوسى اللہ الیہ الفقہ و فرض علیہا
 وانہ معصوم اور شرح تحریر ابن ہمام میں ہے وتخصیص لعل بفتویٰ مجتہد
 دون مجتہد حکم لا یلتفت الہ بل ہو لغیر حکم الشارع من دون برہان الخ
 ف واجب ہونی تقلید مذہب احد معین پر کوئی دلیل شرعی قائم نہیں
 بلکہ بعض حضرات فی اپنے قیاس سے اور بعض حضرات فی سبب کسی مصلحت
 کے اور بعض صاحبوں فی سبب الفت مذہبی اور میل طبع یا مقتضائے
 رواج کے اور بعضوں فی سبب تعصب کے تقلید معین کو لازم ٹھہرایا ہے!

ہر مذہب کے پیروں کو اپنے مذہب کی حقانیت پر یقین ہے اور وہ اپنے مذہب کی حقانیت کو ثابت کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔
 بعض لوگ کہتے ہیں کہ مذہب صرف ایک فاضل کا خیال ہے جو اسے اپنی قوم پر نافذ کرتا ہے۔ لیکن یہ خیال بالکل غلط ہے۔
 مذہب ایک ایسی بات ہے جو انسان کی زندگی کو منظم کرتی ہے اور اسے ایک خاص راستہ پر چلنے کی تلقین کرتی ہے۔

ہر مذہب کے پیروں کو اپنے مذہب کی حقانیت پر یقین ہے اور وہ اپنے مذہب کی حقانیت کو ثابت کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔
 بعض لوگ کہتے ہیں کہ مذہب صرف ایک فاضل کا خیال ہے جو اسے اپنی قوم پر نافذ کرتا ہے۔ لیکن یہ خیال بالکل غلط ہے۔
 مذہب ایک ایسی بات ہے جو انسان کی زندگی کو منظم کرتی ہے اور اسے ایک خاص راستہ پر چلنے کی تلقین کرتی ہے۔

۱۔ پُرکھنہ کجی جی

سوانح مذہب اور اسکے جواب لکھی گئے اور جواب کلی ان سب مورکبا یا اگر کوئی صاحب کوئی اور شبہ کری یا کسیکا قول بیان کری او سکا یہی کہ طریقہ صحابہ اور تابعین کے برخلاف کسیکا قول مقبول نہیں ہو سکتا البتہ جو تقلید مذہب واحد معین میں یہ عذر قوی ہے کہ جہاں اور مذہب کے کتب بذلی تو سوائے تقلید مذہب واحد کے کچھ نہیں بناتا یا بمقتضا مصلحت کے بعض مقام میں جیسا معق ہو ویسا مناسب ہوتا ہی سوا اس سے وجوہ نہیں ثابت ہوتا پھر لحد کہ اب کتب حدیث اس ملک میں بہت موجود ہو گئی ہیں اور مذاہب ثلاثہ کے روایات بھی بہت معلوم ہو گئے ہیں لیکن جب تک کسی حدیث اور روایت کی تحقیق نہ ہو وی او سپر عمل چاہیے والد اعلم بالصواب مسئلہ جس امر میں ایک مجتہد کی تقلید کر چکا پہلے اس مسئلہ میں دوسری مجتہد کی تقلید سے او سکی برخلاف عمل کرنا جائز ہے یا نہیں جواب اگر بطور کلیل کے یہ کہ جیسے ایک چیز کو ایک وقت میں ایک مجتہد کے قول پر حرام سمجھا اور دوسرے وقت میں بی تحقیق اور بی ضرورت دوسرے مجتہد کے قول پر جائز سمجھ کر لیا اور بطور تحقیق کے یہ کہ بی حدیث صحیح موافق قول دوسرے مجتہد کے پائی اور او سپر عمل کیا اور بی ضرورت کے یہ جیسے حنفی نے بی تحقیق محض قول شافعی پر عمل کر کے واسطے رفع تکلیف کے یا خوف قضا ہو جانیکے سفر میں نماز ظہر اور عصر کو اور غریب اور عشا کو جمع کیا کہ اس میں ایک صورت ضرورت دنیاوی اور دوسری صورت ضرورت دینی ہی یا جیسے کسی شافعی مذہب نے بی تحقیق کسی ضرورت واسطے قول حنیفہ پر عمل کر کے کھل اپنا سامنی گوانا غیصل کے کر لیا اور واسطے احتیاط کے یہ جیسے کسی حنفی نے شافعی کی تقلید سے ذکر کیا

مہمہ خیر و برکت میں اس کا اظہار بھی نہیں ہے یہاں تک کہ ضرورت کا یہ اظہار بھی ضرورت کے لئے نہیں ہے۔

می وضو کیا یا نہ کیا اپنا بغیر حضور گواہان عدل کے نہ کیا تا سید و مختار
 میں ہی ولا بلاش بالتقلید عند الضرورة اور خطاوی میں سے صفحہ ۲۸۰
 ظاہر ہے کہ عندہ یہاں لا يجوز و ہواحد القولین فی المذہب و اختیار جوازہ
 ولو من غیر ضرورة ولو بعد الوقوع و النزول الخ اور اسی میں ہی دلائل
 الرجوع عن التقليد بعد العمل باطل اتفاقاً و ہواختیار فی المذہب بشرحہ
 کا کہ قلندہ مخفی مالک فی الشکاح بغیر الشہود ثم اراد الرجوع امی بحکم مذہبہ بان
 المہر لا یزیم فلیس ذلک و اعلم انہ کہیں کہ اور فی جواز ذلک التقلید مطلقاً
 بل فی نحو ما ذکرنا لان الرجوع ہا یزیم منہ ضرر الغیر اور اسی میں ہے +
 قلت المتع الرجوع عن عین تک الواقعۃ المنقضۃ لا ما یحدث بعدہ
 من جنبہا اور اسی میں ہی دلائل لا يجوز تقلید ما زاد علی الواحد بحیث
 ان کیوں خفیاً و جلیاً فی ان واحد کیا ہو الواقع الان من بعض الناس
 انتہی ما من علیہ علامہ اکمل صاحبنا یہ تقریر میں نقل کرتی ہیں و ذکر الامام
 العلمائی انہ یرجع القول بالانتقال فی صورتین احدہا اذا کان مذہب غیر
 امامہ لقیضی تشدید علیہ و اخذاً بالاحتیاط و الثانیۃ اذا رای بخلاف مذہب
 امامہ و لیس اس حدیث صحیح و لم یجد فی مذہب امامہ جوازاً بقویاً و لا حاضراً
 راجحاً علیہ انتہی کذا فی المعیار فی التیسیر شرح التحفیر قتل الامامی و ابن الحاجب
 الاجماع علی عدم جواز رجوع المقلد فیما قلد فیہ و قال الزرکشی لیسک قال لا یفنی
 کلام غیرہما لقیضہ جویان بخلاف بعد العمل ایضاً و کذا فی التیسیر و فیہ کیف
 متمنع اذا اعتقد صحۃ دینی و اختیار ان فی دعوی الاتفاق نظر فقد حکے
 اختلاف فیجوز اتباع القائل باجواز کذا افادہ علامۃ الشرنبلالی فی الجہد
 الفرید و ایضاً فیہ ثم ان الشرنبلالی بخفی قرآن المنع عن الرجوع بعد العمل انما

[illegible][illegible]

ہوئی تھیں اچھا دیکھو کہ انہیں کدانی فتویٰ مولانا بشیر الدین
 سلمہ الدین والی اور مختتم الرسول میں ہی دینی تقریر الاتفاق ذکرہ الامدی
 وابن الجاحب و عقبہ الرزکشی بان کلام غیر ما یقتضی الاختلاف بعد
 العمل ایضا و کيف یتبع الرجوع اذا اعتقد صحة غیرہ و فی المسئلہ ثانیۃ
 ان عمل تجری قلبہ ان لا یرجع عنہ ما لبث التجوی انہی مختصراً مسکلاً
 حضرات مجتہدین فی کوئی مسئلہ برخلاف قرآن اور حدیث کی یہ کیا ہے
 جواب جو امر او کو قرآن و حدیث سے واضح ہو گیا او ہمیں اوہوں نے
 قیاس کو دخل نہیں دیا اور جو امر قرآن و حدیث سے منکشف ہوا لاچار
 کو اوہیں قیاس کو خرچ کیا اور قیاس صحیح کے ساتھ اوہیں مسئلہ کو قرآن
 و حدیث سے نکالا پہر یہی قیاس مطابق واقع کی ہوا اور یہی خطا ہوئی
 اور اس خطا میں اوہیں کچھ تصور نہیں اوہیں بہر صورت ثواب ہی ملے
 اور قصداً اوہ حضرات فی یہی کوئی مسئلہ برخلاف قرآن و حدیث کی
 نہیں کہا و تفصیل نہائی و راسات اللیب و غیرہ والہذا علم بالصواب
 مسئلہ جس قول میں کسی مجتہد کی خطا معلوم ہو اس قول کو ترک کری
 یا نہیں جواب اس قول کا ترک کرنا ایمان کی بات ہے لیکن مجتہد کی
 خطا بیکرنا بھی ہر کسی کا کام نہیں و الدین والی ہدایت کری دن کو گوگو
 کہ چوٹی سنہ سی بڑی بات نکالتی ہیں یعنی باوجود جلی کے مجتہدوں کے
 خطا میں بگمان ناقص اپنی کی بطور طعن بیان کرتی ہیں اور جو عقیدہ
 کا جاب مولانا سید زبیر حسین صاحب سی رکھتی ہیں اور اوہ لوگوں کو کہ
 جاب مولانا صاحب ہمدرد کو حضرات مجتہدین سے بی اعتقاد جانتی ہیں
 مسئلہ کوئی عالم واقعہ فن حدیث کا اگر کوئی حدیث صحیح غیر معلوم النسخہ

کہ درمیان خاص آدمی
 مسئلہ ثانیۃ مذاکرہ
 بیان میں یہی ہے
 فتویٰ مولانا بشیر الدین
 سلمہ الدین سے اسلئے
 اور فقہ میں یہی کہ ہے
 اتفاق ہوا کہ کوئی
 آدمی اور اس کے جیسے
 اور جیسے لیا اور کدانی
 کی طرح کہ علم اور کدانی
 ۹۶
 یہاں ہی اختلاف کا دیکھو
 فقہاء کی بات کو کہتے
 کہ اس کوئی خطا ہے
 نام کی خطا ہے
 یہاں ہی اختلاف کا دیکھو
 فقہاء کی بات کو کہتے
 کہ اس کوئی خطا ہے
 نام کی خطا ہے

بخلافه قال تركوا قولنا بقول الصحابة اقراراً بقوت التصديق مولانا عبد العزيز
 نقالی من ہی چہ باب اصول الفقہ کے اختلاف الفقہاء و فیما یجب المقلد حدیثاً
 بخلاف فتویٰ امامہ من ابی یوسف رحمہ تیغ امامہ وعن محمد بن یحییٰ بحديث
 ذیل قول ابی یوسف محمول علیہ العاصی الصریف الذی لا یعرف منہ
 الا حدیثاً وعن اجمینفہ رحمہ قیل لا اذ اقلت قولاً وخبر الرسول بخلافہ
 قال ترکوا تخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وشیخ صاحب الفتوحات المکیة
 علی من یتبرک بحديث بقول امامہ وقال ہذا نسخ للشرعیۃ بالہوی ہم
 ان صاحب المذہب قال اذا عارض النسخ کلامی فخذوا بانسخہ فلیس احد
 من مولاء المقلدین علی مذہب امامہ الشیعہ محتشرا ولیت شعری کیف
 یتبرک ہولاء وحدیثاً صحیحاً علیہ زعم ان امامہ احاط علماً بالسنن فرج لعنہ
 علی بعض مع ان الاحاطۃ خیر معلوم بل یرد علی من یدعی انزل الایۃ
 ترکوا ان اقول الرسول وبالحجۃ لا یرتاب سلم فی ان اللہ سبحانہ امرنا
 بالتابع رسولہ فلا یتبرک بالیقین بالشک ومن لانا علیہ فلیعلم الشیعہ ما
 فی الیقوت اور صراط مستقیم تصدیف مولانا محمد اسماعیل مرحوم بین ۲
 من پس در ہر سکہ کہ حدیث صحیح صحیح غیر منسوخ یا بدلتابع ہیچ مجتہد دران نہ
 و اہل حدیث لا مقتدا ہی خود شناسد و بدل محبت ایشان دارد و تقطیع ایشان
 لازم نہ شد کہ حاملان علم پیغمبر اند و نوعی فائدہ مصاحبت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
 حاصل کردہ مقبول جناب رسالت مآب کشتہ اند از انہ اور تفسیر منطہری ہیچ
 تحت آیت کریمہ ان لا یخذ بعضنا بعضاً اربابا من دون اللہ کی ومن انہنا
 بظہرانہ اذا صح خذ احد حدیث مرفوع من النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا
 عن المعارضة ولم یظہر نہ نسخ وکان فتویٰ اجمینفہ رحمہ مثلاً خلافہ و قد

اذا اكل وشربنا سادان كان مخالفا للفقهاء من غير ايضا ١٥٤ قال
 ابن عمر بن الخطاب بن زيد بن اسلم من فقهاء البصرة فلا انت الا لقران ناطق
 او سنة ماضية فاما ان فعلت غير ذلك لم يكن عليك اثم ١٥٥
 عن ابن عباس انما تقولون ان تقولوا او تخشعوا ان تقولوا قال رسول
 الله صلى الله عليه وسلم وقال فلان من قاده قال حدث ابن سيرين
 عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم فقال الرجل قال فلان كذا وكذا فقال
 ابن سيرين احذرك عن النبي صلى الله عليه وسلم وتقول قال فلان كذا
 وكذا الشا واخرج الترمذي عن ابي اساب قال كنا عند كعب فقال
 الرجل ممن يحضرني الراي اشعر رسول الله صلى الله عليه وسلم ويقول
 ابو حنيفة رحم هو مثله قال الرجل فانه قد روي عن ابي اسيم النخعي انه قال
 الاشعار مثله قال آيت وكعبا خضعت خضعا شديدا وقال قولك قال
 رسول الله صلى الله عليه وسلم وتقول قال ابراهيم ما احبك بان تخشع
 تخرج حتى تسبح من قولك هذا ايضا صلا فان افدينا بواحد منهم فذلك لعننا
 بانه اعلم بكتاب الله وسنة رسوله فلا يخجلوا قوله اما ان يكون من صحيح كتاب
 السنة او مستظاه بها فهذا ايضا معزى الى النبي صلى الله عليه وسلم
 فان بلغنا حديث من الرسول المصوم الذي فرض الله علينا طاعته بسنة
 يدل على خلاف مذمومة وتركنا حديثه واجتنبنا ذلك التخنين فمن اعظم منا وما حذرنا
 يوم يقوم الناس لرب العالمين انما الله مختفرا اور شرح تحفه من به اذا
 صحيح الحديث وجب العمل به اور فتوحات كنه من به ولا يؤخذ من الحديث
 الا ما صح فانما ان المكلف معلوم وبلغ اليه حديث ضعيف مسند الى رسول الله
 صلى الله عليه وسلم وقد عارض قول امام من الامة او صاحب المعروف لعل

[illegible]

فیما خذ بالحديث الضعیف ویرک ذلک القول انما کان بحديث فی نفس الامر
 لیس بصحیح ولا یجوز عن الحديث واما اذا صح الحديث وعارضه قول صاحب
 الامام فلا یسئل له لدول عن الحديث ویرک قول ذلک الامام ولصاحب
 الظهور او اسی من هی ولا یجوز ترک آیه او خبر صحیح بقول صاحب الامام
 ومن یغفل ذلک فقد ضل ضلالاً مبیناً وخرج عن دین الله اور فرمایا امام
 عبید الله ما یسبیح مشارق الانوار القدر سیکه وسمعت سیدی علی بنی
 یقول لفقیه ایاک یا ولدی ان تعزل برائی رأیتة مخالفاً لما صح فی الاحادیث
 وبقول هذا مذهب امامی فان الامیة کلهم قد تروا من اقوالهم اذا خالفت صحیح
 السنه وامت مقلد لاحدیم بلا شک فما لک لا تقلدیم فی هذا القول و تعزل بالاسلام
 كما تعزل بقول ما یمک لا احتمال ان یکون له دلیل لم یطلع انت علیه ذلک حتی
 لا تعزل لعل لواجب منها اور جامع القوال لم یضیف عارف بالکتاب شیخ ماج الدین
 عثمانی من هی وکن یجوز بقول المجتهدین فهو صاحب الدنا والاخره ما لم یجد
 الحديث لصحیح المتصل بالسنه واداً ووجه لعل بالحديث السنه کذا فی رساله
 المدراسته اور وصیت نامه شاه ولی الله من هی ودر فروغ سیرت علماء
 محدثین که جامع باشند میان فقه و حدیث کردن و دایما تفریعات فقهیه را
 بر کتاب و سنت عرض کردن آنچه موافق باشد در خیر قبول آوردن والا
 کالای بد برایش خاوند دادن است را هیچ وقت از عرض مجتهدات
 بر کتاب و سنت مستحقاً حاصل نیست و سخن متشقه فقهیه که تقلید عالمی را
 دست او بر ساخته متبع سنت را ترک کرده اند نشنیدن و بدیشان التفات
 نکردن و قرب خدا جستن بدوری ایمان انتهی اور میزان شحرانی من
 مطبوعه دہلی صفحه ۱۲ خلاف ما علیه بعض المقلدین حتی انه قال لی لو وجدته

۱۰۳

لعل فی حدیث الضعیف ویرک ذلک القول انما کان بحديث فی نفس الامر
 لیس بصحیح ولا یجوز عن الحديث واما اذا صح الحديث وعارضه قول صاحب
 الامام فلا یسئل له لدول عن الحديث ویرک قول ذلک الامام ولصاحب
 الظهور او اسی من هی ولا یجوز ترک آیه او خبر صحیح بقول صاحب الامام
 ومن یغفل ذلک فقد ضل ضلالاً مبیناً وخرج عن دین الله اور فرمایا امام
 عبید الله ما یسبیح مشارق الانوار القدر سیکه وسمعت سیدی علی بنی
 یقول لفقیه ایاک یا ولدی ان تعزل برائی رأیتة مخالفاً لما صح فی الاحادیث
 وبقول هذا مذهب امامی فان الامیة کلهم قد تروا من اقوالهم اذا خالفت صحیح
 السنه وامت مقلد لاحدیم بلا شک فما لک لا تقلدیم فی هذا القول و تعزل بالاسلام
 كما تعزل بقول ما یمک لا احتمال ان یکون له دلیل لم یطلع انت علیه ذلک حتی
 لا تعزل لعل لواجب منها اور جامع القوال لم یضیف عارف بالکتاب شیخ ماج الدین
 عثمانی من هی وکن یجوز بقول المجتهدین فهو صاحب الدنا والاخره ما لم یجد
 الحديث لصحیح المتصل بالسنه واداً ووجه لعل بالحديث السنه کذا فی رساله
 المدراسته اور وصیت نامه شاه ولی الله من هی ودر فروغ سیرت علماء
 محدثین که جامع باشند میان فقه و حدیث کردن و دایما تفریعات فقهیه را
 بر کتاب و سنت عرض کردن آنچه موافق باشد در خیر قبول آوردن والا
 کالای بد برایش خاوند دادن است را هیچ وقت از عرض مجتهدات
 بر کتاب و سنت مستحقاً حاصل نیست و سخن متشقه فقهیه که تقلید عالمی را
 دست او بر ساخته متبع سنت را ترک کرده اند نشنیدن و بدیشان التفات
 نکردن و قرب خدا جستن بدوری ایمان انتهی اور میزان شحرانی من
 مطبوعه دہلی صفحه ۱۲ خلاف ما علیه بعض المقلدین حتی انه قال لی لو وجدته

از مذہب امام برنجی آید چرا که قول امام اذا ثبت الحدیث فهو مذہبی نص است
و درین باب و اگر با وجود این یعنی بر حدیث ثابت عمل نکند این قول امام را
از کوا قولی بخبر الرسول ترک کرده باشند و مخفی نیست که هیچ یک از علما نیست
جمع احادیث را احاطه نموده است بلکه بعض از آنها فوت شده و چرا فوت نشود
که مثل خلفاء راشدین که اعلم این امت و لازم حجت جتاب رسالت صلی الله
علیه وسلم بودند بعض احادیث از ایشان نیز فوت شده و میداند این یعنی را بر
مهرقی لغز حدیث دارد و ظاهر است که بر افراد امت انبلا پیغمبر واجب است
و اتباع هیچ یک از این ائمه واجب نیست و اهل امت مختار اند مذہب هر که
از مجتهدین خواهند اختیار نمایند و هر که میگوید عمل بحدیث از مذہب امام است
آرد اگر برانی برین دعوی دارد بیا رد و اگر اس عبارت سی کیسکو و بیستم
پڑی که عمل بحدیث او سیکو پنجاه است که مهارت فن حدیث مین را گستاخ
او ناسخ او بر منسوخ او و قوی او و ضعیف او بچانتا هو او و عوام الناس کونین
پنجاه سو او و سکا جواب یہہی که عوام الناس کونہ مجھے حدیث کی ہی نہ فقہ
او نگو تو مفتی سی پوچھا اور عمل کرنا پنچا ہے مفتی فتویٰ حدیث سی دی یا
فقہ سی اور تفصیل اس امر کی مسئلہ مین ہوگی انتشار اللہ تعالیٰ او و محولات
منظہر یہ مین ہی صلا مطبوعہ مطبع نظامی و سیفر مودند کہ شریعت عبارت
لفظ مین اعتدال و اقتصاد است و درست را برابر سیم می باشند و می فرمودند
کہ این روایت ارجح است از روایت زیر ناف اگر کسی گوید کہ درین صورت
خلاف حنفیہ بلکہ انتقال از مذہب بن مذہب لازم می آید گویم بموجب قول
رحمۃ اللہ تعالیٰ حنہ اذا ثبت الحدیث فهو مذہبی از انتقال در مذہب
خلاف مذہب لازم نمی آید بلکہ موافقت در موافقت است چنانچہ حضرت الشیخ

کے چوتھے قول
اس حدیث کی روایت
اس حدیث کی روایت
اس حدیث کی روایت
اس حدیث کی روایت
اس حدیث کی روایت

۱۰۵

کے چوتھے قول
اس حدیث کی روایت
اس حدیث کی روایت
اس حدیث کی روایت
اس حدیث کی روایت

درین باب مکتوبی است بقایت حسین سرکار یب و شبیه باشد در انجا رجوع
ناید و نیز میفرمودند که سکوت مقدسی در قرائت جبریه اولی است چنانچه هرگز
فاخته در سیرت انجالی ان قال وقوت ثلاثه که در اخبار و آثار و وارده است
جمعی نمودند اولی انهم انما شکیک دوم انهم اهلین فمین هریث انهم سوم
انهم انی اخو ذی برضاک من خطاک انج اور فرمایا مولوی انجیل صاحب خود
نی چیر رساله توبه العینین کے ولایت شجر کی کیفیت مجوز التزام تقلید شخص معین
مع حکم الرجوع الی الروایات المنقولہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الصریح والذکر
علی خلاف قول الامام المتکلفان لم یتک قول امامه فقیه شایسته این امر
لا یل علیه حدیث الترمذی عن عدی ابن حاتم انه سئل رسول اللہ صلی
علیه وسلم عن قوله تعالی اتخذوا احبارهم وریبانهم اربابا من دون اللہ فقال
انکم حللتم ما اخلو وحرمت ما خرعوا الی ان قال ولما یجب من التورم لا یخافون
مثل هذا لا یکن بل یخفون تارکه فبا حق هذه الامیة فی جوابهم وکیف عاقت
ما امرکم ولا یخافون انکم امرکم بالهالم ینزل به علیکم سلطانا فاعنی الفریقین
حق بالامن ان کنتم تعلمون فذبروا الضف ولا تکون من المشرکین ولغو ذابوا
ان اکون من المتعصبین و ایک بزرگ فی یون فرمایا کہ مولوی انجیل صاحب
اور شاه ولی اللہ صاحب نے در باب عملی محدث کی جو کچھ فرمایا اچھی ہے
غلبہ محبت سنت کے فرمایا ہے سوا کا جواب یہ ہے کہ محبت سنت کی بالعدلیت
سر کی کو نصیب کری اور یہ حضرات غلبہ محبت سنت میں مسلوب العقل نہیں
ہو گئی تھے کہ کچھ کا کچھ کہ دیا ہو بلکہ وہی فرمایا ہے جو عین تحقیق اور صلی
ذہب ہے اور ایسا ہی فرمایا ہے حضرت مرزا جابجا مان صاحب در تفسیر
سند اللہ صاحب اور امام فخر رازی اور امام شعرانی اور امام ابو شامہ اور

[illegible]

اے ایمان والو! تم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے ساتھ جو کچھ چاہا ہے وہ سب تم پر واجب ہے اور جو کچھ تم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے ساتھ نہیں چاہا ہے وہ تم پر واجب نہیں ہے۔ اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے ساتھ چاہا ہے وہ تم کو بھی چاہیے۔ اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے ساتھ نہیں چاہا ہے وہ تم کو بھی نہیں چاہیے۔

البقیۃ لم یثبت لکون ذمہ مشغولہ بالتعلیل فیذا اعتقاد فاسد وقول کا سلسلہ
 شاید میں القل والعقل واما کان احد من القرون السالفة لفعیل ذلک
 وقد کذب فی ظنہ من لبس مجسوم من اسطوار محصورا حقیقۃ او محصورا فی
 حق لعل لبقولہ وفي ظنہ ان الدیالی کلفہ لبقولہ وان ذمہ مشغولہ بتعلیل
 وفي مثلہ نزل قولہ تعالیٰ واما علی آثارہم مقتد ولہل کان تحریفات
 الملل السالفة الامن ہذا لوجہ انتہی اور سفر السعادیہ میں ہی کہ دیاب
 عبادات اعتقاد کلی بران کنہ یعنی براہیہ اور حضرت نبوت صلی اللہ علیہ وسلم
 بصحت رسیدہ ہست اور مظاہر حق شرح مشکوٰۃ شریف تصنیف مولانا محمد
 قطب الدین خاں من ہی اور سبب تصنیف کرنی صحیح بخاری کا یہ ہے کہ
 ایک دن سچ مجلس اسحاق بن راہویہ کی بخاری سنہے ہوئی تھے بھارت
 بن راہویہ کی یارون اور شاگردوں نے کہا کہ اگر کوئی توفیق پاوی
 کوئی کتاب مختصر یہ حدیث کی جمع کری اور حدیثیں صحیح کہ نہایت درجہ
 اعلیٰ کو پیچھے ہوں اور بہترین پر اکتفا کری تو کیا خوب ہو کہ عمل کرنا چاہیے
 اور بی وسواس و ربی تالی او سپر عمل کریں اور احتیاج پوچھنے کسی عالم
 کے نہ کہ حدیث صحیح ہی بالضعیف ہی بعد اسکی وہ مجلس بجااست ہو
 لیکن یہ بات بخاری کی دلیلین رہی اور وقت ہی الضعیف کرنا اس کتاب
 بخاریکا اوسکے دلیلین مقرر نہیں اور چہ لا کہ حدیثوں میں ہی کہ نزدیک
 بخاری کی موجود بہترین انہیں ہی چنگا اپنی کتاب میں لکھا اور حدیثیں کہ
 بہت صحیح بہترین اور بہترین پر اکتفا کیا ہے اور بہستان الحدیث میں یوں لکھا
 ہی کہ عمل کنندگان بی وعدہ و بی مراجعت مجتہدین بیان عمل ہائے
 بجای س جبار کے کہ عمل کرنیوالی اپنے وقت ایک مولوی صاحب فرمایا ہے

اے ایمان والو! تم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے ساتھ جو کچھ چاہا ہے وہ سب تم پر واجب ہے اور جو کچھ تم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے ساتھ نہیں چاہا ہے وہ تم پر واجب نہیں ہے۔ اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے ساتھ چاہا ہے وہ تم کو بھی چاہیے۔ اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے ساتھ نہیں چاہا ہے وہ تم کو بھی نہیں چاہیے۔

۴۰

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

بخلاف اولیٰ و ثانیۃ حق التام و وحدت ہذا الدار ساریاتی عرفی الا کثران ثقی
 کذا فی المعیارف اگر کوئی کہے کہ بعضی حدیثوں کا ظاہر منہونا بعضے مجتہدین کے
 وقت میں یہ تو ممکن ہے لاکن قرآن مجید تو پہلے ہی صحیح ہو چکا تھا پہرہ بہرہ مطہر
 ممکن ہے کہ کہے امام کا قول برخلاف قرآن مجید کی ہوسو اسکا جواب یہ ہے
 کہ بعضے وقت کسی آیت سی غفلت ہوتی ہے یا دہنیں رہتی اور کسی بات کو
 مسئلہ ٹھکنے میں ایک مجتہد صواب کو پہنچاتا ہے اور ایک سے خطا ہو جاتی ہے
 مسئلہ اگر کوئی عامی اس عالم کی تحقیق پر اعتماد کر کے اس حدیث پر عمل
 کر لی جائز ہے یا نہیں جواب جائز ہے بلکہ واجب ہے عند وضوم الدلیل القوی
 کما لا یخفی علی الماہرین تا سید رسالہ دافعة البلوی میں مرقوم ہی حاملہ اصلیا
 حسب اللہ واسطے رفع نزاع اور حاصل ہونی مہلح میں اہلہد کے جواب
 اس سوال کا بیان قرآنی کہ ایک عالم دنیا دار یا سرفرن حدیث وفقہ اگر کوئی
 حدیث خبر معلوم اپنے معمول بہ اکثر فقہاء اور محدثین کی معارض کسی مسئلہ پر
 حنفی وغیرہ کی ہادی اور اسکی تحقیق اور نتیجہ میں سی پہنچ کر کے اسی حدیث
 پر عمل کرے تو جو ترجیح جانی اور اسیر حمل کری یا ایک عامی کہ اس عالم کی ترجیح
 حقیقت اور حسن ظن رکھتا ہو اسکی فتویٰ پر عمل کری بہ نیت ثواب و رتبہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نہ بطور لہو کے اور نہ واسطے ضد کسی شخص کے
 اور نہ کیسے چہرہ نیکو اور امام ابو حنیفہ وغیرہ مجتہدین کی جناب میں یہی
 حسن ظن رکھتا ہو اور دل و زبان سی کہ بطور اوپر طعن اور اوٹکی تو یہ
 نکرہ یعنی عمل بالمحدیث بارادہ تو میں مجتہد نہ ہوں یا اس عالم اور اس عامی کو
 اسطورہ کا حمل بالمحدیث جائز ہے یا نہیں اور ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنے
 بلا کراہت جائز ہے یا نہیں اور اسطورہ کی حامل بالمحدیث کو اگر کوئی شخص

بخلاف اولیٰ و ثانیۃ
 حق التام و وحدت ہذا الدار
 ساریاتی عرفی الا کثران ثقی
 کذا فی المعیارف اگر کوئی کہے کہ بعضی حدیثوں کا ظاہر منہونا بعضے مجتہدین کے

۱۱۰

حنفی وغیرہ کی ہادی اور اسکی تحقیق اور نتیجہ میں سی پہنچ کر کے اسی حدیث
 پر عمل کرے تو جو ترجیح جانی اور اسیر حمل کری یا ایک عامی کہ اس عالم کی ترجیح
 حقیقت اور حسن ظن رکھتا ہو اسکی فتویٰ پر عمل کری بہ نیت ثواب و رتبہ

سبع طبقات الاولى طبقة المجتهدين في الشرع كالامية والاربعة والثاني طبقة المجتهدين في المذهب كالابوسف وعبدوسا صاحب ابي حنيفة والابن حنبل وطبقة المجتهدين في المسائل المتعلقة بالرواية فيها عن صاحب المذهب كحسين والابن جعفر الطحاوي والكرخي وشمس الامية الجواليقي وشمس الامية السرخسي وحمزة الاسلام البرزدي وفخر الدين قاضيان وامثالهم والاربعة طبقة صاحب الترجمة من المستكدين كالنعمان الرازي ثم ابن مسعود طبقة صاحب الترجمة من المتقدمين كابي الحسن القدوري وصاحب الهندية ابن السكيت والسادس طبقة المتقدمين القادرين على التمييز بين الاقوي والقوي ثم السابعة طبقة المتقدمين الذين لا يقدرول على ما ذكر ولا يفردون من لغت والسعين ولا يميزون امثال علي بن الحسين كما يجردون كما طلب البطل قالويل ابيهم ولهم فقدم كل الويل انتهى مختصرا اورميرزا الشيرازي من في صفح ٣٢ فاذا اراد من صاحب امام سلسلة جلودا ذهبها لذلك الامام وهو مشهور فان ذهب الامام حقيقة هو ما قاله ولم يرجع عنه الى ان مات لا ما فهمه صاحب من كلامه فقد لا يضر الامام ذلك الامر الذي فهمه من كلامه ولا يقول به لوعضوه عليه فلم انشأ سوى الى الامام كل ما فهم من كلامه فهو جليل بحقيقة المذهب اياهم اوردوا محل بالحدوث من هي كراية بايجيفه رم منسوبست ووطور واردي كراية اندمروى از ايجيفه رم كراية دركتب فقه عن ايجيفه رم منسوبست ووطور واردي كراية مسائل مستنبطه كه علمي ديگر از اقوال ايجيفه رم استنباط نموده مشتمل بر ايجيفه رم ميكنند وازاد دركتب فقه منسوبست عن ايجيفه رم واین اجتهاد در اجتهاد هست اول آن اقوال خود مستنبط از قرآن و حدیث بودند و دیگر آن اقوال مسائل دیگر مستنبط شدند و این مسائل شامل هر دو

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين

دارند کہ در ہر اخراج احتمال کی خطا است اور اویس مین ہی کہ برواقفان
 کتب فقہ پوشیدہ نیست کہ از امام اعظم کہ کنی منقول نیست کہ بران بنائی
 مذہب شان ننوده آید اما اقوال چند و در کتب متعارف مثل کثرت و ہدایہ عالم
 وقاضیخان وغیر ذلک کہ مسائل خارج از شمار یافتہ میشوند ہمہ از امام اعظم
 منقول نیست بلکہ مسائل چند آن امام منسوب اند و اکثری لبصاحبین بسیار
 بعلما ہی متقدمین دیگر و بشمار ہی بہت اخیرین مثل صاحب ہدایہ وقفاوی
 و ذخیرہ کہ ایشان از فرست خود در ان مسائل بخیزد و لا بخیزد مینویسند
 پر ظاہرست کہ اعتقاد و در باب دیانت و فراست از وجدان قلب ملاحظہ
 مسائل و تواتر استماع تقوی کہ در عمل خود از طرف امام اعظم ہم رسانید
 ایم ان اعتقاد بخدایت ہر ظاہر کہ خود را حقی قرار دادہ اند از ہم پس اگر
 شخصہ مسکدر ازین کتب مشہورہ بسبب مخالفت قرآن و حدیث یا تنہا
 ناپسند ساقط از نظر ننوده در حقیقت ان نقصانی نسبت انتہی مسکدر
 بفضیلت شخص کہتہ مین کہ حدیث تو صحیح ہی لیکن یہ حدیث شافعی مذہب کہ
 ہے اسیر ہم عمل نہیں کرتی یا یون کہتہ مین کہ ہم اس حدیث پر سواطی
 عمل نہیں کرتی کہ ہماری امام فی اس حدیث پر عمل نہیں کیا یہہ کلام
 کیا ہی جواب یہہ قول و یکا سخت بیجا ہی اور اگر اس قول کی تاویل
 نہ کیجادی تو کلمہ کفر کا ہی و کلمہ کفر کا سواطی کہ انکار ہے حدیث پر عمل
 کر نیسے اور کلمہ کفر نہونی کی یہہ تاویل کہ ہماری امام فی اس حدیث پر
 عمل نہیں کیا شاید اس حدیث کو منسوخ سمجھا ہو گا یا حدیث کی کچھ تاویل
 ہوگی یعنی ظاہری معنی مراد نہونگی و امام شافعی کی تحقیق ایسی نہیں
 جیسے ہماری امام کی ہی اور سخت بیجا ہی اسو سواطی کہ حدیث کی مقابلہ

اور کسی کا قول و عمل بیان کرنا اوسے بعید ہی اور عمل نہ کرنا امام کا دلیل نہیں
ہے نہین ہی تا سید میزان الشرائع میں ہی صفحہ ۶ و قال الامام محمد الکوئی
رأیت الامام الشافعی رضی اللہ عنہ و لقی الناس و رأیت الامام احمد و اسحاق
ابن راہویہ حاضرین فقال الشافعی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل
ترکنا عقیل من دار نقیل اسحاق روایا عن الحسن و ابرہیم انہما لم یكونا
برایہ و کذا الک عطاء و مجاہد فقال الشافعی لا سمح لو کان غیرک موضوعک
لضرت اذنا اقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل عطاء و مجاہد و الحسن
و علی لادم قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجة بابی ہو و اتی صفحہ ۶
و نیز کون الحدیث الذی صح لید موت الامام فالامام معذور و اتباعہ غیر معذور
و قولہ ان امامنا لم یأخذ بهذا الحدیث لا یمتنع حجة الاحتمال نہ لم یظفر به و انظر
لکن لم یصح عنہ و قد تقدم قول الایمۃ کلہم اوضح الحدیث فہو نہ ہینا ان الشافعی
صفحہ ۱۱ و اول من تیر و منہ امامہ و کان من الواجب علیہ علی ما علی انہ
لم یظفر بذالک الحدیث اولم یصح عنہ ہذا و اس مضمون کسی قول صحابیہ
اور تابعین اور دوسرے محققین کے بیان ہر جگہ نامید مسئلہ میں
بعضے یوں کہتے ہین کہ جبکہ اس حدیث کا صحیح اور غیر منسوخ ہونا معلوم
نہین مین بچارہ بعلم اس تحقیق کو کیا جانوں مین واسطے اس حدیث پر
حمل نہیں کرتا کہ مبادا منسوخ ہو یا روایت معتبر نہ ہو اور سب ہی امام کا قول
ہی حدیث ہی سی ہے واسطے مین او سپر عمل کرنا ہون یہہ کلام کسی
جو اب یہہ کلمہ کفر کا نہیں ہے لیکن اس شخص کو چاہیے کہ علماء دیندار یہہ
حدیث سی اس حدیث کو تحقیق کری اور طالب تحقیق حق کا رہی اور
ظہر حدیث صحیح خلاف ما قلد فیہ ترک التقليد و اتباع ہی ریت قال رسول اللہ صلی

2114

[illegible]

علیہ وسلم فی قولہ تعالیٰ و اتخذوا احبارہم و ربہا انہم اربابا من دین اللہ انہم لم
یکونوا لعبد و انہم و کنتہم کما لنا اذا احلوا شئاً اخلوا و اذا حرموا علیہم شئاً
حرموا کذا فی حجتہ اللہ البالغہ للشیخ المحقق شاہ ولی اللہ محدث الدہلوی
اس سوال میں عذر اس شخص کا نہایت نرمی اور حسن اور بے سے اور منسوخ اور
غیر معتبر ہونا حدیث کا عذر قوی ہی بیچ عمل نکر نیکی حدیث پر لیکن ہر حدیث
منسوخ اور غیر معتبر نہیں ہوتی اس واسطے جواب میں جناب مولوی صاحب نے
لکھا کہ طالب تحقیق حدیث کا رہی اور اس سے ایک اور بات معلوم ہوتی
ہے کہ بدون تحقیق مسئلہ کے عمل نکرنا چاہیے یہاں مولوی صاحب نے یہ نہیں
فرمایا کہ بی تحقیق عمل کر لے اور حق سچا نہ تعالیٰ فی فرمایا ہے فلا تقف ما
لیس لک اب علم اب اس زمانہ میں بعضی معلّم جب کسی کو دیکھتے ہیں کہ تقلید
حنفی سے رفع یدین نہیں کرتا اور اُمین پکار کر نہیں کہتا اور کو پکا ایک بہت
تاکیدی حکم اس امر کا کرتی ہیں وہ بیچارہ منکر سنت نہیں ہی لیکن سبب
عذر نامی مذکورہ کی اس امر کی سنت ہو نہیں اور کو شک ہے اس سبب عمل
نہیں کرتا تو اور کو تارک سنت بلکہ منکر سنت کہہ دیتی ہیں ایسا ہرگز سچا ہے
اور وہ بیچارہ ہرگز تارک منکر سنت کا نہیں ہے منکر سنت وہ ہو کہ ایک امر کو
سنت جان اور پہرا نکار کرے اور جب کو ایک امر کی سنت ہی ہو نہیں بلکہ
سبب گمان منسوخ ہونیکے یا سبب خوف معتبر ہونے کی روایت کے یا سبب
معنی حدیث کے تو اس شخص کو کس طرح منکر سنت کا کہا جاوی البتہ نرمی سے بھیجا
چاہیے کہ یہاں صاحب اس امر کو تحقیق کر لو اور یہ بھی جان لینا چاہی کہ رفع
یدین وغیرہ ایسے کام کچھ فرض و واجب ہی نہیں ہیں کہ جنکے واسطے
اتنا اہتمام اور غفلت کرنا ضرور ہو اول بڑی بڑی امور میں کوشش چاہیے

[illegible]

بعد ازاں ایسے امور میں لیکن اتنا اتفاق و ہر خاص و عام کو لازم ہی کہ جب قرآن
شریف یا حدیث شریف سی ایک امر ثابت ہو جاوے اور اسکے مقابلہ میں کو
عالم فاضل غوث قطب امام مجتہد کا قول نہ لانا چاہیے چنانچہ اس امر میں
ہست اقوال ہرگز کان کی نقل ہو چکے ہیں اور بعض محققین نے اس امر کو ترک
حقی میں داخل کیا ہی چنانچہ مذکور ہو چکا ہے تا یہ مسئلہ کے اور تفسیر
نیشاپوری میں ہے اختلاف فی معنی اتفاق و ہم ارباب بعد الاتفاق علی انہ میں
المراد انہ جلوسم الہیہ فقال اکثر المفسرین المراد انہم اطاعوہم فی اوامرہم
و نواہیہم الی ان قال ربہم قلت لابی العالیۃ کیف کانت البریۃ فی
جنی اسرائیل فقال انہم رجا و جدوا فی کتاب اللہ مخالف قول الاحبار طایفہ
فکانوا یاخذون باقوالہم و ما کانوا یقبلون حکم اللہ تعالیٰ کذا فی المعیار
مسئلہ بعض یوں کہتے ہیں کہ رفع یدین اور آمین جہر ضرور سنت ہے
لیکن مذہب حنفی میں نہیں ہے اس واسطیٰ نہ کرنا چاہیے جو اب یہہ کلام
نہایت قبیح ہی کیونکہ سب مذہب تابع سنت کے ہیں نہ سنت تابع کسی مذہب کے
لقد کان کلم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ پیش نظر رکھیے و جب تک ایک امر
سنت ہو نہیں سکتا تو ضرور عمل کر نیو گناہش ہے اور جب کہ اقارہ
سنت کا ہوا پھر انکار عمل کو گناہش نہیں ہاں کفر سے بچا نیو اس قول
کی ہیہ دلیل ہو سکتے ہی کہ رفع یدین اور آمین جہر ضرور سنت ہے
اونکے حقیق جنکے اماموں نے اسکو سنت سمجھا ہے لیکن چونکہ علماء حنفیہ
کی تحقیق میں اس امر کا سنت ہونا ثابت نہیں تو شاید یہ حدیث منسوخ
ہوگی سو جب کام کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے منسوخ کر دیا تو سہ عمل صحیح
یا نہیض ہوگی یعنی اسکے حدیث ہو نہیں سکتا ہوگا اور جب تک ایک امر

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

مسئلہ لعنتہم لعنہم اللہ وکل نبی بحباب الزامی فی کتابہ لدوا لکذب بقدر الس
والمستطاع بالکبروت لیغیر من اذلہ اللہ ویزیل من اغزہ اللہ والمستحل الحرم
والمحل من حرمہ ما حرم اللہ والتارک المستفی روادہ السیغۃ کذا فی عود من
لمومنین و فی بعضہ صاحب علی محدث سی ظاہر انکار کتبہ و کفر بحکمہ
کچھ کچھ غلط اور یہاں پیش کیا کرتی ہیں بعضی اور عین سے جو سنی یا اہل بیت کے
دیجے یہاں بیان جوتی ہیں انہی کچھ یہ کہ حدیث بجز ناپیدا کن رہی ہو
سمجھنا اور عمل کرنا مجتہد و نکاح کام ہے سوا اسکا جواب یہ ہی کہ معلوم کو کچھ
قرآن اور حدیث اور فقہ سے کچھ مشکل ہے اور اہل علم معنی قرآن اور
حدیث اور فقہ کے سمجھ سکتے ہیں لیکن مقتضا اور اجتہاد خاص مجتہدوں
کا کام ہے چنانچہ شرح شاشی میں ہی کل عالم لدصاصۃ حکم لمخصوص علیہ
مطلقا سوار کان قطعیاً او ظنیاً بحسب الدلالۃ والاثبات وما کان
ظنی اثبات اعنی القیاس فهو لمختص بالمجتہد اور تحریر ابن ہمام میں ہے
ان دلالة لمنس بخالف القیاس فی ان القیاس من یخص بالمجتہد وہ
دلالة لمنس لغيرها اللوام اور بحر الرائق میں ہی عوام کے حق میں لان
ظاہر محدث واجب عمل یہ سنتے کذا فی الخیار لایضا ہم کیا جانیں کہ یہ
حدیث منسوخ ہی یا نہیں جواب تم کیا جانو کہ یہ مسئلہ فقہ کا مرجع
عنہ ہی یا نہیں یعنی جیسے ہر حدیث پر احتمال منسوخیت کا کرتی ہو
ایسے ہی ہر قول مجتہد پر احتمال ہے کہ اس سے رجوع کر لیا ہو جیسا کہ
میزان الشرائع میں ہے صفحہ ۳۷۰ فان مذہب الامام حقیقۃ ہو ما قالہ ولم
یرجع عند الی ان مات تو اس میں ہم پر کسے مجتہد کے قول پر عمل درست
ہوگا اور یہہ بھی جان لینا چاہیے کہ حدیث منسوخ ہو نیکا حکم بی تاثر

[illegible]

کرونا چاہیے جیسا کہ حجۃ اللہ البالغہ میں ہی صفحہ ۱۴۲ و قول الفقہار
لما یجد وہ خلاف عمل مشائخہم منسوخ غیر مقبول اور میزان الشعرانی میں
صفحہ ۱۴۲ قول امام محمد ابن منذر کا اذا ثبت عن الشارح صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم فعل امرین فی وقتین فہما علی التخییر ما لم یثبت انسخ فیجوز لم یكلف
فیہذا الامر تارة وبہذا الامر تارة اخرى اور رشاکہ عمل با بعدیث میں ہے
کہ تا زمانیکہ حدیث ناسخ نہ شخصے ز سیدہ منسوخ بحق او منسوخ نسبت اگرچہ
بواقع نسخ شدہ باشد دو وقتیکہ حدیث دریافت عمل بمنسوخ ہرگز سرگز
روا نبود استعمال ختم و دباور در حق قوم رسیع منسوخ نباشد تا وقتیکہ
حکم ناسخ بدیاریشان نہ سیدہ پس منبع سنت را باید کہ اگر خبر
یک حدیث در مدت الحمرش باو نہ رسید ہون حدیث را غنیمت
بارہ شمرده با احتمال دور و دراز از دست نگذار و بلغوا عنی ولو با
برسانید از ما اگرچہ یک حدیث باشد این حدیث ہمین معنی دارد لایضا
ہم کیا جانیں کہ یہ حدیث روایت معتبر ہے یا نہیں جواب باتم
کیا جانو کہ یہ روایت فقہ کی معتبر ہے یا نہیں حالانکہ حفاظت روایا
فقہ میں اتنی کوشش نہیں ہوئی جتنے حدیث میں ہوئی ہے اور
فن تحقیق اسرار الرجال واسطے دریافت حدیث قوی اور ضعیف کے
مقرر ہوا نہ واسطے فقہ کے اور علاوہ اسکے حدیث قول معصوم کا ہے
اور فقہ قول غیر معصوم کا ہے اگرچہ نکالا ہوا اوس سے ہے لیکن نص
اور قیاس میں بہت فرق ہے نص اصل ہے اور قیاس نقل پس
نقل معصوم کو کہ جبکہ نقل میں بہت حفاظت ہوئی ساتھ قول غیر
معصوم کے کہ جبکہ حفاظت ویسی نہیں ہوئی ترک کرنا کہ پسند ہی لایضا

بعضے دو گونہ جہولہ حدیثین بنا کر حضرت صلعم کے نام لگا دین ہیں
 پہرسم کیا جا نہیں کہ کوئی حدیث موضوع ہے جواب اسرار الرجال
 سے علامہ کو حدیث موضوع اور غیر موضوع سب معلوم ہو سکتے ہیں اور
 موضوع کی کتابیں ہی تصنیف ہو چکی ہیں اور ایسا ہی بعض لوگوں نے
 جہولہ باتیں بنا کر انہوں کے نام ہی لگا دین ہیں پہرسم کیا جا
 کہ کوئی قول موضوع ہے جیسا کہ لکھا ہے کہے بیدین نے اپنی تصنیف
 میں وثقات الشافعی ولسی مدیکہ علی رہے اور بہ الدار اور جیسا کہ
 بعضوں نے حضرت ابو حنیفہ رحمہ کے نزدیک اجرت تاکو حلال بتا یا
 چلے میں ہے اور امام مالک کی ذہب میں سگ بچہ شہم بڑا کا
 اور متعہ اور وطی غلام حلال کہا لیکن محقق ہر فن کے قول جہولہ
 ہے سے تیز کر لیتے ہیں ایضاً بعضے حدیثوں کا مضمون کسین مخالف
 اور معارض ہوتا ہے اس وقت کوئی نہ پر عمل کریں جواب فقہا کی
 صدا قول ایک دوسرے کے مخالف اور معارض ہوتی ہیں اس وقت
 کوئی نہ پر عمل کرو گے بلکہ خاص ایک امام کے ذہب میں امام اور اس کے
 شاگردوں میں بہت مسائل ہیں اختلاف ہوتا ہے چنانچہ اولیٰ میں
 بیش مسئلہ بیان کیے جاتی ہیں امام ابو حنیفہ کی نزدیک نماز میں
 ایک آیت کا پڑھنا فرض ہے اور صاحبین کے نزدیک ایک آیت در
 باتین آیتیں جہولہ امام قرآن مجید میں دیکھ کر قرأت پڑھے تو امام
 کے نزدیک نماز اس کے فاسد ہی اور صاحبین کے نزدیک فاسد نہیں
 دتر واجب امام کے نزدیک اور سنت ہی صاحبین کے نزدیک نظر
 کڑی ہو کر شروع کرے پہر غیر عذر بیٹہ جادوی امام کی نزدیک نماز اور

علامہ شافعی نے کہا کہ میں نے
 ۱۲۰
 جہولہ کی باتیں بنا کر انہوں کے نام ہی لگا دین ہیں

صاحبین کے نزدیک بغیر جائز ہے نہیں پڑھتا اور نہ پڑھنا اور سکا یا دسی اور
 عصر ادا کرے امام کی نزدیک عصر فاسد ہے بفساد موقوف یعنی اگر وہ عصر کے
 چہ وقت کی نمازین ادا کرے اور ظہر ایک اور انہیں کی تو یہ چہ نمازین
 جائز ہیں اور صاحبین کے نزدیک نہیں جائز چلتی کشتی میں نماز بیٹھ کر بغیر
 مرض کے جائز ہے امام کی نزدیک اور صاحبین کے نزدیک نہیں جائز چھوڑ کر
 نماز میں کم سی کم تین نمازیوں کا ہونا سوائے امام کے شرط ہے نزدیک امام
 کے اور صاحبین کے نزدیک دو کافی ہیں نماز ظہر جمعہ کے دن گھر میں ادا
 کرے جماعت ہو بیسے پہلے پہر چلا جمعہ کی نماز پڑھنے کو ساتھ جماعت کی تو
 ظہر پڑھی ہوئی فاسد ہوئی امام کے نزدیک اور صاحبین کے نزدیک اس وقت
 باطل ہوئی جب جماعت میں داخل ہوا جمعہ کی نماز میں امام کی رکوع چھوڑ
 پہلے اگر نمازی بہاگ جاوین تو حضرت ابو حنیفہ کے نزدیک امام کو چاہی
 کہ ظہر پڑھے نہ جمعہ اور صاحبین کے نزدیک جبکہ شروع کر چکا تو جمعہ پڑھے
 عقیدہ گاہ کو جاتا ہوا امام کے نزدیک بغیر بکار کر سکے اور صاحبین کے نزدیک
 کہی اوپر قیاس حدیث کے بغیر تشریق امام کے نزدیک عرفہ کی دن
 نماز صبح سی عصر عید تک اور صاحبین کے نزدیک تیرہویں تک کی عصر تک
 گھوڑوں کی زکوۃ امام کی نزدیک ہر گھوڑی پر ایک ایک دینار یا قیمت مقرر کر کے
 چالیسواں حصہ اور صاحبین کے نزدیک گھوڑوں پر زکوۃ نہیں جائز حرم عورت
 نکاح اور وطی کرے تو امام کے نزدیک اور سیر حد زنا نہیں اور سیرا سخت ہے اور
 اور صاحبین اور شافعی کے نزدیک حد ہی حد رطل امام کی نزدیک تین
 مہینے اور صاحبیہ کے نزدیک دو برس شوہر غایت پر عورت گواہ نکاح میں
 کرے تو شافعی کو شوہر غایت پر حکم لگانا اور قرض لیکر عورت کو نفقہ دینا جائز نہیں

اور زفر کے نزدیک جائز اور اسی پر فتویٰ ہے کہ ذی الدرب خیار شرعاً امام کے
 نزدیک نہایت آئین دان اور صاحبین کے نزدیک زیادہ ہی جائز ہے اگر
 منکر کرے خیار مشتری کا بیع کو بلائے کے ملک سے نکلیا گیا و منہ نہیں کرنا لیکن
 مشتری کی ملک میں نہیں ہو جاتا اور صاحبین کے نزدیک مشتری کی ملک میں
 ہو جاتا ہے اور اصل اختلاف پر بہت مسائل تضرع ہوتی ہیں ایک کچھ یہ کہ
 بیع کیا یہ لکھ کر ایک چنانہ ایک دم کو تو امام صاحب کے نزدیک ایک ہی جائز
 کی بہرہ صحیح ہوئی اور اگر سب پیمانوں کا ذکر کیا تو سب کی بیع ہو گئی اور
 صاحبین کے نزدیک سب کے بیع ہو گئی اگرچہ سب ذکر نہ کریں بیعتی کو اجنبی
 گذرنی ہی چھ حقوق کے بیسے بیع اور بیع اور اطلاق میں... حکم قاضی کا
 ہو جاتا ہے اور صاحبین اور زفر اور شافعی اور احمد اور مالک کے نزدیک ظاہر
 میں نافذ ہوتا ہے نہ حقیقت میں کافی الذر ذر و مضمون میں سہلی ایک شخص بہر
 کو دی امام صاحب کے نزدیک نہیں اور صاحبیہ کی نزدیک چار منہ ہے یہ سب مسائل
 ہایہ وغیرہ میں موجود ہیں اور بہت جگہ میں ایک ہی امام کی روایتیں بہ
 مختلف منقول ہوتی ہیں چنانچہ بعض روایات بیان ہوتی ہیں کہ سیدنا بادشاہ
 شایع تو یہ ہے ولی التمسین تتبع الخیر حسن و اذیلا و حسن احمد و ابیہا میں کہ
 بحر العلوم نے شرح مسلم میں کذا فی البیاع اور شرح وقایہ فارسی میں ہی اگر غرض
 را بہ تیزی کند زو چاکہ میر و قضا صا واجب شود و اگر بہ پشت کند زو ہست
 نزدیک صاحبیہ و شافعی نیز قضا صا واجب شود و از امام مدان سہ روایت ہست
 ایک روایت مدان قضا صا واجب شود و ایک روایت واجب شود و ایک روایت
 اگر جرات کرد ہست قضا صا واجب شود و ہو صحیح کذا فی الہدایہ اور مطاوع
 میں ہے صفحہ ۶ کہ اگر قاضی خلافت مذہب اپنے کے حکم کریں عموماً تو امام سی

لہذا در بیعتی
 ہاں میں سب سے

۱۲۲

بیعتی و بیعتی
 بیعتی و بیعتی

او سکی نافذ ہونی میں دو دروایتین میں کما قال ولی الحمد للہ روایتان اور
 سرحدی میں ہے چہ بیان میراث محل کے دیوقت عبدالی حنیفہ رحمہ نصیب لجنہ
 بنین اور اربع بنات ایہا اکثر و بیٹھے لبقیۃ الورثۃ الانصبار و عند محمد رحمہ وقت
 نصیب ثلاثہ بنین او ثلاث بنات ایہا اکثر و رواہ عنہ لیث بن سعد و فی روایت
 اخری نصیب بنین و دو قول حسن واحدی الروایتین عن ابی یوسف رواہ عنہ
 ہشام و روی بخصاف رحمہ عن ابی یوسف رحمہ ان یوقت نصیب بن واحد و نہ
 واحد و علیہ الفتویٰ اور میزان الشرائع میں ہے حد ۱۲ کہ آدمی مردہ کی
 نجاست اور طہارت میں دو قول میں امام شافعی رحمہ سی اور اسی میں ہی
 حد ۱۳۹ کہ مسح کانون کے ایک یا مین بار ہونی میں احمد رحمہ سی و دروایتین میں
 اور اسی میں ہی حد ۱۴۰ کہ نماز میں ہاتھ باندھنی میں ناف سی نجی یا اوپر
 اخری دو دروایتین میں ایضا حد ۱۵۰ اسوای و در کحت اول کے سورہ فاتحہ
 کے ضم کر نیچے مسنون ہوئیں دو قول میں شافعی کے ایضا حد ۱۵۱ ستر عورت
 ہونا در میان ناف اور گھٹنے کے یا حصص حج اور وبرا بنین و دروایتین میں
 احمد اور مالک سے ایضا آخر و کا تمام بدن عورت ہونیں سوائی منہ اور قدین
 اور قدین کی و دروایتین میں احمد سے ایضا حد ۱۵۲ بدن کپڑا مکان پاک
 ہونا واسطے صحت نماز کے شرط ہے یا نہیں امام مالک سے اس میں تین روایتیں
 ہیں ایک روایت سی بہر صورت شرط ہے اور دوسری روایت مطلقاً شرط
 نہیں اور صحیح تر روایت یہ ہے کہ اگر نمازی کو معلوم ہے کہ کپڑا یا بدن
 یا مکان پلید ہے تو نماز صحیح نہیں اور اگر معلوم نہیں یا ہول گیا تو نماز صحیح ہے
 و اگر کہو کہ واسطے دفع معارضہ اور مخالفت قول فقہاء کے قاعدہ متحرر
 بموجب او سکی تناقض و تخالف کو دفع کیا جاتا ہے چنانچہ وہ قاعدہ بیان کیا

۵
 طے اور سو کا جا گنا گنا کر
 کہ ام بخشنے کی حصہ دار
 یا جا کر کوئی کام میں
 مذکورین میں ہو گا اور
 یا یا یا یا یا یا یا یا یا یا
 کر کے حصہ اور ایک
 نام جو کہ ہو گا یا یا یا
 جو کہ یا یا یا یا یا یا
 میں یا یا یا یا یا یا
 اور یا یا یا یا یا یا
 و کر یا یا یا یا یا یا
 مدد و یا یا یا یا یا یا
 دنی اور یا یا یا یا یا یا
 اور یا یا یا یا یا یا
 کے یا یا یا یا یا یا
 سے یا یا یا یا یا یا
 دیکھ یا یا یا یا یا یا
 کا اور یا یا یا یا یا یا

بیخ تاہم مسئلہ کے جواب میں اس قول کے قواعد و اصول میں سے ہے الخ تو حکم ہے
 میں ایسا ہی رابطے رفع قارض احادیث کے قاعدہ اصول میں مقرر ہے کہ جو
 اس کے قارض کو دفع کیا جاتا ہے اور عیار میں نقل کی شرح مجتہد کے قاعدہ قوت
 قارض کے درمیان دو حدیثوں کی اور اگر موافق ہو سکے تو یکجہاں کر دو ہو کر
 ہی کون ازراہ تاریخ موجود ہے پس سوخو کو نسخ سمجھ کر اختیار کریں اور اگر نسخ
 ہی معلوم ہو تو ایک کو دوسری پر ترجیح دیں اگر ترجیح ہی ممکن ہو تو
 دونوں کی عمل سے متوقف رہیں اور رجوع کریں طرف مودون کی ایضا
 میری امام کا قول ہے حدیث ہے ہی ہے جواب امام کا قول حدیث ہی
 ہے اور یہ خود حدیث موجود ہے اس قول پر ہی عمل کرو اور اس حدیث پر
 عمل کرو اور اگر قول در حدیث میں مطابقت نہ ہو سکے تو قول کو ترک اور
 پر عمل کرو میزان الشعرانی میں ہے وقال الامام الشافعی وغیرہ ان اعمال
 احادیثین اور القولین اولی من النہای احادیث ان ذلک من کمال مقام الایمان
 اور اسی میں ہے ص ۱۰۸ وکان الامام محمد بن المنذر رحمہ تعالیٰ یقول افان ثبت من
 انشاع صلی اللہ علیہ وسلم فعل امرین فی وقتین فباعلی التخییر مالم ثبت فی کل کل
 بہذا الامر مرارۃ وبعذا الامر مرارۃ اخری اور فرمایا شیخ عبد الحق رحمہ تعالیٰ یہ سچ شیعہ
 سفر السعادت کے سچ رقم ہیں اور عدم رفع کے پس چارہ نیست از قول بہت
 ہر دو ایضا حضرت ابو حنیفہ تابعی میں اور تابعی کا قول ہے حدیث ہی جواب
 کوئی حدیث صحیحہ معارض قول ابو حنیفہ کے ہو اور کوئی حدیث ضعیف اور قوی
 کے موافق ہو تو اس قول پر عمل چاہیے نہ حدیث پر جواب بہ قاعدہ کو
 حدیث یا کتاب اصول میں ہی اور اگر اپنی رائی سنی کہی ہو تو نہایت بڑا کرتا
 ہو شرح مسلم الثبوت میں ہی لان التشریع بالرای حرام اور حضرت مودود کے

۱۲۴

142

حکیم کریم بن راسی
مکتبہ اسلامیہ
کلیں کی حکومت
نرخ شات
قزوین

تابعی ہو نہیں سکتا ہے اختلاف ہے اور تابعی کے قول کو حدیث کہنا اگر باعتبار معنی
 لغوی کے ہے تو ہر کسی کے قول پر اطلاق ہو سکتا ہے اور اس سے بیان کیا بحث
 ہے اور اگر باعتبار معنی اصطلاحی کے ہے تو یہی مفید مطلب متبادری کا نہیں
 ہے اور اس اصطلاح میں یہی اختلاف ہے اور اگر اس اعتبار سے کہ تابعی کا
 قول جو فعل بعینہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا قول اور فعل ہے تو باطل ہے اور خود قول
 ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ اذاجار عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فعلی لراس وبعین وادھا
 عن اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قولہم وادھا جار من التابعین لا محسوم روایہ
 فی المدخل باسناد صحیح عن عبد اللہ ابن المبارک کہ ان فی التفسیر المظہری اور
 ہر مجتہد کے قول پر عمل کرنا عمل بالحدیث ہی جانتی ہیں جبکہ حدیث نہ ہو کیونکہ
 حدیث ہی سے مستنبط ہے اگرچہ احتمال خطا کا رکھنا ہو لیکن وہ جانب پاک
 جگہ رسول ہو نہیں اور انکی قول کے حدیث ہو نہیں کیونکہ اختلاف نہیں اور
 صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین اور سب مجتہد اسی ذات بابرکات کی قول مبارک
 کے تابع ہیں جبکہ انکا قول صحیح صحیح محفوظ متصل اناسا و پایا جاولی در
 کتب میں نظر کرئیے اور ایک صحیح علامہ متبحر کا اس پر عمل ہوئیے ظاہر معلوم
 ہو کہ مبنیٰ پر ہی نہیں پہر اسکی ترک کر نہیں کیا عذر ہے فرمایا شاہ ولی اللہ
 رحمہ اللہ اس امر میں حجۃ الوداعہ میں ۱۶ ص ۱۶ و ما عذرنا یوم یقوم الناس
 لرب العالمین اور ص ۱۶ فخذیک لاسبب الخالفہ حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم الاتفاق فی
 اوجہ علی سوا ذات الصفات کی قول کے مقابلہ میں کیے قول پر عمل
 نہیں ہو سکتا تابعی ہو یا غیر تابعی آزاد ایک اور بات سمجھنا چاہیے کہ جب بعض
 مسامون میں حضرت امام احمد کا قول ترک کیا جاولی ساتھ قول بی یوسف رحمہ
 اور محمد رحمہ کے تو ساتھ ایسی حدیث صحیح کے ترک کر نہیں کیا قباحہ بلکہ وہی

کہ جگہ روایت آتی ہے
 حضرت صلح میں قریب
 ہو کر اور صاحب
 اس سے کسی اور
 اور انکی قول میں ہی اور
 جب تابعین کے
 جگہ اگرچہ صحیح
 ایک صحیح ہے روایت
 سند صحیح ہے روایت
 عبد اللہ ابن مبارک کی روایت

تفسیر مظہری میں ۱۱ ص ۱۱
 عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
 اور درویش کا کہی ہوئی
 ۱۱ ص ۱۱
 کوئی بیوقوف نہیں
 بی یوسف حدیث
 اتفاق ہے روایت
 جگہ ہوا

۱۲۶
 علامہ ابوالحسن علی دہلوی
 صاحب دہلی
 مدرسہ اسلامیہ
 دہلی

۱۲۶
 علامہ ابوالحسن علی دہلوی
 صاحب دہلی
 مدرسہ اسلامیہ
 دہلی

علامہ ابوالحسن علی دہلوی
 صاحب دہلی
 مدرسہ اسلامیہ
 دہلی

ضرورت کے گما ہو مگر قسم دینے کو واسطے قول چار دن ادا ہو گا ترک کیا گیا
 ساتھ قول بن ابی لیلے کے پہر اس سے زیادہ کیا ضرورت ہے کہ حدیث صحیح
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل نصیب ہو کہ ساری شریعت اسی کی واسطے ہے اور حضرت
 ابو حنیفہ رحمہ اللہ اگر ایسے حدیث کو باقی خود دینے قول سے رجوع فرماتی اور حدیث
 عمل کرتے میزان الشرائع میں ہے ص ۱۷۷ اے لوہا شہ جتے وقت کاوش
 الشریعۃ لیدرجیل الخلفاء فی جمہا من البلاء والشعور وظفر بہا لا خذ بہا و ترک
 کل قیاس کان فاسدہ باقی حدیث ضعیفہ او سکی تو حدیث ہی ہو نہیں سکتی
 ہوتا ہے چچ متا بلہ حدیث صحیحہ کے کیونکر مقبول ہوا ایضا سید احمد صاحب نے
 فرمایا کہ فقہ کی متون کتابین مانند حدیث متواترہ کے ہیں اسی پر تم انکھ مندی عمل
 کرتی رہو اور جواب سید صاحب نے کچھ اور فرمایا ہو گا کہ شاید کسی سطور سے
 ہر نہ سید صاحب ایسا کلام کیون فرماتی کہ مخالفت اصول اہل سنت کی ہو
 حدیث متواترہ کا منکر کا فر ہے اور روایت متون فقہ کا منکر اگر دلیل شرعی
 کے ساتھ انکار کرے فاسق ہی نہیں ہے چنانچہ حضرات مجتہدین کی اقوال
 چچ مسائل مختلفہ کے کہ متون فقہ میں مدح میں ایک کا قول دوسرے کے قول
 کو رد کرتا ہے اللہ بوجیب قبول نہایت حنفی کے یہ بات ضروری کہ کتاب
 جامع صغیر اور جامع کبیر اور بیسوط اور سیر اور زیادات تصنیف امام محمد رحمہ
 اللہ کی ہے جو ظاہر الروایت کہتے ہیں ان کتابوں کی مثال کی ایسا خیر نہ ہو
 کہ ایسی چیز ہے جیسے حدیث مشہورہ کے ایسا حضرت یحییٰ بن عمر صلی اللہ علیہ وسلم
 ایک سو اس سے پہلے ثابت نہیں ہوتا کہ حدیث مشہورہ کی موجود ہوتی او سکی تھا
 ان کتابوں کی روایت پر عمل کیا جاوی بلکہ ہر صورت ترجیح عمل بالحدیث
 کو ہی چنانچہ ثابت ہو چکا ایضا تم مقلد ہو یا مجتہد جواب ہم مقلد ہیں نہ

مجتہدین کے کج مسائل قیاسی اجتہادی کے اور کچھ مسائل فقہی کی نہ تقلد نہ
 مجتہد بلکہ عامل بالنقص جیسا کہ بیان ہو چکا تحریر وغیرہ سی و ذلالتہ لنقص لفظیہا
 العوام اور یہ ضرور لازم نہیں ہی کہ سوائے تقلد یا مجتہد ہونیکے تیسرا امر نیا ہے
 بلکہ تقلید محض مسائل قیاسی اجتہادی میں ہی واسطے لا جاری کے نہ اور اس میں
 میں کہ اچھی طرح ظاہر ہو قرآن اور حدیث سی لیکن معنی قرآن اور حدیث کے
 سمجھنے میں اور صحت نقل اور صحت الفاظ میں بلکہ حاجت ہی تقلید اہل سنت
 اور صرف اور نحو اور معانی اور حضرات مفسرین متقدمین اور محدثین اور مجتہدین
 اور حافظان قرآن اور قاریوں کی سوسہ تقلید اور طرح کی ہے اور بیان ہو چکا
 کہ ظاہر حدیث واجب العمل بہ اور روایات میں ہی واما الثانی وہو عمل بالحدیث
 فلیس لک باجتہاد کما ہو لیس تقلید ایضاً فرمایا شیخ عبدالحق رحمہ اللہ پھر شرح
 سفر السعادت کی واضح و صحیح اخبار آمدہ بالا اس معین و عمل بدان موجب
 سعادت دنیا و آخرت ہے اما درین روزگار پسین این کار صورت نہ بندہ
 الی ان قال والعهدة علیہم جواب انا قلید وانا الیہ راجعون موجب ظاہر
 قول حضرت شیخ کے بڑی مصیبت پیش آئی کہ سعادت دنیا اور آخرت کی
 اس زمانہ میں ہم لوگوں کو نصیب نہیں ہو سکتی این کاری اگر مراد عمل بالحدیث
 ہے تو کچھ مشکل نہیں رفیع مدین اور امین جہر اور اذان اور قامت اور حج
 اور تہلیل اور تکبیر اور درود و شریف پڑھنا وغیرہ ایسی اعمال جو ظاہر حدیث سے
 ثابت ہوئی میں جنہیں اجتہاد کی کچھ حاجت نہیں سب صورت پذیر میں
 صورت نہ بندہ کی کیا معنی اور اگر مراد ہے اجتہاد و کرنا تو یہاں کلام اجتہاد
 میں نہیں ہے بلکہ عمل بالحدیث میں ہی اور اجتہاد وہی ہمیشہ تک انتشار اللہ
 تعالیٰ اس امت مرحومہ میں جاری رہے گا کوئی دلیل اسکی محال و منقطع ہونی پر

کہ حدیث میں اجتہاد
 کے واسطے لازم ہے

۱۲۶

میں اجتہاد
 کے لئے لازم ہے

فایم نہیں چنانچہ انشاء اللہ تعالیٰ اسکا بیان ہو گا اور یہ قول حضرت شیخ کا خود اور
اجتہاد معلوم ہوتا ہے اور یہ جو فرمایا والہدیہ علیہم عہد و حضرت مجتہدین سے
اپنے فہم کے لیے ہے بلکہ انہوں نے فرمایا ہے کہ ان کو انانہ خبر الرسول معلوم ہے
اپنی خاص شاگردوں کو فرمایا ہے کہ ہماری قول پر عمل کرنا جب تک بجا نہ کہہ سکتے
کہاں سے کہا ہے تو مایہ خیز جلال الدین سیوطی نے اپنی پیچ کتاب الرد علی من قال
انہ الارض کملہ اربع مالک والوجعینہ والشافعی رحمہم قطعاً لا یقلد سوا صاحب
منہم بل انہم قد ہوا عن فلانک ولم یضو الا حدیثہ اور یہ اقیست والہو اہری اقل
عند المجتہدین و کان الامام احمد یقول یس لا حدیث مع اللہ و رسولہ کلام لا یقلد
ولا تقلد ان مالکاً ولا الا و زائلی ولا الشافعی ولا غیرہم و خدا الاحکام من حیث انہ
من الکتاب والسنة اور حضرت شیخ نے پہلے فرمایا بالاس طریقین پہ فرمایا
صورت شہد واسکی یہ مثال کہ چھون کا کہنا سر پر لیکن پر نا کہ یہاں سے ہی
نہیں ہو سکتا ایضا حدیث میں تو گوہی حلال ہے اور حدیث پر عمل کر
تو ملو موریوں کے بانی سے وضو کرنا پڑیگا جواب ہو گا اللہ تعالیٰ نے ہر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرمانبرداری کا حکم دیا ہے سو حضرت کی حدیث فرمان
سی جس چیز کا حلال ہے پاک ہونا معلوم ہو گا وہ ہو یا موریوں کا پانی یا اور کوئی
چیز یہ ہر او سیرا اعتراض کی نا مسلمان کا کام نہیں خواہ اپنی طبیعت کو اور شیخ
نفرت ہو یا رغبت میلے گرو طبع خواہ از سن سلطان دین و خاک بر فرق عتہ
عبادین و لیکن یہی بہر من قصب اقلید کی ایسی چیز و نکاح ذکر وقت ذکر
عملی حدیث کے سوجھا ہے نہ وقت عمل فقہ کے حالانکہ فقہ میں ایسی باتیں
بہت ہیں شائع عام کی کچھ کو فقہانی حکم پاکی کا دیا اور امام مالک اور دیگر
مذہب کو براہ و موت حیوانات حلال کا پاک اپنی اور مسنون کچھ نزدیک پہنچا ہے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

حرام کی پاک ہی اور چوہی کی میٹگیاں کٹی میں پس جاوین تو محاف میں اور
آتش پرست کی مزدوری کرنا واسطے جلانی آگ کی درست ہی اور بعد تشہد
اخیر کے قصد گوز مارنے سے نماز نہیں ٹوٹی اور فتاویٰ عالم گیر میں
آگ کو حلال لکھا ہے اور طحاوی میں قرح کی رطوبت کو پاک لکھا ہے اور
اوسنی میں ہے کہ پاخانہ سی پانی بہتا اگر چوکی کے اوپر کا ہے تو پاک ہے
اور تجربہ میں ہے شعر المختصر لاصحیۃ لالیفہ المار اسطرح کی اور بھی روایت
میں کہ جلسہ مقلدین متعصبین کو عارضین آتی ذرا اللہ اور رسول ہی شرم
کر کہ حدیث حضرت سید المرسلین کے مقابلہ میں ایسا کلام کرتی ہو واللہ اعلم
کہ ہکلو ایسی روایت فقہا پر طبیعت کی کراہت سی ہرگز اعتراض نہیں اور
جو کوئی کری ہم اوسکو برا جانتے ہیں کیونکہ فقہاء مجتہدین کے اقوال حدیث
ہی سے مستنبط ہوتی ہیں اور اوپر عمل کرنا حقیقت میں حدیث ہی پر عمل
کرنا ہی بلکہ مقصود یہ ہے کہ اعتراض نہ فقہ پر ہو نہ حدیث پر اور اگر کوئی مسئلہ
فقہ کا برخلاف حدیث کے معلوم ہو تو ترک کیا جاویں بسبب مخالفت حدیث
کے نہ بسبب کراہت طبع کے اور فقہا ہی ویسا ہی حسن اور بے کہا جاویں
بہر ان میں ہے صلوات علیہ الامام احمد ابن ابی اسحاق البیہقی قال لا یقول
لے میں حدیث استغلوا بالعلم فقال لا الامام احمد ثم یا کافر لا تدخل علینا
بعد الیوم ثم انہ التفت لے اصحابہ وقال ما قلت ابدا لاحد من الناس لا تدخل
داری غیر ذلک الفاسق اور اوس میں ہے صلوات علیہ احوال المجتہدین تابع
لادلۃ الشرعیۃ اور فرمایا مولانا محمد امجد علی مرحوم نے بیچ الصلاح الحق کی حکام
مستنبط مجتہدین سابقین ہمہ از قبیل سنت حکمیہ انتہی مختصر الضمان
مقلد کو نہیں پہنچتا کہ برخلاف رائی مجتہد کے کتاب اور سنت ہی مسئلہ نکالی

۴
 اور سنا ادا ہو جائے
 اب اس کی جی جی نایک
 قافلہ کو گزرتے ہو
 صحت کا دروازہ اور علم
 کے دروازے پر پہنچا
 فقیرین کے نام سے
 گھر میں بھی گھر میں
 جاری رہے ہیں
 ہر ایک صاحب کی طرف
 منوجہ ہو کر رہا ہے

[illegible]

جواب رسالہ اللہ ہر حق میں ہے کہ جو فقیر مارک اور کثافت کے لئے
 تحت میں قول اللہ تعالیٰ کے واکتیم احد لہن قنطاراً کہ رعایت سے حضرت
 عمرؓ ہی کہ کھڑی رہے خطبہ پڑھتے پہ فرمایا اسی کو گوند پڑا و مہر جو دینا
 اگر بزرگ ہوتا یہ کام دنیا میں اور تقوی اللہ کے پابن تو اول ہی تم سے
 اس بات میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عثمانؓ سے
 کسی بیوی کا بارہا و قیسی زیادہ پر کھڑی ہوئی اور بکے طرف ایک عورت
 پر اور سنے کہا یا رسول اللہ میں آپ کیوں منع فرماتی ہیں ہمارا حق جسکو پہلے
 اللہ نے ہماری واسطے اور اللہ فرماتا ہے اور جو دو قسم اور عورتوں میں سے
 ایک کو ایک قنطار لینے اور سیرال پہ فرمایا حضرت عمرؓ نے ہر کوئی عمرؓ
 زیادہ دیا ہے والا ہے پہ فرمایا ہے یا رسول اللہ میں سے تسمعی اور مثل ہمارا
 نکر وہ علیؓ تو علیؓ امراۃ النساء تھے سنے سو تم مجھے میں سطر
 کہتا ہوں سو تم انکا نہیں کرتی ہو سیری قول پر ایک عورت سیرا قول و کرتی
 ہے جو زیادہ علم والی عورتوں سے نہیں آتے اس حدیث سے خلاف آتا کہ
 کہ امیر المؤمنین خلیفہ سید المرسلین امام محمد بن حنفیہ کے شان میں حضرت نے
 فرمایا ہے لو کان نبی بعدی لکان عمر ابن الخطاب یعنی اگر میری بعد کوئی
 ہے ہوتا تو عمر ابن خطاب ہوتا اور کئی بار قرآن آپ کی راہی اور اعتبار
 پر نازل ہوا ہے سو قول ایسے خلیفہ رسول کو ایک عورت کہ علم فی مخالف
 لفظی کہ او سیرا اعتبار کیا اور او سون فی او سکی بات کو قبول فرمایا یا رسول
 اللہ قول پر رد و انکار کرنے کے سبب ہی جواب فرمایا ہے مختصر کناف
 پہر آپ جو کوئی کہے محمد کا قول خلاف نہیں کہ قبول نہ کرے تو کیا حرج
 ہے بلکہ یہ عمل موافق وصیت محمد بن کے ہے اور اس میں مجھ کی دلیل

اول حضرات کے لازم ہونے اسے اور حدیث کے مقابلہ میں عقل مجتہد کو ترک کرنا
 اگر موجب بی ادبی مجتہد کا ہے تو مجتہد کے قول کے مقابلہ میں حدیث کو ترک کرنا
 موجب بی ادبی صاحب حدیث کا ہے نفوز باللہ منہا اور جلالین کے حاشیہ
 پر مدارک سی نقل کیا ہے **ص ۱۰۰** مالا غلیظا کما ترفی آل عمران وقال عمر رضی اللہ عنہ
 لا تفتوا بالصدقات النساء فقال امرأتہ اتبع قولک ام قول اللہ واتبعت اللہ
 تطارفا فقال عمر کل حد اعلم من عمر تزوجا علی من شتمتہ فت اگر کوئی غور سے
 اس مسئلہ میں نظر کرے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خطا ہی واقع نہیں ہوئی مگر کارنا
 کرنا کچھ مخالف اس آیت کے نہیں ہے لیکن اس وقت یوں ہیں آپ کی
 سمجھ میں آیا کہ جسے خطا ہوئی مقصود یہ ہے کہ کسی بزرگ کی خطا پکڑنا اگر
 بدیہیت امانت اور بی ادبی کے ہو تو مضائقہ نہیں ہے اور بزرگوں کی خود
 وصیت ہے کہ جو ہماری خطا معلوم ہو جائے اور سکھایا ہو کہ وہ اور بدیہیت
 کہ ایک شخص نے پیچ تحقیق سے ان مع العسر یسر کے خطا حضرت علی رضی اللہ عنہ
 پکڑی آپ نے اس کے قول کو قبول کر لیا خطا کا اقرار کیا بیت پسندیدہ
 شاہ و مردان جواب دے کہ من برخطا یوم اور صواب حق حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی
 یہ شان کہ اگر حضرت کے بعد کوئی بنی ہوتا تو وہ ہوتی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ باب
 بدیہت العلم جبکہ ایسے حضرات اپنے لاعلمی و خطا کا اقرار کریں تو آپ علماء و دین
 کو بھی اس مدین ان حضرات کی خصلت اختیار کرنا چاہیے نہ پاس سخی و عقب
 ایضاً پہلا بتلاؤ تو کونسا مسئلہ فقہ حنفی کا یہ خلاصہ حدیث کے ہے جواب
 اس بات کو حضرت شیخ اکبر اور امام عبد الوہاب اور امام طیبی اور امام محمد
 غزالی اور قاضی سنار اللہ صاحب در حضرت مرزا جاجان صاحب در
 شاہ ولی اللہ صاحب اور مولانا اسماعیل شہید اور مولانا عبد العزیز ملتانی اور شیخ

سزا الدین عبدالسلام اور شیخ تاج الدین عثمانی اور علامہ دار کی شاہی
 اور قادری حنفی اور حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہم وغیرہم حضرات متفقہ
 سے پوچھا چاہیے جنہوں نے فرمایا ہے کہ حدیث کی مخالفت باکر کے قول
 عمل سے کہ اور حضرت ابن عباسؓ اور ابن مسیرینؓ اور کعبہ وغیرہ
 حضرات سے پوچھا چاہیے جنہوں نے حدیث کے مقابلہ میں کعبہ کے قول
 لانی پر تشدد فرمایا ہے بلکہ حضرات مجتہدین اور خاص حضرت ابو حنیفہؒ
 سے پوچھا چاہیے جنہوں نے فرمایا ہے اتر کو قولی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ایضاً حضرت ابو حنیفہؒ نے حدیث پر عمل کرنے کے واسطے ہر کسی کو اجازت
 نہیں دی بلکہ خاص حضرت ابو یوسفؒ اور محمدؒ کو کہ خود مجتہد اور حدیث
 کے سمجھنے والی اور حضرت ابو حنیفہؒ کے سامنے تھی جواب کہیں یہ
 نہ کہ یہ بیٹھو کہ آیت کریمہ یا ایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول کا
 حکم پیغمبر خدائی ہر کسی کو نہیں دیا بلکہ خاص دن لوگوں کو کہ خود حضرت
 اصحاب اور قرآن اور حدیث کے سمجھنے والے ہی اور حضرت ابو یوسفؒ
 اور محمدؒ کہ جنہوں نے مسائل میں حضرت ابو حنیفہؒ کے رو برو حضرت
 ابو حنیفہؒ سے خلاف کیا اور مسائل کو قرآن اور حدیث سے اخذ کیا وہ تو عام
 یا حدیث ہی ہی اور انکو ترخیب دینا اس بات پر کہ اتر کو قولی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کیا ضرور تھا بلکہ محبت اور فضول تھا اور یہ تو فرمائیے کہ آیا حضرت شیخ اکبر
 اور امام عبدالوہاب اور طیبی وغیرہ ان حضرات میں بھی امام ابو یوسفؒ اور
 محمدؒ کو عمل یا حدیث کی ناکہ فرمائی ہے اور ایک اور بات میں پوچھا جن
 اسکا جواب اللہ ہی شرم کر کرے کہ اگر وہ بھی کہ آیا رسول اللہ کی حدیث پر عمل کرنے کی
 واسطے کسی مسلمان کو حاجت ہے کہ حضرت ابو حنیفہؒ یا کسی اور صاحبِ اجازت

طلب کری بلکہ حضرت ابو حنیفہؒ یا کسی اور صاحب کی متابعت کرتی کے واسطے اجازت شرط ہے حضرت رسول اللہ صلی علیہ وسلم کی اور اگر کہو کہ احتمال الضعیف یا منسوخ ہوئی یا مستحبی نہ سمجھنے حدیث کا عذر ہے حدیث پر عمل نہ کرنا تو یہی عذر ہو گا جواب اس بحث میں بخوبی دیا گیا ہے اور اس واسطے نقل کیے گئے ہیں قول بعض بزرگان دین کے ایضا مسلمانوں کو لازم ہی کہ غیر مقلد ہوں مگر باتوں کی طرف خیال نہ کریں اور جس طریقہ پر کہ اکابر علماء امت و سیراۃ الاولیاء اللہ محبوب خدا کے چلتے رہے ہیں اوسی پر چلیں جو اس لئے لازم ہے کہ کسی متعصب تقلد یا غیر مقلد کی باتوں کی طرف خیال نہ کریں اور جس طریقہ پر کہ اکابر علماء امت اور سیراۃ الاولیاء اللہ مقبول خدا کا کہ اول ان کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تالیفین اور مجتہدین میں اجماع ہو چکا ہو اوسی پر چلیں اور یہی فرمایا ہے اللہ اور رسول فی دین لیاقین الرسول من غیر ما بینہم الہدی و متبع غیر سبیل المؤمنین الایہ فانما علیہ صحابی صحابہ کا انجوم بخدیش الناس کم متبع اتبعوا السواد الاعظم اور امر اختلافی کو رجوع کریں طرف کلام اللہ اور رسول کے اور سنت خلفائے راشدین کے و ما یستحب لہ فی حق تنازعہم فی شی فردہ الی اللہ و الرسول الایہ اور فرمایا حضرت علیؓ علیہ السلام نے کہ سبقتہ و سنتہ خلفاء الراشدین احدث ایضا اس کی تکریم میں اولی الامر سی مراد ہیں امیر شکر کے نہ حضرات مجتہدین اور مصیباوی ہیں انہیں مقلد ان نیاز مجتہدین حکمہ خلاف المرؤس جواب تفسیر طبری میں ہیں تحت اسی آیت کریمہ کے و کذا یستعمل الفقہاء و العلماء و المتشیخ بل اولی الامر و ذرۃ الانبیاء و قالوا الاحکام اللہ و رسولہ اور اوس میں ہے مسئلہ از انہی المجتہد و ظہران فتواہ مخالف للکتاب السنۃ و علیہا اتباع الکتاب السنۃ

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

اور نکاح جگہ اور نہ مجتہد سی چہا نہ رئیس سے نہ اور کسی نے تفسیر جلالین میں ہے
 تحت اسی آیت کے ذکاٹ ای الزوالیہا خیر لکھا من التنازع و لا توالی لای
 اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ولاتنازعوا الاّیہ اور وقت ملنے آیت یا حدیث صحیح
 مخالف قول کسی کے یا واسطے ضرورت تو ہی کے جگہ استعمال کرنا خالی نفسیاتی
 سے ہر کسی سی درست ہے چنانچہ اوش حضرت فی مہر کے مسئلہ میں حضرت شریعہ
 جگہ دیکھا اور آپ فی اوشکا قول قبول کیا اور حقیقی فی فرمایا قد سمع اللہ
 قول اے تاج ذکاٹ فی زوجہا اور فرمایا و جاؤں ہم بالقی ہی حسن اور ہم
 کب کہے ہیں کہ مسئلہ مجتہد سی جگہ فی ملے بلکہ یہ کہتے ہیں کہ اگر مجتہد کا
 قول خلاف حدیث کی معلوم ہوا او سکون کر ہی ایضا مولوی اسماعیل جیسے
 عالم کو پہنچتا ہے کہ حدیث پر عمل کرنے جواب جس عالم محقق کو اپنی تحقیق
 سی اور جس عالم کی تقلید سی معلوم ہو گیا کہ حدیث پر عمل مین یون نہ
 آیا ہی او سکون پہنچتا ہے کہ حدیث پر عمل کر ہی ایضا مولانا محمد اسحاق رحم
 لاہ سپون پر بہت خطا ہوتی تھی اور لاہ سپون فی فلانی فلانی جگہ بہت بار
 کہا فی اور فلان فلان شہر سی نکالی گئے اور کہ معظمہ سے نکالی گئے اور شہر
 احمد صاحب فی ایک لاہ سپی کو اپنے قافلہ سے نکلوا دیا اور نہر حکمہ لاہ سپی
 ذلیل ہی رہی جو اب اگر لاہ سپون سی مراد کہتے ہو حدیث پر عمل نہ
 کر نیو اے تو اپنے محققون پر مولانا محمود سرگز خطا نہیں ہوتی تھی بلکہ
 مولانا منظر حسین مرحوم سی سا گیا ہے کہ ان لوگوں سی مولانا اسحاق مرحوم
 محبت رکھتے تھے البتہ کہنے محقر نہ فہم بیگم کہ دعویٰ عمل حدیث کا کہہ
 اور کتب فقہ اور فقہا کو سوراہے یا کہ کہیں کیوں پر ضرور خطا ہوتی ہو
 اور جو کوئی حدیث کی مقابلہ فقہا کے قول کو لاوی ایسی تحقیق پر ہی لا

لا
 دینی نہیں ہو سکتا
 دل ہلاؤں کیوں
 اچھے بندے
 قیامت کی
 چوڑی انداز
 نال سے مال

۱۳۴

ایک خط لکھا
 اور اس خط میں
 مولانا منظر حسین
 مرحوم کی طرف سے
 خط لکھا ہے
 جس میں ان کی
 باتوں کا جواب
 دیا گیا ہے

محمد اسحاق مرحوم خطا ہوتی ہے مولانا مظہر حسین مرحوم فی نقل فرمایا کہ ایک
 نے ایک شخص سے کہا کہ حدیث میں ایسا آیا ہے اونی کہا ہم اوس پر عمل
 نہیں کرتے یا یوں کہا کہ ہم نہیں مانتے امام صاحب کو ال کے بظرافت سے
 نے یہ ماجرا مولانا اسحاق صاحب کی خدمت میں گزار من کی تفسیر لینے نام
 مایوس شخص کے مولانا صاحب نے فرمایا ایسا کلمہ بولنے والا کافر ہے اور اکرمانا
 اور شہر سے نکالاجانا اور ذلیل ہونا اگر بسبب عمل حدیث کے نصیب ہا تو وہ
 ۵ زہی طالع زہی دولت زہی بخت ہ مظلوم ہوئی اور ثواب پایا مظلوم
 اور ذلیل ہوئے بد مذہب ہونا ثابت نہیں ہوتا حضرت امام بخاری اور
 حضرت امام ابو حنیفہ اور حضرت امام احمد حنبل اور سوائی انکے اور بزرگان
 دین نے ظالموں کے ہاتھ سی ایذا میں پائین حضرت کی اہل بیت پر مزید
 اور مروانیوں کے ہاتھ سے کیا کیا ظلم ہوئی ظالم جب حجت شرعی سی فی دہا
 ہو جاتی میں تو انکو ظلم اور نکال دیا ہی سو جہا ہے فرمایا اللہ تعالیٰ فی ماکا
 جواب قومہ الا ان قالوا اخر جوال لوط من قرئک الایہ ایضا قالوا انما تطینا
 کم لان لم تستھوا لمرجیکم ولم یکنم منا ضاب الیم ایضا وقال لدین کفر والاسلم
 لخر حکم من ارضنا او لتعودن فی ملنا الایہ ایضا و تموا باخراج الرسول
 ایضا و کان من قریہ پی بد قوۃ من قرئک لبتی اخر جک ہا نام خلا
 ناصر ہم اور کہ معظیہ سے بعضے شخص بے تحقیق بہ بہت و مابیت خالی گوی
 تے لیکن محققین حضرات کہ نے بعد تحقیق پیر او کو طلب فرمایا چنانچہ مولو
 عبد اللطیف صاحب در مولوی محمد صاحب سہارنپوری سلمہا اللہ تعالیٰ
 انہیں میں سی میں کہ اب تک کہ معظیہ میں موجود ہیں اور شہر کمال مایا
 بعضے وقت بلحاظ مصلحت ہی ہوتا ہے بدون قصور کے چنانچہ حضرت

لہ
 لکھنا کہ اور چنانچہ مولانا
 اس کے ایک شخص کا بیان ہے
 ستر میں سی حال میں لکھا گیا
 ما لطف فی انشا کرنا لکھا گیا
 کہ اور صاحب کا اور جہاں لکھا گیا
 رسول کو چنانچہ لکھا گیا
 بیت کجی میں کہ وہ نہایت
 قوی ہیں جس سے اس
 قوی سی جس سے

۱۳۵

عطا اللہ فی خلاصہ
 ابن عسکون کے مابین اور
 اب علیا کا کہ اور لکھا گیا
 بدو کا کہ لکھا گیا

لا یشیہ الا اہل بلدہ خاصۃ کافرا واثابین واولو اربعین واول بیت کمنہ
برید عن ابی بردہ عن ابی موسیٰ وفتحہ عمرو بن شعیب عن ابیہ عن حمزہ
اوکان الصحابی مقلاً خا عالم یحیل عندہ الاثر فتمت تلیلی فی مثل نہدہ الاثاب
فیصل عنہا عامۃ اہل الفتویٰ جمعت عندہم آثار فقہاء کل بلد من الصحابہ و
اتباعہین وکان الرجل فیما قبلہم لا یتکلم الا من جمیع حدیث بلدہ واصلی الخ
افراد وسمین ہے وکائن سفیان وکعبہ واثابہا یجتہد ون غایۃ الاجتہاد
فلا یتکلمون من الحدیث المرفوع المتصل الا من دون الف حدیث کما
فکرہ ابو داؤد وذا السجستانی فی رسالتہ الی اہل کتبہ وکان اہل ہذا لطیف
یردون اربعین الف حدیث فما یقرب بہ بل صحیح عن البخاری الخ
صحیحہ من مستتہ ماۃ الاف حدیث وضمن ابی داؤد انہ اختصر ستہ من
جستہ الاف حدیث وجعل الحمد سندہ سیرا نا میرف بہ حدیث رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فیما وجد فیہ ولولہ طریق واحد منہ فلا اصل ولا فلا اصل
لہ الخ اور ترجمہ مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ وقت تصنیف بخاری کی چچہ لاکھ
حدیثیں امام بخاری کے پاس موجود تھیں چنانچہ ہو چکا اور تئویر العینین
تصنیف نولانا اسمعیل شہید میں ہے رب عالم وسیع اخفی علیہ سئلہ تفرق
علیہا وکیون مشہورۃ قبلہ فان مالک مع کونہ اعلم من الثوری علی الشیخ
بہ اقوال الفقہاء قد خفی علیہ وضع الید علی الاخری فی بصلوۃ ویکلے
انہ حکم بالارسال مع انہ کان مشہوراً فی القرن الاول واتفق علیہ اکثر
العلماء فی القرن الاخر بلکہ صحابہ کہ اسم ربہ ملازم مان بہ خدمت حضرت
خیر الانام علیہ السلام کہ جبکہ علم او فضل مجتہدوں کے علم او فضل سے برتر ہے
چنانچہ فرمایا بشافعی ربہ فی واصلی خا فوفی فی کل علم واجتہاد ووجہ عقل

146

لا یردیه الا اہل بدۃ خاصۃ کافرا و الشائنین والعرافین و اہل بیت کفر
برید عن ابی بروثہ عن ابی موسی و نختہ حمزہ بن شیبہ عن ایبہ عن حمزہ
او کان الصحابی مقلاً تا عالم یحل عندہ الاثر و متہ تلیو فی فضل نہدہ الاصابہ
فی فضل عنہا عامۃ اہل الفتوی حجتہم آثار فقہا و کل بلد من الصحابہ و
اہل البعید و کان الرجل فیما قبلہم لا یکن الامن جمع حدیث بدۃ و اصحابہ
افراد و سی میں ہے و کان سفیان و وکیع و اشاہد بختہ و ن غایۃ الاجہا
فلا یکنون من الحدیث المرفوع المتصل الامن و من الف حدیث کما
فکرہ ابو داؤد و السجستانی فی رسالۃ الی اہل مکہ و کان اہل نہدہ لطیفہ
یردون اربعین الف حدیث فما لیریب بہ بل صحیح عن البخاری و غیرہ
صحیحہ من مائۃ الف حدیث و عن ابی داؤد انہ اختصر ستہ من
جنتہ الف حدیث و جل احمد سندہ سیرا نا یحرف بہ حدیث رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بخا و جد فیہ و لوط طریق واحد منہ فلا اصل و لا فلا اصل
بل انہ اور ترجمہ شکوۃ شریف میں ہے کہ وقت تصنیف بخاری کی چہ لاکہ
حدیثیں امام بخاری کے پاس موجود تھیں چنانچہ پوچھا اور توبیر العینین
تصنیف مولانا اسماعیل شہید میں ہے رب عالم وسیع اخفی علیہ سئلہ یفقو
علیہا و کیوں مشہورہ قبلہ فان مالک کا مع کو نہ اعلم من التوزی علی الشہد
بہ اقوال انفقہا و قد خفی علیہ وضع الید علی الاخری فی المصلوۃ و یکلی
انہ حکم بالارسال مع انہ کان مشہور فی القرن الاول و اتفق علیہ اکثر
العلماء فی القرن الاخر بلکہ صحابہ کہ اسم رضی ملازمان بہ خدمت حضرت
خیر الامام علیہ السلام کہ چنکا علم و فضل و عتہ و ان کے علم و فضل سے برتر ہے
چنانچہ فرمایا شاخصی رضی فی و صحابہ فوقانی کل علم و اجہاد و فوج و عقل

بول کل امر استمدک بعلم کذا لیسر ان حبس اور او میں ہی خاص پنجاس
 چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہ صحابی ابن عباس اور فقیر اجل بن اور حضرت
 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حافظ حدیث کہ سبب کثرت روایت حدیث کے اوشی بی ادب
 بزرگان بکری شریف کو دیوان ابو ہریرہ کہتے ہیں اور حضرت ابن مسعود
 کہ جنگا و صحت علم اور کثرت اجتہاد اور دوام صحبت ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم کے ہر اہل علم جانتا ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نمازہ شہر علم کے اور حضرت
 عمر رضی اللہ عنہ کہ بعد حضرت کے نبی ہوتی تو وہ ہوتی اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
 باون سبب افضل ہیں وغیرہم رضی اللہ عنہم اچھین ان حضرات کو ہی
 بہت حدیثیں نہیں معلوم ہوتی ہیں اور ان سے دریافت کرتے رہتے
 فرمایا حضرت مرزا جاجانان رح نے کہ توبہ ۱۱۱ مقامات منظر تہذیب و مخیر
 نیست کہ ہر یکے از سلامی است جمیع احادیث را جامعہ مکروہ بہت بیضے از
 انہا فوت شدہ و چافوت بشود کہ مثل خلفای راشدین کہ اعلم ابن مسعود
 و ہارم صحبت جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم ہوئے بعض احادیث انہما
 نیز فوت شدہ و میدانہ اینھے را ہر کہ معرفت بفقہ حدیث فاراد اور فراد
 میں ہے فقہ کان ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ و عمر بن خطاب غلیقا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم و وزیراہ و خیر الناس بعدہ فی حال ما تھا لیسالان عجم
 فلا یعرفان فیہ من لہ نہ تھے لیسالان الناس فیخیرا اور حجتہ اللہ الباقیہ
 ہے عہد ۱۲۵ کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کسی تفسیر کا فیصلہ جیکہ اقول قرآن
 میں پہر حدیث میں نیات تو لوگوں ہی حضرت کی حدیث اوسل مرین طلب
 کرتے پس اکثر کہے شخص جمع ہو کر اوسل باب میں حضرت کی حدیث
 بیان کرتے تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرمائی الحمد للہ الذی جعل فیما نحن

بول کل امر استمدک بعلم کذا لیسر ان حبس اور او میں ہی خاص پنجاس
 چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہ صحابی ابن عباس اور فقیر اجل بن اور حضرت
 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حافظ حدیث کہ سبب کثرت روایت حدیث کے اوشی بی ادب
 بزرگان بکری شریف کو دیوان ابو ہریرہ کہتے ہیں اور حضرت ابن مسعود
 کہ جنگا و صحت علم اور کثرت اجتہاد اور دوام صحبت ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم کے ہر اہل علم جانتا ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نمازہ شہر علم کے اور حضرت
 عمر رضی اللہ عنہ کہ بعد حضرت کے نبی ہوتی تو وہ ہوتی اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
 باون سبب افضل ہیں وغیرہم رضی اللہ عنہم اچھین ان حضرات کو ہی
 بہت حدیثیں نہیں معلوم ہوتی ہیں اور ان سے دریافت کرتے رہتے
 فرمایا حضرت مرزا جاجانان رح نے کہ توبہ ۱۱۱ مقامات منظر تہذیب و مخیر
 نیست کہ ہر یکے از سلامی است جمیع احادیث را جامعہ مکروہ بہت بیضے از
 انہا فوت شدہ و چافوت بشود کہ مثل خلفای راشدین کہ اعلم ابن مسعود
 و ہارم صحبت جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم ہوئے بعض احادیث انہما
 نیز فوت شدہ و میدانہ اینھے را ہر کہ معرفت بفقہ حدیث فاراد اور فراد
 میں ہے فقہ کان ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ و عمر بن خطاب غلیقا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم و وزیراہ و خیر الناس بعدہ فی حال ما تھا لیسالان عجم
 فلا یعرفان فیہ من لہ نہ تھے لیسالان الناس فیخیرا اور حجتہ اللہ الباقیہ
 ہے عہد ۱۲۵ کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کسی تفسیر کا فیصلہ جیکہ اقول قرآن
 میں پہر حدیث میں نیات تو لوگوں ہی حضرت کی حدیث اوسل مرین طلب
 کرتے پس اکثر کہے شخص جمع ہو کر اوسل باب میں حضرت کی حدیث
 بیان کرتے تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرمائی الحمد للہ الذی جعل فیما نحن

علیہ السلام

اور نور العینین میں ہے حصہ ۲۹ فقہ حنفی علی الاجلۃ من الصحابة شایا
کثیرة قد خفی علی ابن سعود الاخذ بالکتابۃ فی الکرم وکان یطبق یدیه علی الاول
وخالف الصحابة کلمہ فی ذلک وحنی علی علی ایضا حرمتہم امہات الاولاد
وعلی عمر تطہیر المیتیم من الجنبۃ وشل ذلک کثیرا ودر حاشیہ صحیح بخاری میں ہے
حصہ ۵۲۹ اور اس کا قال فی الحکم کان یقر والذکر والانشہ حیث انزل
اولا لکتاب ثم انزل وما خلق الذکر والانثی فلم یسمیہ ابن سعود واول الذکر
وسمیہ حایزہ ان من ابنتہ فہذا کلن عبد اللہ ان المعوفین لیسا من اقرار
اور رسالہ انصاف میں ہے ولذلک کان الشیخان ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہما
لہما علم فی المسئلۃ لیس لان الناس عن حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اور اوسی میں ہے روایت نہائی وغیرہ منی ان ابن سعود نے مسئلہ عن
امرات ماتتہا زوجا ولم یفرض لہا نکاح لم ار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقضے فی ذلک فاجتہوا علیہ شہرا وجوا فاجتہد باریہ وقضی بان لہا
نکاحا لاوکس ولا شطط علیہا الحد وانما المیراث فقام معقل بن یسار
فشہد بانہ صلی اللہ علیہ وسلم قضے بمنزل ذلک فی امراۃ منہم فخرج بذلک ابن
سعود فرجہ لم یفرج شہایا قط کعبہ الاسلام فت استیضح جو احادیث
بعض حضرات مجتہدین کو نہیں ملی یا ملین لیکن صحیح نہیں ہوئیں اگر
وہ کو بصحت نقل متین تو مثل حضرت صدیق اکبر اور ابن سعود کے
ہایت ہے خوش ہوتی اب اس کے مقلدون کو یہی حدیث کے ملنی
میں ہونا اور عمل کرنا چاہیے نہ تھا ہونا اور اسی رسالہ میں ہے
ان ابہر مریۃ رضا کان من غمہ انہ من اصبح جنبا فلا صوم لہ حتی یتبرأ
من الزواج البیہ صلی اللہ علیہ وسلم بخلاف غمہ فرج اور اسی میں

اور تھویر العینین میں ہے حصہ ۲۹ فقہ حنفی علی الاجلۃ من الصحابہ ثلثا
شیرۃ قد خفی علی ابن مسعود الاخذ بالکتابۃ فی الرکوع وکان یطیق یدیه علی الاول
وخالف الصحابۃ کلہم فی ذلک وحنفی علی علی ایضا حرمتہم امہات الاولاد
وعلی عمر ظہیر المیتیم من الجنۃ وثل هذا کثیرا اور حاشیہ صحیح بخاری میں ہے
ص ۵۶۹ اور اس کا نقل فی الجمع کان یقرء والذکر والانشۃ حیث انزل
اولا کذا کتب ثم انزل وما خلق الذکر والانشۃ فلم یسمیہ ابن مسعود والوالد
وہو حایر الان من انبتہ فہذا کفن عبد اللہ ان المعوفین لیسوا من اقرء
اور رسالہ انصاف میں ہے ولذا کان الشیخان ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما
لہما علم فی المسئلۃ لیس لان الناس عن حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اور اوسی میں ہے روایت نسائی وغیرہی ان ابن مسعود بنی ثعلب عن
امراء مات صہبا زوجا ولم یفرض لہما فقال لم ار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقضی فی ذلک فاجتہوا علیہ شہرا ورجوا فاجتہدوا یہ وقضی بان لہما
نسائہ لاوکس ولا شطط علیہا الحدۃ ولہا المیراث فقام معقل بن یسار
فشہد بانہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی بمثل ذلک فی امراۃ منہم فخرج بذلک
سود فرجہ لم یفرج مثلہا قط بعد الاسلام فت استیظروا حواذیث
بعضہ حضرات مجتہدین کو نہیں ملی یا ملین لیکن صحیح نہیں ہو میں اگر
وہ کو بھجت نقل ملین تو مثل حضرت صدیق اکبر اور ابن مسعود کے
ہامیت ہے خوش ہوتی اب اوہ کے مقلدون کو ہی حدیث کے معنی پر
ش ہونا اور عمل کرنا چاہیے نہ خفا ہونا اور اوسی رسالہ میں ہے
ن ابابکر رضی اللہ عنہ کان من غریبہ انہ من اصبح جنبا فلا صوم لہ حتی یتیم
عن ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم بخلاف غریبہ فرج اور اوسی میں

روى الشيخان انه كان من ضرب عمر بن الخطاب ان التيمم لا يجزئ
 الذي لا يجزئ فروى عنه عمار انه كان مع رسول الله صلى الله عليه
 وسلم في سفر فاصابه جنابة ولم يجد ماء فتمسك في التراب فذكر ذلك
 لرسول الله صلى الله عليه وسلم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما
 كان يكفيك ان تغسل بكبريائك وضرب بيدك الارض مسح بها وجهك وبيدك
 بقلبك عمر ولم ينهض عنه فوجهته فخرج خفي راها فيه (وهو جرحه) ثم ذكره
 حين قال عمار كنت انت باصطفا في تلك الواقعة حتى استغسلت فخرجت
 في الليلة الثانية من طرق كثيرة واصلح الفاحج فابعدوا به اوراوسى
 به اخرج مسلم ان ابن عمر كان يامر النساء اذا اغتسلن ان ينقضن
 قسعت عايشة ثم بذلك فقالت يا مجابا ابن عمر وهذا يامر النساء ان
 ينقضن رؤسهن افلا يامرهن ان تحقروا رؤسهن لقد كنت اغتسل انا
 ورسول الله صلى الله عليه وسلم من امار واحد ما ازيد على ان افترق على
 اسي ثلاث افراغات او بارا وجود كسرت امارا ويط كى بى فضيلة
 ختمه كى حضرت صدق الكبر رة اور حضرت ابن عمر رة كوا من فانها
 هونا معلوم انها خاتمة شكوة شرف من هى صب وادع من خوق لمجلى
 قال قلت لابن عمر قصيلى الضمى قال لا قلت فمر قل لا قلت فابو بكر
 قال لا قلت فابو جنى صلى الله عليه وسلم قال لا اخاله رواه البخارى اور
 اوسى حاشية مين نقل كى شرح اوسى رة واما ما روى عن ابن عمر انه
 قال صلوة الضمى بدعة فمحول على ان صلواتها فى المسجد والمظاہر بها كى
 ليعلمون بدعة لان اصلها ان يقصلى فى البيوت او تقول ان ابن عمر
 يسله فعل الجنب وامر بذلك او قال لمواظبة بدعة اوراوسى مين رة

روى الشيخان انه كان من ضرب عمر بن الخطاب ان التيمم لا يجزئ
 الذي لا يجزئ فروى عنه عمار انه كان مع رسول الله صلى الله عليه
 وسلم في سفر فاصابه جنابة ولم يجد ماء فتمسك في التراب فذكر ذلك
 لرسول الله صلى الله عليه وسلم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما
 كان يكفيك ان تغسل بكبريائك وضرب بيدك الارض مسح بها وجهك وبيدك
 بقلبك عمر ولم ينهض عنه فوجهته فخرج خفي راها فيه (وهو جرحه) ثم ذكره
 حين قال عمار كنت انت باصطفا في تلك الواقعة حتى استغسلت فخرجت
 في الليلة الثانية من طرق كثيرة واصلح الفاحج فابعدوا به اوراوسى
 به اخرج مسلم ان ابن عمر كان يامر النساء اذا اغتسلن ان ينقضن
 قسعت عايشة ثم بذلك فقالت يا مجابا ابن عمر وهذا يامر النساء ان
 ينقضن رؤسهن افلا يامرهن ان تحقروا رؤسهن لقد كنت اغتسل انا
 ورسول الله صلى الله عليه وسلم من امار واحد ما ازيد على ان افترق على
 اسي ثلاث افراغات او بارا وجود كسرت امارا ويط كى بى فضيلة
 ختمه كى حضرت صدق الكبر رة اور حضرت ابن عمر رة كوا من فانها
 هونا معلوم انها خاتمة شكوة شرف من هى صب وادع من خوق لمجلى
 قال قلت لابن عمر قصيلى الضمى قال لا قلت فمر قل لا قلت فابو بكر
 قال لا قلت فابو جنى صلى الله عليه وسلم قال لا اخاله رواه البخارى اور
 اوسى حاشية مين نقل كى شرح اوسى رة واما ما روى عن ابن عمر انه
 قال صلوة الضمى بدعة فمحول على ان صلواتها فى المسجد والمظاہر بها كى
 ليعلمون بدعة لان اصلها ان يقصلى فى البيوت او تقول ان ابن عمر
 يسله فعل الجنب وامر بذلك او قال لمواظبة بدعة اوراوسى مين رة

روى الشيخان انه كان من ضرب عمر بن الخطاب ان التيمم لا يجزئ
 الذي لا يجزئ فروى عنه عمار انه كان مع رسول الله صلى الله عليه
 وسلم في سفر فاصابه جنابة ولم يجد ماء فتمسك في التراب فذكر ذلك
 لرسول الله صلى الله عليه وسلم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما
 كان يكفيك ان تغسل بكبريائك وضرب بيدك الارض مسح بها وجهك وبيدك
 بقلبك عمر ولم ينهض عنه فوجهته فخرج خفي راها فيه (وهو جرحه) ثم ذكره
 حين قال عمار كنت انت باصطفا في تلك الواقعة حتى استغسلت فخرجت
 في الليلة الثانية من طرق كثيرة واصلح الفاحج فابعدوا به اوراوسى
 به اخرج مسلم ان ابن عمر كان يامر النساء اذا اغتسلن ان ينقضن
 قسعت عايشة ثم بذلك فقالت يا مجابا ابن عمر وهذا يامر النساء ان
 ينقضن رؤسهن افلا يامرهن ان تحقروا رؤسهن لقد كنت اغتسل انا
 ورسول الله صلى الله عليه وسلم من امار واحد ما ازيد على ان افترق على
 اسي ثلاث افراغات او بارا وجود كسرت امارا ويط كى بى فضيلة
 ختمه كى حضرت صدق الكبر رة اور حضرت ابن عمر رة كوا من فانها
 هونا معلوم انها خاتمة شكوة شرف من هى صب وادع من خوق لمجلى
 قال قلت لابن عمر قصيلى الضمى قال لا قلت فمر قل لا قلت فابو بكر
 قال لا قلت فابو جنى صلى الله عليه وسلم قال لا اخاله رواه البخارى اور
 اوسى حاشية مين نقل كى شرح اوسى رة واما ما روى عن ابن عمر انه
 قال صلوة الضمى بدعة فمحول على ان صلواتها فى المسجد والمظاہر بها كى
 ليعلمون بدعة لان اصلها ان يقصلى فى البيوت او تقول ان ابن عمر
 يسله فعل الجنب وامر بذلك او قال لمواظبة بدعة اوراوسى مين رة

141

[illegible]

۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

علم یعنی حدیث صحاح کبار کو اور نہ قبول کرنا علامہ کا قول اول کیا ہو
 ہوا پہر اگر وقت ملنے حدیث کے کسی مسئلہ میں قول حضرت ابو حنیفہ
 یا کسی اور مجتہد کا ساتھ ایسے احتمالات مناسب کے ترک کیا جاوی تو کیا
 حرج ہے اور میزان البخاری میں ہے حدیث و اعتقاد و افتاد
 کل نصف فی الامام ابو حنیفہ رحمہ بقرینہ مارویہ اثباتہ من قول الامام
 و القبری سند من تقلید النفس علی القیاس نہ لو عاش حق و وقت
 احادیث الشریعہ بعد رجل الخفا فی جہان البلاء و الشغور و ظفر ہما
 لاندہما ترک کل قیاس کان قاسہ و کان القیاس قل فی مذہبہ کیا
 قل نے مذہب غیر و بالنسبۃ الیہ لکن لما کانت اولیہ الشریعہ متفقہ
 فی حصر من التابعین و تابع التابعین فی المدائن و البصری و الشغور
 اکثر القیاس فی مذہبہ بالنسبۃ الی غیرہ من الایۃ ضروریۃ لعدم
 النفس فی تلك المسائل التي قاس فیہا بخلاف غیرہ من الایۃ فان
 احتیاط کا نواقض حلوا فی طلب الاحادیث و جہا فی حصرہ من المدائن
 و البصری و قد تو انما وجبت احادیث الشریعہ بعضها بعضا فہذا کان
 سبب کثرة القیاس فی مذہبہ و قلۃ فی مذہب غیرہ و تحلیل ان الذکر
 اضاف لے الامام ابو حنیفہ انہ یقدم القیاس علی النفس ظفر مذکور
 فی کلام تقلیدہ الذین یروی عنہ علی ما وجدوا ما سہم من القیاس من ترکوا
 احادیث الذی صح بعد موت الامام فالامام مہذوب و اسبابہ غیر مہذوبین
 و تو لیم ان الامثال یا قد ہند بہ حدیث لا ینقض حجتہ لاحتمال انہ لم یشرع
 او ظفر بہ لکن لم یصح عنہ و قد تقدم قول الایۃ کلام او اصح الحدیث
 فہو ہذا و لیس لاحد منہ قیاس ولا حجتہ الا طاعۃ اللہ و رسولہ بالتسلیم

۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

اور تقلید کو برا کون کہتا ہے اور بخاری کی تقلید کریں چھ صحت نقل
 الفاظ حدیث کے یہ چھ عمل کر نیکی مسئلہ پر اور بخاری کی تقلید صحت
 حدیث میں ایسے سے جیسے صاحب ہدایہ کی تقلید صحت قول مجتہدین
 بخاری سند حدیث کی پہنچاتا ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 تکلم اور مصنف ہدایہ نقل کرتا ہے کتب اضعیف امام محمد سے اور صحابہ
 بخاری کی حدیث پر عمل کرنا اتباع ہے قول حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے
 ہدایہ کے مسئلہ پر عمل کرنا تقلید ہے قول اور قیاس حضرت ابو حنیفہ اور امام
 شافعی و مالک کی پر حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں کیا تھا
 ہی اور اگر یہ کہو کہ ان حضرات کا قول ہی مستنبط حدیث ہی ہی تو
 ہم کہیں گے وہ قول اور قیاس مستنبط ہے حدیث سی اور یہ خود حدیث
 بعینہ موجود ہی اور نقل اور مستنبط میں اور موجود اور غیر موجود میں بڑا
 فرق ہے۔ جب اصل ہے تو نقل کیا ہے بیان و ہم و گمان کو
 دخل کیا ہے ایضا حدیث پر عمل کرنا اندس شخص کو پہنچتا ہے کہ صحاح
 ستہ وغیرہ کتب حدیث پڑھا ہو اور نسخ اور منسوخ اور قوی اور ضعیف
 پہچانتا ہو جو اب اگر ہی قاعدہ ٹیک ہی فتنہ پر عمل کرنا ہی اور
 شخص کو پہنچتا ہے کہ مبسوط اور زیادات اور جامع صغیر اور جامع کبیر
 اور سیر اور محیط وغیرہ کتب فقہ پڑھا ہو اور روایت فقہی مرجمہ عمدہ
 اور غیر مرجمہ اور قوی اور ضعیف اور راہچر اور مرجع کو پہنچائی جانتا
 ہے کیا سنتے کہ فقہ پر عمل کرنا مقام مجتہد اور نجات المؤمنین بلکہ کفر انصار
 کے پڑھتی والیکو ذریعہ ہو اور حدیث پر عمل کرنا او سکو درست ہو کہ
 سب کتب اصول حدیث پڑھا ہو فرمایا حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

بنو احنی و بویہ ایک بزرگ نے ایک حدیث کی طلب میں اُنی جانی کا سٹو
 مندر کا سفر اختیار کیا لیکن بدینہ منورہ سے دمشق کو گیا چنانچہ مشکوٰۃ شریف
 کے کتاب العلم میں ہے ایضا لیکن وقت رفع یدین اور آمین جہر وغیرہ
 کی حدیث پر عمل کر نیسے فساد پیدا ہوتا ہے اور جاہل لوگ بد اعتقاد ہو کر
 اور مسائل ضروری ہی قبول نہیں کرتے جو اب ایسی امور مستحبات
 اگر ایسی موقع پر جہان بطن غالب فساد کا خوف ہو ایسی امور کو مصلحت
 کی واسطے موقوفہ کیا جاویں تو مضائقہ نہیں مولانا اسماعیل شہید رحمہ
 ہی واسطے مصلحت کے چند مدت تک دفع یدین نہیں کیا بلکہ حضرت رسول
 کریم ﷺ اللہ علیہ وسلم نے برعایت مصلحت وقت چہ نہ تہ زمین
 شریف کو محارت کعبہ سی باہر رکھا اور ابو ذرؓ کو واسطے غصی رکھتے ہمارے
 فرمایا چنانچہ صحیح بخاری میں ہی یا ابا ذر اکتموا الامور حج الی بلک فادابکم
 ظہورنا فقبل لیکن وہ عاشق رسولؐ اپنی نفس کو ضبط نہ کر سکا اور کہا واللہ
 لعنک، بالحق لا تخرق بہا میں اظہر من سور مصلحت اور موقع وقت کی رعایت
 ضرور رکھنا چاہی خصوص علما اور واعظوں کو اور فرمایا اللہ جل شانہ
 نے اوج الی سبیل تک بالحق والمو عظۃ الحسنۃ اور یہ کیا گیا ہے
 کہ ایک من علم راہہ من غفل سے باید سو علما کو ضرور ہے کہ وعظ وغیرہ
 اوقات میں فرضوں اور واجیوں کو سنتوں پر اور سنتوں کو مستحباب
 پر اور مسائل اتفاقی کو اختلافی پر مقدم رکھیں اور اول ہی مسائل اختلافی
 اور مستحباب میں مخلوق خدا کو تنگی نہ پکڑیں یعنی جس نسبت میں لوگ
 شرک اور بدعت اور محرمات اور اخلاق ذمہ میں مبتلا اور بے نماز اور
 باغی زکوٰۃ اور اور طرح طرح کے فاسق ہوں ایسے مقام میں افعال ان امور

ایسی امور چاہیں
 کہ اگر وہ مستحبات
 ہوں تو ان کو
 چھوڑ دینا
 چاہیے
 ۱۲۵
 اسناد کی جھڑپ
 میں بہت سی غلطیاں
 ہوئی ہیں
 علامہ اسلام سادات

خطیبہ کو بیان کرنا چاہیے نہ اول ہی رقم بدین و میر و مستجاب و درجہ کائنات کو
 اس کے یہ مثال کہ جیسے ایک شخص از سرنا پا رہے نہ ہو تو اول و سکو نصیحت
 و نہ مانگنے سے غلطی کے کہ نہ کو مقدم رکھنا چاہیے نہ عمامہ اور شملہ کے لیکن
 اتنا لحاظ ضرور چاہیے کہ مبادا نفس و شیطان کی شرارت سے بدعت
 اور خلاف مصلحت کو مصلحت قرار دیا جاویں اور بڑی بڑی امور دین
 اور واجبات کی ترک لازم آویں چنانچہ بعضے غیبت لگے نیا کہتے ہیں
 کہ پیوہ عورت کا نکاح کرنا اور بیٹوں کو میراث دینا اگرچہ امر مشروع اور
 حکم خدا ہے لیکن بمقتضای شرافت قوم اور تکلیف تقسیم و خیر و ضرورتوں
 کے مصلحت ہی ہے لکن یہ نہیں ایسی امد کو رواج ندین منہ کالا ایسی
 شخصوں کا کہ مشدہ کو مصلحت قرار دیکر شریعت کے احکام کو بدل دین
 اور کبھی ایسا ہی ہوتا ہے کہ بعضے صاحب ایک امر کو مصلحت سمجھتے ہیں لیکن
 محققین مبصرین اکابر دین بسبب مخالف ہونی اوس امر کے ساتھ حکم اللہ
 اور رسول کے او کو مصلحت نہیں جانتے چنانچہ مولانا قطب الدین مرحوم
 رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں مٹا ہر حق کے باب الاضحیہ میں کہ خلاصہ مضمون اسکا
 یہ ہے کہ مروان نے خطبہ کو مقدم کیا نماز پر واسطے اس مصلحت کی کہ کہا
 غازی کے بعد لوگ خلیفہ کا انتظار نہ کریں حضرت ابو سعید خدری رحمہ فی تین بار
 خدا کی قسم کے ساتھ مروان کے قول کو رد کیا اور رجاعت میں شریک
 نہ ہوئی اور احیاء العلوم میں ہے کہ مروان نے واسطے خطبہ عبدک بسبب
 کثرت آدمیوں کے منبر احداث کیا ابو سعید رضی اس کام کو بدعت سمجھا
 انکار کیا انتہی ملخصاً اور وضعتہ الاحباب میں مرقوم ہے چچ و قلیع سال
 ۱۱ کے ہجرت سی کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ بن

۱۲۶
 روایت ابن ماجہ
 سنن ابی داؤد
 سنن ترمذی
 سنن ابی یوسف
 سنن ابی خلیفہ
 سنن ابی نعیم
 سنن ابی حاتم
 سنن ابی اسحاق
 سنن ابی شیبہ
 سنن ابی حنبلہ
 سنن ابی ذر
 سنن ابی ہریرہ
 سنن ابی سلمہ
 سنن ابی ثعلبہ
 سنن ابی جابر
 سنن ابی بکر
 سنن ابی ریحان
 سنن ابی یونس
 سنن ابی قتیبہ
 سنن ابی عیسیٰ
 سنن ابی داؤد
 سنن ابی حاتم
 سنن ابی شیبہ
 سنن ابی حنبلہ
 سنن ابی ذر
 سنن ابی ہریرہ
 سنن ابی سلمہ
 سنن ابی ثعلبہ
 سنن ابی جابر
 سنن ابی بکر
 سنن ابی ریحان
 سنن ابی یونس
 سنن ابی قتیبہ
 سنن ابی عیسیٰ

کو واسطے خرب روم کے امیر شکر کا کر کے میر کے دن رخصت کیا اور اس کے
 انتقال فرمایا بعد ازین حضرت کے خبر پہنچے کہ بعض قبائل عرب کی مرند
 ہوئی بعض صحابہ پر رخصت چاہا کہ جیب تکام مرندوں کے قصہ سی رحمت
 ہنو کوچ کرنا اس بارے کا موقوف رہے واسطے اس مصلحت کے کہ مبادا شکر
 عظیم کے نکلیں یہ مرند لوگ دیر ہو کر مدینہ کو تباہ کرین حضرت ابو بکر صدیق
 فی اس مصلحت کو پسند نہ کیا اور فرمایا کہ ہم اگر جانیں کہ سبب روا نہ کرنے
 لشکر اسامہ کے مدینہ میں ہجو حیوانات در زدہ پہاڑ کہا دین گی تو یہی
 خلاف کرنا فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جائز نہ کہوں ہشتے
 اور بلال بن عبد اللہ بن عمر نے خدا جانی کیا مصلحت سمجھ کر کہا تھا کہ ہم
 عورتوں کو مسجدوں سے منع کریں گے جس پر حضرت عبد اللہ بن عمر رضی
 اللہ عنہما بہت برا کہا اور تمام عمر اس نے کلام نکلیا چنانچہ مشکوٰۃ کے باب
 میں ہے عن بلال بن عبد اللہ بن عمر عن امیہ قال قال رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم لا تقنوا النساء وخطو ظہن من المساجد اذا استاذکم فقال بلال
 والله لئن لم یمنعن فقال لا عبد اللہ ان قول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 لا تقنوا انت لیس منہم وفی روایت عن سالم عن امیہ قال فاقبل علیہ وسلم
 فسد بتا مسمعتہ سبہ شلہ وقال اخبرک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 لا تقنوا واللہ لئن لم یمنعن رواہ مسلم وعن مجاہد بن عبد اللہ بن عمر ان السبہ
 صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یمنعن رجل اہل ان یا تو المساجد فقال بن
 عبد اللہ بن عمر فاما لیس منہم فقال جید اللہ احدکم عن رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم لا تقنوا فقال عبد اللہ جتہ مات رواہ احمد بن حنبلہ
 مصلحت اور نیچا ہتی وغیر میں استخارہ مسنون اور مشورہ علماء و مدبرا

۱۲۶
 روایت ابن ماجہ
 سنن ابی داؤد
 سنن ترمذی
 سنن ابی یوسف
 سنن ابی خلیفہ
 سنن ابی نعیم
 سنن ابی حاتم
 سنن ابی شیبہ
 سنن ابی حنبلہ
 سنن ابی ذر
 سنن ابی ہریرہ
 سنن ابی سلمہ
 سنن ابی ثعلبہ
 سنن ابی جابر
 سنن ابی بکر
 سنن ابی ریحان
 سنن ابی یونس
 سنن ابی قتیبہ
 سنن ابی عیسیٰ
 سنن ابی داؤد
 سنن ابی حاتم
 سنن ابی شیبہ
 سنن ابی حنبلہ
 سنن ابی ذر
 سنن ابی ہریرہ
 سنن ابی سلمہ
 سنن ابی ثعلبہ
 سنن ابی جابر
 سنن ابی بکر
 سنن ابی ریحان
 سنن ابی یونس
 سنن ابی قتیبہ
 سنن ابی عیسیٰ

دور اندیشی کا اور نفسانیت سے الگ درجیت بخیر عباد اور اسلحا و سہلے
 کنا نہایت ہی ضرور ہے مبادا کہ مصداق اس آیت کریمہ کے ہو جاوین و
 زمین ہم شیطان احوالہم اور ہر کسی کو بچھاتی رہنا چاہیے کہ حدیث نبوی
 کو ہر کسی کے قول اور فعل پر مقدم رکھیں اور جو کوئی کسی امر میں کوتاہی
 کری اور کوتاہی بخانی اگرچہ انکے نزدیک ایک ایک اور میں امر کا منقول ہونا
 ثابت نہوا ہو انھیں ارنا الحق تھا و از قنا اتباعہ و فو ذی اللہ من الشریعہ
 انفسا و من سیات اعمالہ کیا تجھی کہوں حدیث کیا ہے ؟ و در دشت
 قسج مصطفیٰ ہے : صوفی فاضل حکیم دینی : کرتے رہے ہکی خوش نصیب
 بابا کی یہاں سی کون لایا جس نے پایا پہن ہی پایا : بالفرض فلان
 تہا مرد کامل : اسنی تہا کیا کہاں سی جاہل : وہ ہی اسی در کا اک
 گدا تھا : گو غوث و امام و مقتدا تھا : جب اصل ملی تو نقل کیا ہے :
 یہاں وہم و گمان کو دخل کیا ہے : اب زیادہ نہ کرو تجھے کل کل :
 خورشید کے آگے کیا ہے شعل : محفوظ بہت میں تونی دیکھے : محفوظ
 محمدی کو ابلی : مسئلہ چار مذہب شہورہ کے سوا کسی اور امام
 اہل سنت کے قول پر عمل جائز ہے یا نہیں جو اب اگر روایت نقل
 صحیح ملے تو جائز ہے : امام مجتہد صدرا ہوئی میں امیر اربعہ سے
 پہلے اور انکے معاصر ہیں اور انکی جہد ہی لیکن کسی مذہب کی
 روایتیں نقل صحیح محفوظ نہیں ہیں مگر شافری و مالکی و حنبلی و شافری
 سوا ہی ان جباروں کی اور کی تقلید ہی منع کرتے ہیں یہاں تک
 بعضوں نے یوں لکھ دیا ہے و سن کان خارجا من ہذہ المذہب لک
 قہو من اہل النار اور تنویر الحق میں اشیاء اور تحریر سے اس امر پر

علیہ السلام و انھیں
 امامان چاروں
 ۱۴۸
 دوسرے میں سے

لا یقدر من علی ایاد و دلیل حصوله ہواخبار بالغیب و حکم علی قدرہ
 فمن این بحصل علم ان لا یوجد لے یوم القیامۃ احد فیض لہ علی
 مقام الاجتہاد و حاجتہ عن مثل ہذہ المقنیات انتہی اذ الیہ
 فرمایا بحجۃ العلوم نے شرح مسلم میں اور یہ ہے فرمایا اور بکے حق
 جواب مجتہد کا ہونا جائز عقین رکھتے اختوالنیر حکم فقلوا و امنوا علی
 ان ہذا اخبار بالغیب فی خمس لا یلیس لہ اللہ انتے مختصر کذا فی
 قال السیوطی فی رسالۃ نقل المزی فی من الشافعی انہ ہی عن نقیہ
 تقلید خیرہ و لا شک انہ لا یکن خیرہ الخلق باسرم عن التقلید
 یجوز لہم التقلید بالاجماع و ما یخفی الشافعی ان یطیل بل الصبر کلہم
 لان فیہ تطیل فرض من فروض الکفایات و ہوا اجتہاد و بحث علی
 یکون فی کل عصر من یقوم ہذہ الفرض الخ اور فرمایا اما
 نے یہ سچ کتاب اصول کے و قد حرم الفقہاء فی زماننا النظر فی کتب
 و الاثار و البحت فی فقہا و معانیہا و مطالعۃ الکتب النقیۃ علیہم
 فی شروحا و نحوہا بل فتوا مانہم و حرمہم فی النظر فی اقوال و اسما
 متاخری الفقہاء و ترکوا النظر فی نصوص سلیم المعصوم من الخطا
 علیہ وسلم و اما الصوابۃ الذین شہدوا لوجہ و عانیو المصطفی صلی
 علیہ وسلم و فہو انما لیں شرعیۃ فلا جرم حرم ہوا و رتبۃ الاجتہاد
 مقتدین علیہ الابا و قد کانت العلماء فی الصدر الاول معتز و رین
 ترک عالم نقیو احلیہ من الحدیث لکون الحدیث لم یکن حلیہ فیما
 انما کانت ملحق من اقوالہ العلماء و ہم متفرجون بالبلدان و قد زال
 العذر و لہذا ہر جمع الاحادیث المجمعہا فی کتب یورما و قسما

اور بل السحق انه انما منع من منع
فہم محفوظہ سے نوید روایت صحیحہ میں جہتہ آخری جوڑ العمل بہا
مختصر آدم ابن مسعود قال من كان مستأفلاً من قدام
الحی لا یر من علیہ الفتنہ اور انک اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم
فہم بزرہ الامۃ ابرار و اعمقہا علما و اقلہا تحلفا اختارہم اللہ صلی
علیہ و لا فتنہ دینیہ فاعرفوا الہم فضلیہم و استمعوہم علی اشارتہم و مشک
سہ طعنہم من اخلاقہم و سیرہم فانہم کانوا علی الہدی المستقیم رواہ
اور فرمایا حضرت فی الرشیخا بے کالنجوم یاہم اقدیم جہتہم اور
میں ہے ۳۴ دہا الحدیث و انما فیہ قال عند الحدیث فہو صحیح
اہل الکشف اور فرمایا خذوا عنہ العلم من ہذہ بحیر الرشیخا اقدیم
من عبدی الی بکر و عمر الرشیخا انا مدینۃ العلم علی بابہا الرشیخا علیکم
وسنتہ مختلفہ و الراشدین الہدیین من عبدی الحدیث اور مخاطبہ
ترجمہ مشکوٰۃ میں ہے ۳۴ بیچ بیان خشت صحابہ کرام رضیکم
بہت کامل ہے علم میں لینے تفسیر اور حدیث اور فقہ اور قرأت اور
فرائض اور تصوف اور طب رکبتے تھے اور ہم رسا اور غور علی اللہ
نے عطا فرمایا تھا کہ اور نوک و سیا حاصل ان شکل ہے اور میزان میں ہے
۳۶ قول حضرت شافعی رحمہ کا و لہجۃ فوفانی کل علم و اجنا
و درم و عقل و فی کل امر استندک بر علم اور خطا سہ حق میں ہے
اور قول صحابی کا حجت ہے ہماری لیے اور واجب ہے تقلید کچھ اور
مسئلہ یعنی لوگ حضرت ابو حنیفہ رحمہ کو حکیم اور بے سنج جانم
اور ابی ادبی سی یاد کرتی میں جواب ایسے لوگ خود جاہل اور

[illegible]

اور فاسق میں سبائب المؤمنین فوق و قبال کفر حضرت امام ابوحنیفہ
و شخص میں کہ جنکی زندگی اور علم اور فضل جبرائیل سنت میں تحقیق علیہ
ہی آج جبریل جانشین فی ایک کتاب انکی یناقب میں بحسبیت کی ہی
جنگ نام ہی قلابہ انصیان فی مناقب بحنیفۃ النعمان اور فرمایا امام شافعی
فی اناس کلہم فی الفتنۃ حیال ابوحنیفہ رضہ کذا فی المیزان اور اوسی میں
ہی ص ۸۷ قول حضرت شفیق لمجی کا کائن الامام ابوحنیفہ من اور ع
الناس واعلم الناس واعبد الناس واکرم الناس واکثرہم احتیاطا
فی الدین والبدن عن القول بالرائی فی دین اللہ عزوجل الخ اور
اوسی میں ہے قول ابیہیم ابن عکرمہ مخرومی کا مارائیت فی عصری
کہ عالمنا اور ع ولا ازہ ولا عید ولا اعلم من الامام ابوحنیفہ رضہ ایضا قول
عبد اللہ ابن مبارک کا دخلت الکوفۃ فسالبت حلا و ما قلت من
اعلم الناس فی بلا وکم فقالوا کلہم الامام ابوحنیفہ فقلت لہم من اور ع
الہا ہں فقالوا کلہم الامام ابوحنیفہ فقلت لہم من ازہ الناس فقالوا
کلہم الامام ابوحنیفہ فقلت لہم من اعبد الناس واکثرہم اشتغالا العلم
فقالوا کلہم الامام ابوحنیفہ فہما سالتہم عن خلق من اخلاق بحسبۃ الا و قالوا
کلہم لا تعلم احدا خلق بذلک غیر الامام ابوحنیفہ رضہ ایضا ص ۳۳۳ فاولہم تبرا
من کل رائی خیال فظاہر الشریعۃ الامام الاعظم ابوحنیفہ النعمان
بن ثابت رضہ خلاف ما یضیفہ الیہ بعض المتعصبین ویا فضیحة القیامۃ
من الامام اذا وقع الوجه فی الوجہ فان من کان فی قلبہ نور لا یخرب
ان ینکر احد امن الایمۃ مسور واین المقام من المقام اذا لایمۃ کانہم
من السمار و غیرہم کا بل الارض لہم فون من النجوم الا علی الاعلیٰ الخ

شیر

104

[illegible]

کتابخانه عمومی مسجد جامع کربلا

امام محمد بن حنفیہ
 امام ابو حنیفہ
 امام مالک
 امام شافعی
 امام احمد بن حنبل
 امام ربیع
 امام یحییٰ
 امام زکیہ
 امام عیسیٰ
 امام سلیمان
 امام داؤد
 امام حنفیہ
 امام شافعیہ
 امام مالکیہ
 امام حنبلیہ
 امام ربیعہ
 امام یحییٰ
 امام زکیہ
 امام عیسیٰ
 امام سلیمان

مسئلہ حضرات محدثین جیسے امام بخاری رحمہ وغیرہ اور ائمہ مجتہدین
 جیسے حضرت ابو حنیفہ رحمہ اور انکی تابعین جیسے مجتہد فی المذہب
 اور مصنفان کتب دین جیسے مصنف مشکوٰۃ شریف اور صاحب کتب
 اور قسطلانی وغیرہم کیسے شخص تھی اور جو کوئی ان بزرگوں کو بدی
 اور سب اور طعن ہی یاد کری وہ کیا جواب یہ حضرات علی
 حسب المراتب حافظ دین حسین کے اور مصداق اس کیست کی من
 انما نحن نزلنا الذکر وانا لہ محافظون جوامع ائمہ خیر الخیر ارحنا وعن
 المسلمین اور انکو بدی اور سب سی یاد کرنا لا گراہ اور جو ہر قوم
 اور واجب التعزیر ہی مگر محصوم ہر قوم میں نہ اعتقاد کری تا
 فرمایا حضرت امام محمد غزالی رحمہ فی بیچ احیاء العلوم کی الفقہاء والذہبی
 زعماء الفقہ وقادۃ الخلق یعنی اکثر الذہین اکثر ائمہم فی المذہب خمسۃ
 الشافعی ومالک وابو حنیفہ واحمد بن حنبل وسفیان الثوری رحمہم
 تعالیٰ وکل واحدہم کان زادا وعا بدادعا وعلما بعلموم الآخرۃ وفقہاء فی
 معاصم الخلق فی الدنیا ومربی الفقہ وجہ اللہ تعالیٰ انہم اور میران کے
 خطبہ میں ہی ان سائر ائمہ المسلمین علی بدی من ربہم فی کل عصری اولان
 وکمالا یجوزنا الطعن فیما جارت بہ الامتیار مع اختلاف شراعیہم فکذا لک
 لا یجوزنا الطعن فیما استنبط الامیۃ والمجتہدون بطریق الاجتہاد والاحسان
 ایضا ص ۳۲ وقد قدم ان اللہ تعالیٰ لما من علی بالاطلاع علی عہد
 الشرعیۃ رامیت المذہب کما ہا مسئلۃ بہا ایضا ص ۳۳ فاکملہ لہ الذہبی
 جلدنا تمنن یہ جہ کلام جمیع علماء الشرعیۃ ولا یرومن اقوالہم شت
 بشہودنا النصال قولہم کلمہا لعین الشرعیۃ ویوہنا حدیث صحابی الخ

۱۵۴
 امام ابو حنیفہ
 امام مالک
 امام شافعی
 امام احمد بن حنبل
 امام ربیع
 امام یحییٰ
 امام زکیہ
 امام عیسیٰ
 امام سلیمان
 امام داؤد
 امام حنفیہ
 امام شافعیہ
 امام مالکیہ
 امام حنبلیہ
 امام ربیعہ
 امام یحییٰ
 امام زکیہ
 امام عیسیٰ
 امام سلیمان

بقول اہل الحدیث اعظم درجہ من الفقہاء الاحناف ہم نصیب اللہ اسو
 انتہی العیاشہ ۶۵۰ قول امام شافعی رحمہ کا اہل الحدیث فی کل نظر
 کا صحابہ فی زمانہم العیاشہ اذاریت صاحب الحدیث نکاح رہت
 احاد من اصحاب رسولی بشر علی اللہ علیہ وسلم اور علامات قیامت
 میں حدیث شریف میں آیا ہی و لمن آخذ منہ الامیۃ اولہا کذا فی
 مشکوٰۃ ای شغل خلف بالطنین فی السلف الصالحین الامیۃ
 المہدیین اس وقت ان بزرگوں کو اللہ تعالیٰ دوسرا ثواب دے گا
 ایک اور نیک اعمال کا دوسری طبقہ اور سب اور رغبت کر لیا
 کے اعمال کا اللہ تعالیٰ تحسین فرما دے اور پچھلوں کی جو وہ علی
 پہلوں کی دعا کریں اور ایمان والوں کی طرف سے کہنے کہہنی کو
 برابر جائیں ربنا اغفرنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان فلا
 تحجل فی قلوبنا خلا للذین آمنو ربنا انک رکعت رحیم مآزقہ کو
 حضرت فی بہت سی نصیحتیں فرما کر فرمایا کیا نہ تبارکون میں مشکوٰۃ
 سب کی جڑ مآزقہ عرض کیا کیوں نہیں بتلاتی ہوا ای نبی اللہ
 نبی اپنی زبان مبارک کو پکڑ کر فرمایا کہتے ہیں خدا مآزقہ عرض کیا
 ای نبی اللہ کے کیا ہم نہ تبارکون کی باتوں پر بھی پکڑی جاویں گے
 آپ نے فرمایا نکلتے ایک یا معاذ ربک ایک ایساں فی التبارک
 و جہم اور علی مآزقہ الاحصاء استہم کذا فی مشکوٰۃ فی کتاب اللہ
 مسئلہ بعضہ شخص کہتے ہیں کہ مولوی بریدہ رحیم صاحب میں
 اور مولوی قطب الدین صاحب میں سبب اختلاف بیٹھی مسائل فقہ کے
 بعض اور ہوا وہ سبب یہ بات کس طرح ہے جواب مسائل میں اختلاف ہوا

[illegible]

10 y'

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

موجب انقبض اور عداوت کا نہیں ہوتا صحابہ کرام رض اور تابعین رض
 اور حضرات مجتہدین رض اور بعد اونکے اور علماء دین میں بہت مسائل میں
 اختلاف ہے انقبض اور عداوت ہرگز نہ تھا اور خود حضرت ابو حنیفہ
 اور اونکے شاگردوں میں بہت مسائل میں اختلاف ہے انقبض
 اور عداوت کو دخل نہیں اور اس عاجز کو ہرگز کسی مسلمان کی سزا
 انقبض اور عداوت نہیں ہے چہ جای کہ مصدر عنات جامع نحر
 جاب مولوی قطب الدین خالص صاحب سی ہو سلمہ اللہ تعالیٰ البتہ بعض
 مسائل میں اختلاف ہے اور اس اختلاف میں او کو مخطی جاننا
 نہ بخلاف الشافعی اور مبتدع اور ازہمجلہ ایک یہ مسئلہ ہی ہی کا وہ
 تقلید حسین ایک مجتہد کو اپنے ذہن میں واجب ٹھہرایا اور مقرر کیا
 اور میری نزدیک اس امر کی وجہ پر کوئی دلیل شرعی قائم نہیں
 ہی کذا فی القول السدید و مسلم الثبوت والتحریر و فتح القدیر وغیرہ
 و باوجود اختلاف مسائل کے صحابہ کرام رض ایک دوسرے کے
 خیر خواہ تھے غیبت نہ کرتے تھے عداوت اور انقبض نہ کہتے تھے اگر کبھی
 کسی حضرت کو بسبب بشریت کی کچھ قصہ آجاتا جلد فرو ہو جاتا اور
 نول اونکی صاف تھی اللہ جل شانہ اونکی آپس کی محبت اور دوستی
 کی گواہی دیتا ہی محمد رسول اللہ والذین معہ اشدا علی الکفار رحمہ
 ینہم الامۃ رحمہ صیغہ صفت کا ہی دلالت کرتا ہے اوپر دوام اور ثبوت
 کے اور حضرات مجتہدین کے باہم محبت اور خیر خواہی کا ذکر قلیل
 پہلی ہو چکا جو کام کہ بالاتفاق حرام ہے وہ حضرات کیونکر اوسکے
 مرتکب ہوتے انقبض و عداوت کی مذمت جا بجا شریعت میں موجود

مکملہ محمد رسول اللہ کا اور صحابہ کرام
 کے ساتھ بہت سی مسائل میں
 اختلاف ہے اور ان میں سے
 ۱۵۶
 میں ایسی ہیں جو نہ در

اور نفیض اللہ جو حدیث شریف میں وارد ہے برحق ہے لیکن اگر کسی
 فاسق اور بدعویٰ سبب فسق اور بدعت کی نفیض رکھی تو چاہی
 کہ سبب اس کی ایمان کے محبت ہی رکھی اور اگر جانی کہ نرمی اور
 خلق کی ساتھ سہجائی سی سچ جانی کی امید ہے تو انہما نفیض کرے
 ۵۰ وقتی ملطف گو دمدار اور مریٰ ۵۱ باشد کہ در کند قبول دوی
 دلی ۵۲ اور اگر دیکھی کہ نرمی اور خلق کام نہیں کرتا تو انہما غفتمہ
 اور ترک ملاقات کری ۵۳ وقتی بغیر گوی کہ صد کوزہ نیات ۵۴
 کہ اگر چنان بکار نیاید کہ حنفی ۵۵ لیکن دل سی اور سکا خیر خواہ اور
 او کی حقین دعا پر ایت کی کرتا رہے اور خیال کری کہ اس شخص
 میں یہ حبیب ہے سچ میں اور بہت عیب میں اور اپنی آپ کو اوس سے
 بہتر نہ یقین کری شاید امداد او کو تو بہ نصیب کری اور یہ اوس گناہ
 میں مبتلا ہو جاوی اور خدا جانی خاتمہ باخیر ہو یا نہو اس بات سی
 بہت ہی ڈر کہنا چاہی غرض بہر صورت ایک کو دوسرے کا خیر
 ہونا چاہی اور نفیض تو وہ بلا ہی کہ جس سی بہت گناہ اور بختے
 کے کام پیدا ہوتی ہیں جیسی حد اور شہادت اور ترک ملاقات
 اور ترک سلام و مصافحہ اور ترک قبول دعوت اور تحقیر مسلمان
 اور جھوٹ اور غیبت اور حبیب گیری اور پردہ وری اور سہ تنہا اور
 ایذا رسانی اور قطع رحمی اور حق تلفی اور ترس و رنجی کچھ خلق
 اور بدگوئی اور ترک جماعت اور ترک امداد اور ترک دعا اور ترک
 مروت و مواسات اور ترک عفو اور ترک محبت انتہی کذا فی احیاء
 العلوم اور صحیح بخاری اور مسلم میں ہے کہ فرمایا احیاء سوال لعلہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيٌّ تَرْتَمِي الْمَوْتُ فِي تَرَاثُمِهِمْ وَتَوَاقُفِهِمْ وَتَقَاطُفِهِمْ كَشَلِّ الْحَبْلِ
اِذَا ارْتَشَكَ عَضْوًا تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْحَبْلِ بِالسَّهْرِ وَبِحَاكِي الْيَقِظِ الْمَوْتُ مِنَ الْمَوْتِ
كَالْبَيْتِ يَنْتَبِذُ بَعْضُهُ بَعْضًا ثُمَّ شَبَكَ بَيْنَ اَصْحَابِهِ الْيَقِظُ الْمُسْلِمُ اخُو الْمُسْلِمِ
لَا يُظْلَمُ وَلَا يُظْلَمُ بِهِ وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةٍ اخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَةٍ مِنْ
فِرَاجِ عَمَلِ مُسْلِمٍ كَرَبَّةٍ فَرَجَ اللَّهُ عَنْهُ كَرَبَّةٍ مِنْ كَرَبٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَوْ
بِحَبْلِ مُسْلِمٍ مِنْ هَبْلِ الْمُسْلِمِ اخُو الْمُسْلِمِ لَا يُظْلَمُ وَلَا يُخْذَلُ وَلَا يَحْتَجِرُ الْتَقْوَى
بِنَاكِ وَبِشِيرِ اِلَى صَدْرِهِ ثَلَاثُ مَرَّاتٍ يَحْسِبُ امْرَأَتِ الشَّرَّانِ بِحَبْرِ خَاهِ
الْمُسْلِمِ يَحْلُ الْمُسْلِمُ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ وَمَا لَهُ وَعَوْضُهُ الْيَقِظُ وَالَّذِي نَفْسُهُ
بِيَدِهِ لَا يُوَسِّنُ عَجْرَةً حَتَّى يَحْبِبَ لِاخِيهِ مَا يَحْبِبُ لِنَفْسِهِ الْيَقِظُ وَاللَّهُ لَا يُؤْمِنُ
وَاللَّهُ لَا يُؤْمِنُ وَاللَّهُ لَا يُؤْمِنُ قِيلَ مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الَّذِي لَا يَأْمَنُ
جَارَهُ بِوَأَيْقِهِ اَوْ شَبَّ الْاَبْيَانِ مِنْ هَبْلِ الْمَوْتِ مَا لَمْ يَأْمَنُ لَوَاقِعُ مِنْ
لَا يَأْمَنُ وَلَا يَأْمَنُ الْيَقِظُ مِنْ قَضَى لِاحَدٍ مِنْ اُمَّتِي حَاجَةً يَرِيدُ اَنْ يَسُوْغَ
بِهَا فَقَدْ شَرَفَنِي وَمَنْ سَرَفَنِي فَقَدْ سَرَفَنِي وَمَنْ سَرَفَنِي اَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ الْيَقِظُ
اَنْخَلِقْ عِيَالُ اللَّهِ فَاحْبِبْ اَنْخَلِقْ اِلَى اللَّهِ مِنْ اَحْسَنِ اِلَى عِيَالِهِ اَوْ يَحْيِيهِمْ
مِنْ تَنْمِيَةِ الرَّحْمَةِ شَخْنَةً مِنَ الرَّحْمَنِ فَقَالَ اللَّهُ مَنْ وَصَلَكَ وَصَلْتُهُ
وَمَنْ قَطَعَكَ قَطَعْتُهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعُ الْيَقِظُ لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ اَنْ يَهْجُرَ
اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ اَيَّامٍ اِلَى حَدِيثِ الْيَقِظِ اِيَّاكُمْ وَالظَّنُّ فَانَ الظَّنُّ كَذِبٌ
اَلْحَدِيثُ وَلَا تَحْسَبُوا وَلَا تَحْسَبُوا وَلَا تَحْسَبُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا
وَكُنُوا عِبَادَ اللَّهِ اِخْوَانًا وَفِي رَوَايَةٍ وَلَا تَنَافَسُوا اَوْ مُسْلِمٍ مِنْ هَبْلِ
يُفْتَحُ ابْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْاَرْبَعِ يَخْفِضُ كُلَّ عَبْدٍ لَاشْرَكَ
اِلَيْهِ شَيْئًا اِلَّا رَجُلًا كَانَتْ مِيْنَةُ يَوْمَيْنِ اَخِيهِ شَخْنًا فَقَالَ اَنْظُرُوا يَوْمَئِذٍ

[illegible]

حق لیصلی الیئنا لیس الکذاب الذی یصلو بین الناس ویقول خیرا
وینبی خیرا ای یبلغہ بالمسیعہ منہا من الخیر اور احمد اور ابو داؤد نے
نقل کیا لا یحل لمسلم ان یحیی اخاه فوق ثلاث فمن حیی فوق ثلاث
فمات دخل النار ابو داؤد اور ترمذی فی الا اخیرکم بافضل
من درجۃ الصیام والصدقة والصلوة قلنا بی یا رسول اللہ قال صدق
ذات الیمین وفساد ذات الیمین ہی الحاکمۃ لا اقول تخلق الشعر ولکن
یحاق الذین اور ترمذی فی نقل کیا یحییون من ضار مومنا او مکرمہ
الینشاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المنیر فتاوی بصوت فبعہ
یا شعر من سلم بسانہ ولم یغض الا یان فی قلبہ لا تؤذوا المسلمین ولا
تغیروہم ولا تتبعوا عورتہم فانہ من تتبع عورتہ اخبہ المسلمین مع الع
عورتہ ومن تتبع العورتہ فیضحہ ولو فی حیث رجدہ اور ابو داؤد
فی نقل کیا لما عرج بی ربی مررت بقوم لہم اظفار من خاتم شوا
وجہہم وصدہم قلت من ہذا ویا جبریل نقال ہذا الذی
یا کلون بحوم الناس ویقعون فی اعراضہم ایضا حسن الظن من حسن
العبادۃ لکتبہ کذا فی مشکوۃ اور رسالہ حقوق الاسلام میں ہے
ایک حدیث کی اخیر میں ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اتقوا اللہ واصلحوا ذات ینکم فان اللہ یرسل من المومنین یومظکم
رواد الحاکم والبیہقی اور اسی میں ہی بنا بر اخوہ اسلامی ملا
برای مومنان تنقذہم یرسل اللہ حق تعالی میفرما ید الذین یحکمون بالبر
ومن حولہ یسجون بحجہ ربہم و یومنون بہ ویستقرون للذین امر
الایہ انتہی اور اللہ تعالی اپنے حبیب مقبول کو مسلمانوں کی خاطر

حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے مال سے دین کو سنبھالے گا وہ اپنے مال سے بڑھ کر اجر پائے گا۔
 اور جو شخص اپنے مال سے دین کو برباد کرے گا وہ اپنے مال سے بڑھ کر عذاب پائے گا۔
 اور جو شخص اپنے مال سے دین کو برباد کرے گا وہ اپنے مال سے بڑھ کر عذاب پائے گا۔

اور شاہ فرماتا ہے: خدا تعالیٰ جنہاں کے لئے مومنین یقیناً و اذا جازک الذین
 یؤمنون بآیاتنا نقل سلام علیکم الایۃ اور فرمایا ہے اللہ رسول الذین
 آمنوا الایۃ اور حضرت موسیٰ اور ہارون کو فرمایا جب کہ فرعون کی
 پاس پہنچا فقہ لہ قولنا الایۃ جب کہ فرعون جیسی کافر کے ساتھ
 نرم کلامی کا حکم فرمایا تو مسلمانوں کی ساتھ تو نرم کلامی نہایت
 مستحسن ہوئی اور صحیحین میں ہے حق اہل علم علی المسلم منس رواہ السلام
 و عیادۃ المریض و اتباع الجائز و تشیت العاطس اور کہنے کی جائز
 یہ ساری حق تلف ہوتی ہیں اور صحیح مسلم میں ہے کہ حق سچا نہ حق
 قیام کے دن فرمادینگا یا ابن اوم مرضت فلم تعدنی قال یا رب
 اعوذک وانت رب العالمین قال یا علمت ان عبدی فلان مرض
 فلم تعد اما علمت انک لو عدتہ لعدہ تہنی غنہ یا ابن اوم تستطیع
 فلم تعدنی قال یا رب کیف ظلمک وانت رب العالمین قال ما علمت
 انہ یظلمک عبدی فلان فلم تعدنی اما علمت انک لو اظمتہ لوجدت ذلک
 عندی یا ابن اوم تستطیع فلم تعدنی قال یا رب کیف ظلمک
 وانت رب العالمین قال استحقک عبدی فلان فلم تعدنی اما علمت
 انہ یستحقک عبدی فلان فانت اللہ تعالیٰ کی نزدیک ایمان والہ
 کی کس قدر عزت ہے کہ مسلمان کی بیمار ہو نیکو اپنا بیمار ہونا اور
 بیمار پر سی کہ جانا اپنی ملاقات کا ثواب فرمایا اور اوسکی کہانی اور
 بلانی کو اپنا کہلانا اور پلانا فرمایا دای جاری حال پر کہ ہم مسلمانوں کو
 ذلیل اور غبار کریں اور اوسکی فرشتی مسلمانوں پر خور و پھینچیں
 فرمایا ہوا اللہ تعالیٰ صلی علیکم وعلآئکم ورحمۃ اللہ علیہم من اظہات الی النور اور

(۱۶)

حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے مال سے دین کو سنبھالے گا وہ اپنے مال سے بڑھ کر اجر پائے گا۔
 اور جو شخص اپنے مال سے دین کو برباد کرے گا وہ اپنے مال سے بڑھ کر عذاب پائے گا۔
 اور جو شخص اپنے مال سے دین کو برباد کرے گا وہ اپنے مال سے بڑھ کر عذاب پائے گا۔

اور شاہ فرماتا ہے: خدا تعالیٰ جنہاں کے لئے مومنین یقیناً و اذا جازک الذین
 یؤمنون بآیاتنا نقل سلام علیکم الایۃ اور فرمایا ہے اللہ رسول الذین
 آمنوا الایۃ اور حضرت موسیٰ اور ہارون کو فرمایا جب کہ فرعون کی

ہم مسلمانوں پر تبرہ پھینکنا اور لڑیا اللہ تعالیٰ کی دین
الغزوہ و لہ رسولہ و دھومین الایہ بعضہ صاحب یہ گمان کرتی ہیں کہ یہ
عداوت چار ہی لوگوں کی ہے یعنی اور حدیث شریف میں آیا ہے
کہ حب اور بغض جو اللہ کی واسطے ہو کمال ایمان کا ہی سوا کچھ ہے
یہ ہے کہ یہ بغض ہرگز فتنہ نہیں ہو سکتا کہ ایک شخص کو ایک سرکشت
جانکر ادا کری یعنی رخصہ دین کرنا یا ٹکڑا کرنا اور آئین بگاڑ کر کہنا یا آہستہ
اور تدریجاً آہستہ رکعت یا بیس رکعت یا کوئی اور ایسا کام اور شہادت
گمان میں اوس امر کے سنت ہونا ثابت ہو یا ایک شخص کے نزدیک
ابھی ایک امر کا مسنون ہونا ثابت نہیں ہوا وہ شخص اوس کام کو
ادا نہ کری اور تم اوس شخص کے ادا کرنے کو اور اس شخص کی نافرمانی
کرنی کو صرف بسبب مخالفت ہونی تمہاری سمجھ کے بڑا سمجھ کر اوس
شخصوں کی دشمنی رکھو ایسی ضد و مسائل میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم
مجتہدین میں آپ کے اختلاف تھا اور ان میں ہرگز بغض اور برسر نہا چنانچہ
کچھ اوس میں سے بیان ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ دنیا میں بی نافرمانی
رشتہ جو ازنا کار اور سنت نبوی کی مٹانیدہالی اور طرح طرح کی
ایسی کبیرو گناہوں کی سرکشتی میں کہ بالاتفاق حرام میں اوس ہی
بغض شدہ کرد لیکن دل کی دین کی ہی خیر خواہ اور دعا گو ہوا
حدیث شریف میں ہے لا تہتعلون بجمعتہ سے تو منو ولا تو منون
جتنے تمہارا دولا اولکم اذا قتلتموہ تجاہتموہم افشا السلام بینکم ولاہ مسلم
اور احمد اور ترمذی اور ابوداؤد و توفی نقل کیا اولی انکس باللسان
من بدربا سلام اور صحیحین میں ہے من لا یرحم لا یرحمہم و فیما ذیل

[illegible]

یہ شخص اپنے
 میں سے جو اس کی
 کے لئے اس کا
 اس کے لئے اس کا
 اس کے لئے اس کا
 اس کے لئے اس کا
 اس کے لئے اس کا
 اس کے لئے اس کا
 اس کے لئے اس کا

مرد جل بطن شجرة على ظهر طريق فقال لا تخين هذا من طريق المسلمين
 بايو فيهم فادخل الجنة اور احمد اور زندي اور ابن ماجه في نقل کیا
 من مسلمين يبتغيان فيقتضا فخان الا خضر لما قيل ان تيفرقا اور ان في
 سی زواہیت کہ حضرت نے فرمایا یا بنی ان قدرت ان تصح و ستے
 وليس في قلبك غش لاحد فاضل یا بنی و ذلك من سنتي ومن احب
 سنتي فقد احبني ومن اجبني كان معي في الجنة رواه الترمذي ابو زر
 روایت کرتی ہیں قلت یا بنی اندھنی سنیاً استغفر بہ قال اعزل
 الا ذی عن طریق المسلمین رواہ مسلم انتہی کذا فی مشکوٰۃ مسلمہ
 جن مسئلہ میں ایسی علماء و دیدار میں اختلاف ہو تو ہم لوگ کے
 قول پر عمل کریں ہم لوگ سخت مصیبت نہیں سمجھتے کوئی عالم کچھ کہتا ہو
 اور کوئی کچھ کہتا ہو کہنے کے قول کو حق اور کس کو خطا پر جانیں جواب
 یہ مصیبت تم لوگوں کی اپنی غلط فہمی سی پھیرا رکھی ہے ایک وجہ ہے
 مصیبت نہیں ہے اختلاف فی مسئلہ میں جس عالم کی قول پر زیادہ اعتماد
 ہو اس کی قول پر عمل کرو لیکن نفسانیت اور جانب داری سے
 خالی ہو کر اور حقیر اور ذلیل کسی عالم کو مت جانو اور اس طرح کا اختلاف
 صحابہؓ کی وقت سے چلا آتا ہے یہ اختلاف مصیبت نہیں بلکہ اختلاف
 اس امت کا رحمت ہی اور میں ہرگز اس بات کا خواہاں نہیں ہوں
 کہ لوگ میری ہی فتویٰ پر عمل کریں بلکہ یہ کہتا ہوں کہ دین کی اہمیت
 قابل مت کرو نفسانیت سی خالی ہو کر جس مسئلہ میں جس عالم دنیا
 کے قول پر زیادہ اعتماد ہو اوپر عمل کرو و خود بالندہ من شر نفسنا
 ومن شیئات اعدائنا و اللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

۱۶۳
 جن میں ہر گاہ دین
 کے لئے نہ لائی کہ
 کہانی ہی ایسی کہ
 سب کو عالم کو ہر
 میں خود انہی ان دنیا
 سلام دونوں دنیا
 دنیا کو مقرر کر دین
 مسلم کی دنیا میں
 دنیا کو ہر گاہ دین
 اللہ ہی ایسی کہ
 دنیا کی دنیا میں

اس میں ہر گاہ دین
 کے لئے نہ لائی کہ
 کہانی ہی ایسی کہ
 سب کو عالم کو ہر
 میں خود انہی ان دنیا
 سلام دونوں دنیا
 دنیا کو مقرر کر دین
 مسلم کی دنیا میں
 دنیا کو ہر گاہ دین
 اللہ ہی ایسی کہ
 دنیا کی دنیا میں

من مقبرة ابي خنيفة ح فلم يقنيت كما وبامعه وقال العياض رجا انخذنا الى
 نيب اهل العراق وقال مالك المنصور ومارون الماشي ما فكرنا بانه
 سابقا وفي البرازمية عن الامام الثاني وهو ابو يوسف ح انه صلى يوم
 الجمعة فجلس من اجماع وصلى بالناس وتفرقوا ثم اخبر به جود فارة
 بعينه في بر اجماع فقال اذا نأخذ بقول اخواننا من اهل المدينة اذا
 بلغ المارقين لم يحل نبشاشته في ايسى مقامون من بعضي خنا
 به شبه لاني بين كجهت كوكب تقليد ووسري كى جائز يهين هي توير رجا
 معتبر هو كى لدا سكا جواب به هي كيه حضرات مذهب غير ايجي كوه
 سبكه من باطل نجاني هتي بلكه اختلاف سي بجي كوا اولى زو رجب
 جاني هتي چنانچه فرمايشاه ولي الله صاحب بچه رساله ايضا
 وبحث ان اكثر صوره اختلاف من الفقهاء لاسيا في المسائل التي ظهر فيها
 اقبال نهجابه في اجماعين كتكثيرت التشرق وتكثيرت الخدين وكما
 الحرم وتشهيد ابن عباس وتشهيد ابن سعود والاختلاف في الجهر بالسلطة و
 كامين والاشغال والايام في الاقامة ونحو ذلك انما هو ترجيح احد
 القولين وكان السلف لا يتخلفون في اصل المشي و طية وانما كان
 خلافتهم في اول الامر من نظيره اختلاف القرار في وجوه اقرات
 وقد علموا اكثر من هذا الباب بان الصحابة رض تحلفون وانهم جميعا
 على الهدى ولذلك لم يزل العلماء يحوزون فتاوى اهل حق في
 المسائل الاجتهادية ويملكون قضاة القضاة ويميلون في بعض
 خلاف مذهبهم ولا ترى ائمة المذهب في هذه المواضع الا
 القول ويميلون ويقول احد هم هذا احوط وهذا مختار وهذا واجب

۱۶۵

من مقبرة ابي خنيفة ح فلم يقنيت كما وبامعه وقال العياض رجا انخذنا الى
 نيب اهل العراق وقال مالك المنصور ومارون الماشي ما فكرنا بانه
 سابقا وفي البرازمية عن الامام الثاني وهو ابو يوسف ح انه صلى يوم
 الجمعة فجلس من اجماع وصلى بالناس وتفرقوا ثم اخبر به جود فارة
 بعينه في بر اجماع فقال اذا نأخذ بقول اخواننا من اهل المدينة اذا
 بلغ المارقين لم يحل نبشاشته في ايسى مقامون من بعضي خنا
 به شبه لاني بين كجهت كوكب تقليد ووسري كى جائز يهين هي توير رجا
 معتبر هو كى لدا سكا جواب به هي كيه حضرات مذهب غير ايجي كوه
 سبكه من باطل نجاني هتي بلكه اختلاف سي بجي كوا اولى زو رجب
 جاني هتي چنانچه فرمايشاه ولي الله صاحب بچه رساله ايضا
 وبحث ان اكثر صوره اختلاف من الفقهاء لاسيا في المسائل التي ظهر فيها
 اقبال نهجابه في اجماعين كتكثيرت التشرق وتكثيرت الخدين وكما
 الحرم وتشهيد ابن عباس وتشهيد ابن سعود والاختلاف في الجهر بالسلطة و
 كامين والاشغال والايام في الاقامة ونحو ذلك انما هو ترجيح احد
 القولين وكان السلف لا يتخلفون في اصل المشي و طية وانما كان
 خلافتهم في اول الامر من نظيره اختلاف القرار في وجوه اقرات
 وقد علموا اكثر من هذا الباب بان الصحابة رض تحلفون وانهم جميعا
 على الهدى ولذلك لم يزل العلماء يحوزون فتاوى اهل حق في
 المسائل الاجتهادية ويملكون قضاة القضاة ويميلون في بعض
 خلاف مذهبهم ولا ترى ائمة المذهب في هذه المواضع الا
 القول ويميلون ويقول احد هم هذا احوط وهذا مختار وهذا واجب

الش وبقول بالفتا الا ذلک و ہذا کثیر فی البسوط و آثار محمد و کلام شافعی
 ثم خلعت من بعدہم خلعت اختصروا کلام القوم فتقوا و اختلفت و سبوا علی
 منہا رایتہم ائمتہ اور ماہ السائلین مسئلہ میں صحیح بخاری اور مسلم وغیرہ
 سی منقول ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی لوگون کو طرف
 بنی قریظہ کے پہنچا فرمایا لایصلین احد صلوۃ العصر الا فی بنی قریظہ
 یعنی مصر کی نماز کو کوئی سوائے سچ بنی قریظہ کی ہرگز نہ پڑھے ہجرت
 فی راہ میں نماز پڑھے بجاظ اس بات کی کہ حضرت کی غرض اس حکم
 سی یہ تھی کہ چلی میں دیر نہ کریں نہ یہ کہ نماز کو وقت سی فوت کریں
 اور بعضوں فی ہو جب ظاہر لفظ حدیث کی راہ میں نہ پڑھے یعنی
 وقت سی فوت کر دی جب حضرت فی سنا کسی پر انگارہ نہیں فرمایا
 پس عمل دو نوع طرح جائز ہوا اور سفر السعادت میں ہی کہ حضرت سلم
 کریم صلی اللہ علیہ وسلم سنا سی طرف عرفات کی متوجہ ہوئی بعض
 صحابہ رضہ تکبیر کہتے تھے اور بعضی لبیک حضرت فی کسی پر انگارہ نہیں
 فرمایا اور حدیث شریف میں ہی کہ سفر میں حضرت کی ساتھ بیٹھے
 صحابہ رضہ روزہ رمضان رکھتے تھے اور بعضی نہیں رکھتی تھے اور
 کسی فی کسی پر حجب نہیں کیا کذا فی مشکوٰۃ اور مظاہر حق میں ہے
 باب التیمم میں کہ حضرت سمرقہ اور عمار رضہ سفر میں ہی حضرت علی رضہ
 جنابت تک لئے تیمم کیا اور نماز پڑھے ہی اور حضرت عمر رضہ فی نماز پڑھے
 کیونکہ انجا یہ مذہب تھا کہ جنبی کی لئے تیمم کنایت نہیں کرتا یہ سب
 انکو اچھی طرح معلوم تھا ہائے مختصر اور اوسکی میں ہی کہ وہ شخص روزہ
 فی سفر میں بسبب ہونی پانی کی تیمم کیا اور نماز پڑھے ہی بہر وقت تھی

سینو

174

فہرست کتب و رسائل

پانی ملا ایک فی وضو کر کی نماز پیرنی اور دوسری فی نہ پیر سے
 پیر حضرت کنی خدمت میں آئی اور یہ ذکر کیا حضرت فی فرمایا یہ
 پیرنی والیکو کہ پہنچا تو سنت کو اور کافی ہی تجکو نماز تیری اور
 نماز پیرنی والیکو کہ تیری واسطے دونا ثواب ہی اور شرفی شرح
 سراجی میں ہی کہ کہا ابو بکر صدیق اور ابن عباس اور ابن عمر
 اور ابن عمر اور صلیف بن الیمان اور ابو سعید خدری اور ابی بن
 اور عاص بن جبل اور ابو موسیٰ اشجری اور عائشہ فی رضی اللہ عنہم
 اجمعین کہ ہماری اور ابن حقیقہ اور علائی جد کی ساتھ وارث نہیں
 ہوتی اور یہی ہی مذہب ایچیفہ اور شرح اور عطار اور عروہ بن
 زبیر اور عمر ابن عبد العزیز اور حسن اور ابن یزید رنہ کا اور کیا
 علی اور ابن مسعود اور زید بن ثابت فی رضی اللہ عنہم کہ ہماری
 اور ابن حقیقہ اور علائی وارث ہوتی ہیں ساتھ جد کی اور یہی
 مذہب ابو یوسف اور محمد اور مالک اور شافعی کا اور پیر ابن خود
 اور علی اور زید بن عیینہ اختلاف ہی مسئلہ تقسیم میں حضرت علی رضا
 کا مذہب ہے کہ ابن ہبائی حصہ باقی ہیں جب تک کہ جد کو سند سے
 کم نہ ہی اور حضرت ابن مسعود اور زید کا یہ مذہب ہے کہ جب تک
 جد کو سنت ہی کم نہ ہے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہما اختلاف پایا تو
 صحابہ کو ایک گہر میں جمہ کیا تاکہ آپس میں مناظرہ اور تحقیق کر کے
 اختلاف رفع ہو جادوی ناگاہ ایک سانپ چیت سی آٹھ اسب
 متفرق ہو گئے پس فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہما فی ابی الدان بختون
 فی بعد علی شیء یعنی اللہ کو منظور نہیں کہ اس مسئلہ میں اتفاق

ہو جاوی اور عینی شرح کتر زمین ہی کہ غلام ہیکاتب اگر مر جاوی
 آزاد مرانزدیک بن مسعود بن کی اور یہی ہی مذہب ابو حنیفہ کا
 اور غلام مرانزدیک ابن ثابت کی اور یہی ہے مذہب شافعی کا
 اور کتر فارسی میں ہی کہ تقسیم زمین بقول شیعین کی گز کی ساتہ
 ہے اور بقول محمد کے قیمت مقرر کر کے اور بقول ابی حنیفہ کی ایک
 نیچی کی زمین کا برابر دو گز اوپر کی زمین کی ہی اور بقول ابی حنیفہ
 کی برابر اور ہایہ میں ہی کہ قرارت فاتحہ خلف الامام نزدیک شافعی
 کے رکن ہی نماز کا یعنی بدو ن او سکی نماز فاسد ہی اور ابو حنیفہ اور
 ابو یوسف کے نزدیک مکروہ ہی یعنی تحریمی اور مستحسن ہی بنظر اعتبار
 کے جبکہ روایت ہی محمد سی یعنی قرارت فاتحہ خلف الامام نماز میں
 میں اور پانی مستعمل نجاست غلیظہ ہی نزدیک حضرت امام ابو حنیفہ
 اور نجاست خفیفہ ہے نزدیک امام ابو یوسف کی اور پاک ہے
 نزدیک امام محمد کے نہ پاک کہ کر نیوالا اور امام مالک کی نزدیک
 کر نیوالا ہی اور یو جب ایک روایت کی امام ابو حنیفہ کی نزدیک
 ہی پاک ہی و جبکہ یا وجو اختلاف کی بیچ فرض و حرام کی
 اور بیچ پاک اور ناپاک کی آپس میں عدا و اور بغض نہ تھا پہر بیچ عدا و
 مستحب و مکروہ تترہ ہی کی کہ امن مانہ میں اکثر ایسا ہی اختلاف
 مروج ہے علالت اور دشمنی رکھنا نہایت ہی تعجب و افسوس کے
 بات ہی مظاہر حق کی باب الیمین میں ہے کہ تمیم کی دو ضرب قول
 ہے ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور محمد اور مالک کا اور مختار مذہب
 شافعی کا اور بعض حبشیوں کا اور یہی قول ہے حضرت علی و ابن عمر

اور حسن بصری اور شعبی اور سالم بن عبد اللہ اور یسحاق ثوری اور اکثر علما کا اور
 ایک ضرب یہی مشہور مذہب امام احمد کا اور قول قدیم شافعی کا اور منقول ہے
 عطا اور بحول اور اوزاعی وغیرہم سی اور دونوں جانب میں حدیثیں ہیں
 واقع ہوئی ہیں اور میزان الشرائع میں ص ۱۲۸ اگر کتاب پلید ہی بقول
 شافعی بال مرار کی سوای آدمی کی پلید میں اور نزدیک ابو حنیفہ
 اور مالک اور احمد کی پاک ہیں اور امام اوزاعی کی نزدیک بال وغیرہ
 پلید میں و ہوتی سی پاک ہوتی ہیں ایضاً آدمی مردہ بقول امیہ ثلاثہ
 کی پاک اور بقول ابو حنیفہ کی ناپاک لیکن بعد غسل کی پاک ہے ایضاً
 پاخانہ پیشاب ہر جاندار کا شافعی کے نزدیک ناپاک اور مالک اور
 احمد کی نزدیک حلال حیوانوں کا پاک اور تختی کی نزدیک بول حیوانوں
 پاک کا پاک اور ابو حنیفہ کی نزدیک بیٹھ جانور ان حلال کی پاک اور
 بعض کتب فقہ میں ہے کہ گوبر اور پیشاب حیوان حلال کو محمد بن حکم
 پاکی کا دیا اور بعضوں نے بیٹھ جانور ان پر مذہم کو بھی اور میزان
 میں ہی ص ۱۲۸ کہ وضو اور غسل در تیمم کے لیے نیت شرط ہے بقول
 جمہور علما کی اور بقول حضرت ابو حنیفہ کی تیمم کیو سطلی شرط ہے نہ سطلی
 وضو اور غسل کے ایضاً ص ۱۳۸ مسح تمام سر کا فرض ہے بقول مالک کے
 اور بقول احمد کی اظہر روایت اور چوتھائی سر کا بقول ابو حنیفہ کی اور
 بقول شافعی کے اس قدر جیسر مسح کا نام درست ہو ایضاً ص ۱۳۹ کا نوٹ
 مسح مستحب ہے ساتھ سر کے امیہ ثلاثہ کی نزدیک اور عبد پانی لیکر شافعی
 کے نزدیک اور بصری کی نزدیک غسل ہے ظاہر و باطن دونوں
 کا نوٹ ساتھ ساتھ کی اور مسح گرد و پنجا سنون نہیں یعنی بدعت ہی نزدیک

اور احمد اور ابو حنیفہ کی پاک کی بقول مالک کی ایضاً ص ۱۲۸ قول شافعی

اور شافعی کی اور متحبسہ نزدیک ابو حنیفہ اور احمد اور بعض علماء و مشافعیہ کے
 ایضاً ص ۱۴۱ چاروں اماموں کی نزدیک غسل واجب ہے اتفاقاً متحرک
 سی یعنی داخل خستہ سی اگرچہ انزال نہ ہو اور واو و اور ایک جماعت صحابہ
 کی نزدیک غسل واجب نہیں بدون انزال کے اور اس میں خول میں برائے
 فرج آدمی اور پیایم کی نزدیک احمد اور شافعی اور مالک کے اور ابو حنیفہ
 کی نزدیک و طلی بھیمہ میں غسل نہیں بدون انزال کی ایضاً ص ۱۴۲
 جنہی تی بول کر کے غسل کیا پہرلی شہوتہ منی نکلی تو ابو حنیفہ اور احمد
 نزدیک اور سپر غسل واجب نہیں اور بدون بول کر نیکی غسل کیا تھا تو
 غسل واجب ہے اور شافعی کی نزدیک بہر صورت غسل واجب ہوا بول
 کیا ہوا یا نکلیا ہوا مالک کے نزدیک کسی صورت میں واجب نہیں اور بعض
 کتب میں ہی کہ ابو یوسف کے نزدیک غسل واجب نہیں ہوتا اور امیہ ثلاثہ
 کی نزدیک غسل واجب ہے ساتھ نکلنی منی کی سر فکری سی اور احمد کے
 نزدیک واجب ہے ساتھ انتقال منی کی پیشہ سی طرف ذکر کے ایضاً ص
 ص ۱۵۴ نماز فرض ہے امیہ ثلاثہ کی نزدیک جب تک عقل باقی ہے
 اور ابو حنیفہ کی نزدیک اگر موت نظر آوی اور سر مل نہ سکے اس وقت
 فرض نہیں رہتی اور اسی پر عمل ہے پہلون اور چھپاؤ نما ایضاً ص ۱۵۵
 تاکہ اہل طہارۃ کی سزا باوجود اعتقاد فرضیت کے ابو حنیفہ کی نزدیک سزا
 جب تک قریب عمری اور مالک اور شافعی کی نزدیک بروایت مختار قتل
 ہے ساتھ بیعت کے بہ ہنر ای ارتداد اور جاری کرنا اور سپر احکام مرتد کا
 یعنی اسکا خانہ نہ پڑھنا اور مال اسکا ضبط کر کے بیت المال میں
 داخل کرنا اس مسئلہ کو دیکھ کر مبادا کوئی بیوقوف کسی بی خانہ

قتل کر ڈالی ایسے اجکام کا جاری کرنا سلطان کو نہ چاہی ایضا اذان و اقامت
 و پہلی صلوٰۃ خمسہ اور جمعہ کی ائمہ ثلاثہ کی نزدیک سنت ہی اور احمد کی نزدیک
 فرض کفایہ اور داؤد کی نزدیک واجب اور بقول ابو زہری کی اگر اذان بھول
 جاوی اور نماز پڑھ لی اور وقت باقی ہو اذان کہی اور نماز کو پھیری
 اور بقول عطا کی اگر اقامت بھولی اور نماز پڑھ لی اقامت کہی اور پھر
 نماز پڑھی ایضاً ص ۱۶۲ رفع یدین نزدیک تکبیر رکوع اور سر اوٹھانے کی
 ائمہ ثلاثہ کی نزدیک مستحب اور ابو حنیفہ کی نزدیک سنت نہیں ہے ایضاً
 ص ۱۹۹ نماز وتر شافعی اور احمد کی نزدیک اقل ایک رکعت اور اکثر
 گیارہ رکعت اور ادنی کمال یکا تین رکعت اور ابو حنیفہ کی نزدیک تین
 رکعت ایک سلام سی اور مالک کے نزدیک ایک رکعت کہ پہلی اوس سے
 شفعہ جدی سلام سی ہو اور اقل شفعہ دو رکعت اور زیادہ کتنی ہی ہوں
 جماعت صلوٰۃ خمسہ بقول ابو حنیفہ اور اصح مذہب شافعی کی فرض کفایہ
 اور بقول مالک و مالک جماعت حنفیہ اور شافعیہ کی سنت اور بقول
 احمد کی فرض عین ہی انتہی اور سیطوح صدائے مسائل عبادات اور
 معاملات میں اختلاف ہے لیکن علماء ربانی کو باوجود اختلاف
 کے باہم نبض اور پیر نہیں ہوتا اور یہی منظور نہیں ہوتا کہ لوگ
 میری ہی قول پر عمل کریں چنانچہ مولانا مظہر فی فرمایا اس مسئلہ کے
 جواب میں بلکہ فتویٰ دینی میں بہت متامل اور متوقف ہوتی ہیں
 اور حتی المقدور جب تک دوسرا مفتی فقیہ صالح معلوم ہوتا ہی فتویٰ
 دینی کو اپنی سی اوپر مال دیتی ہیں اور اپنے لاعلمی بیان کر نیکیو
 مہربان نجات سمجھتے ہیں مظاہر حق کے باب الاعتصام میں لکھا ہے

این کتاب در بیان فضیلت صاحب کرامت می گوید که نه کلام گزینی او سبب این مکر و جبر و رعب
 و دگر و جبر و سبب غایتی تو که بدیتی که هم چنین جانی خواه مخواه که گفت
 کر که تقریرین خد گهرتی تویی او در دفع کرتی فتوی نفسون اپنی سی
 یعنی اپنی سی زیاده علم و ادب که حواله کردی که او سبب پوچ و دوام
 جانی او سبب پاس که او سبب زیاده علم و ادب که کتابی او در فرمایا حضرت محمد
 عزالی در بی بیج بیان سلامات علماء آخرت کی احیاء العلوم سین و سبب
 ان لا یكون مسارعا الى العقبي بل يكون متوخشا ومحترزا و جدالی
 انخلاص سبب افان سبب عا یلکه تحقیقا بنص کتاب بعد از بنص سبب
 او اجماع او قیاس حلی افقی وان سبب عایشه که فیه قال لا ادری
 وان سبب سبب سبب با جهاد و تخمین احتیاط و دفع عن نفسه و اعمال
 علی غیره ان کان فی غیره غلبه هذا هو الحرم لان تقلد خطره الاجتهاد
 عظیم و فی انجیر العلم ثلاثه کتاب مطلق و مستقامت و لا ادری
 و قال الشیخ لا ادری نصف العلم و من سکت من حیث لا یدری
 قلته تعالی نفس باقل اجر من فطن لان الاعتراف باجهل اشهد
 علی نفس و کذا کانت عادة الصحابة و السلف رضی الله تعالی
 عنهم کان ابن عمر و افاضل عن الفقیه قال ذهب الی هذا الامام
 تقلد امور الناس فضا فی حقه و قال ما بن سعد و رضی الله تعالی
 الناس فی کل ما یستفتونه لم یجوبون و قال حنبه انما لم لا ادری فان
 اخطا بما فقد امیب مقالت و قال ابا سیم ابن ادم لم یس شی
 اشهد علی الشیطان من عالم میکل علم و سکت لعلی نقل الی انظر و الی هذا
 سکوت اشهد علی من کلامه و وصفت بعضهم الا بکال فقال اکلم فاقه

بیج بیان فضیلت صاحب کرامت می گوید که نه کلام گزینی او سبب این مکر و جبر و رعب
 و دگر و جبر و سبب غایتی تو که بدیتی که هم چنین جانی خواه مخواه که گفت
 کر که تقریرین خد گهرتی تویی او در دفع کرتی فتوی نفسون اپنی سی
 یعنی اپنی سی زیاده علم و ادب که حواله کردی که او سبب پوچ و دوام
 جانی او سبب پاس که او سبب زیاده علم و ادب که کتابی او در فرمایا حضرت محمد
 عزالی در بی بیج بیان سلامات علماء آخرت کی احیاء العلوم سین و سبب
 ان لا یكون مسارعا الى العقبي بل يكون متوخشا ومحترزا و جدالی
 انخلاص سبب افان سبب عا یلکه تحقیقا بنص کتاب بعد از بنص سبب
 او اجماع او قیاس حلی افقی وان سبب عایشه که فیه قال لا ادری
 وان سبب سبب سبب با جهاد و تخمین احتیاط و دفع عن نفسه و اعمال
 علی غیره ان کان فی غیره غلبه هذا هو الحرم لان تقلد خطره الاجتهاد
 عظیم و فی انجیر العلم ثلاثه کتاب مطلق و مستقامت و لا ادری
 و قال الشیخ لا ادری نصف العلم و من سکت من حیث لا یدری
 قلته تعالی نفس باقل اجر من فطن لان الاعتراف باجهل اشهد
 علی نفس و کذا کانت عادة الصحابة و السلف رضی الله تعالی
 عنهم کان ابن عمر و افاضل عن الفقیه قال ذهب الی هذا الامام
 تقلد امور الناس فضا فی حقه و قال ما بن سعد و رضی الله تعالی
 الناس فی کل ما یستفتونه لم یجوبون و قال حنبه انما لم لا ادری فان
 اخطا بما فقد امیب مقالت و قال ابا سیم ابن ادم لم یس شی
 اشهد علی الشیطان من عالم میکل علم و سکت لعلی نقل الی انظر و الی هذا
 سکوت اشهد علی من کلامه و وصفت بعضهم الا بکال فقال اکلم فاقه

این کتاب در بیان فضیلت صاحب کرامت می گوید که نه کلام گزینی او سبب این مکر و جبر و رعب
 و دگر و جبر و سبب غایتی تو که بدیتی که هم چنین جانی خواه مخواه که گفت
 کر که تقریرین خد گهرتی تویی او در دفع کرتی فتوی نفسون اپنی سی
 یعنی اپنی سی زیاده علم و ادب که حواله کردی که او سبب پوچ و دوام
 جانی او سبب پاس که او سبب زیاده علم و ادب که کتابی او در فرمایا حضرت محمد
 عزالی در بی بیج بیان سلامات علماء آخرت کی احیاء العلوم سین و سبب
 ان لا یكون مسارعا الى العقبي بل يكون متوخشا ومحترزا و جدالی
 انخلاص سبب افان سبب عا یلکه تحقیقا بنص کتاب بعد از بنص سبب
 او اجماع او قیاس حلی افقی وان سبب عایشه که فیه قال لا ادری
 وان سبب سبب سبب با جهاد و تخمین احتیاط و دفع عن نفسه و اعمال
 علی غیره ان کان فی غیره غلبه هذا هو الحرم لان تقلد خطره الاجتهاد
 عظیم و فی انجیر العلم ثلاثه کتاب مطلق و مستقامت و لا ادری
 و قال الشیخ لا ادری نصف العلم و من سکت من حیث لا یدری
 قلته تعالی نفس باقل اجر من فطن لان الاعتراف باجهل اشهد
 علی نفس و کذا کانت عادة الصحابة و السلف رضی الله تعالی
 عنهم کان ابن عمر و افاضل عن الفقیه قال ذهب الی هذا الامام
 تقلد امور الناس فضا فی حقه و قال ما بن سعد و رضی الله تعالی
 الناس فی کل ما یستفتونه لم یجوبون و قال حنبه انما لم لا ادری فان
 اخطا بما فقد امیب مقالت و قال ابا سیم ابن ادم لم یس شی
 اشهد علی الشیطان من عالم میکل علم و سکت لعلی نقل الی انظر و الی هذا
 سکوت اشهد علی من کلامه و وصفت بعضهم الا بکال فقال اکلم فاقه

این کتاب در بیان فضیلت صاحب کرامت می گوید که نه کلام گزینی او سبب این مکر و جبر و رعب
 و دگر و جبر و سبب غایتی تو که بدیتی که هم چنین جانی خواه مخواه که گفت
 کر که تقریرین خد گهرتی تویی او در دفع کرتی فتوی نفسون اپنی سی
 یعنی اپنی سی زیاده علم و ادب که حواله کردی که او سبب پوچ و دوام
 جانی او سبب پاس که او سبب زیاده علم و ادب که کتابی او در فرمایا حضرت محمد
 عزالی در بی بیج بیان سلامات علماء آخرت کی احیاء العلوم سین و سبب
 ان لا یكون مسارعا الى العقبي بل يكون متوخشا ومحترزا و جدالی
 انخلاص سبب افان سبب عا یلکه تحقیقا بنص کتاب بعد از بنص سبب
 او اجماع او قیاس حلی افقی وان سبب عایشه که فیه قال لا ادری
 وان سبب سبب سبب با جهاد و تخمین احتیاط و دفع عن نفسه و اعمال
 علی غیره ان کان فی غیره غلبه هذا هو الحرم لان تقلد خطره الاجتهاد
 عظیم و فی انجیر العلم ثلاثه کتاب مطلق و مستقامت و لا ادری
 و قال الشیخ لا ادری نصف العلم و من سکت من حیث لا یدری
 قلته تعالی نفس باقل اجر من فطن لان الاعتراف باجهل اشهد
 علی نفس و کذا کانت عادة الصحابة و السلف رضی الله تعالی
 عنهم کان ابن عمر و افاضل عن الفقیه قال ذهب الی هذا الامام
 تقلد امور الناس فضا فی حقه و قال ما بن سعد و رضی الله تعالی
 الناس فی کل ما یستفتونه لم یجوبون و قال حنبه انما لم لا ادری فان
 اخطا بما فقد امیب مقالت و قال ابا سیم ابن ادم لم یس شی
 اشهد علی الشیطان من عالم میکل علم و سکت لعلی نقل الی انظر و الی هذا
 سکوت اشهد علی من کلامه و وصفت بعضهم الا بکال فقال اکلم فاقه

انہاء کفہہ فلک وفی لفظ اخر کانت مسئلہ تعرض علی احدہم فیروما
الی الآخر ویروما الآخر الی الآخر سے تھو والی الاول وقال یضبطہم
کانت لہما بۃ یتدفعون اربعۃ شیار الامانۃ والوصیۃ والولویۃ
والنفیۃ وقال یضبطہم کان اسرعم الی تقیۃ اقلہم علما واندہم دفعا لہما
اور ہم وکان شغل لکھما بۃ وائکالین رہ فی خمسۃ اشیار وقرۃ تقران
وعمارۃ المساجد و ذکر اللہ تعالیٰ والامرا بالمعروف والنہی عن المنکر و
قال ابن حصین ان احدہم یفتی فی المسئلۃ لو وردت علی عمر بن
خطیب یصح لہا اہل یدرو کان انس افاضل یقول سلوا سوا اناس
وکان ابن حباس افاضل یقول سلوا جابر بن زید وکان ابن عمر
یقول سلوا سعید بن سبیب استجبہ او ناسوی من ہی وقال شریک
الفتح کان ابو حنیفۃ طول بصیرت دائم الفکر قلیل المحاورۃ لہنا س
ابو یمن ہی صدمہ وقال کعبہ یكون فی آخر الامان علماء زید
الناس فی الدنیا ولا یریدون دینہم فون الناس ولا یخافون و
ینہون عن غشیان اللوۃ ویا توہم ویوثرین الدنیا علی الاخرۃ
یا کلون بالسننم ولیرتوبن الاغنیاء ورون الفقراء ویتغایرون علی
اعلم کما تتخیر الیک علی الرجال یغضب احدہم علی طلیبہ او جالس
غیرہ او تکلم بجار فون اعداء الرحمن انتہی اسل زمانہ من چند
مسائل میں کہ جنہیں لوگوں کو اختلاف ہے اور اصل او کی کل
تین مسئلہ میں چنانچہ آغاز کتاب میں بیان مواہی سوسلمانو کو
چاہیے کہ حضرات سلف کی حال پر نظر کر کے اختلاف مسئلہ من ہو
عالم اپنی تحقیق سے اور جو عامی عالم کے فتویٰ سی جبطور زیر عمل کر

اوسکو برا بھلا نہیں اور انہیں محبت رکھیں نہ بغض اور ایک دوسرے
 کو بد مذہب یا لاد مذہب یا تارک سنت یا مذہب خفی سے خارج کہیں
 تارک سنت وہ ہے کہ ایک امر کو سنت جانی اور ترک کرنی اور جبکی
 نزدیک ایک اکثر سنت ہونا ثابت نہیں وہ اوسکی عمل نکر فی میں تارک
 سنت نہیں ہوتا اور لاد مذہبی وہ ہے جو کسی مذہب کی کسی مسئلہ کو غالی
 حدیث شریف پر عمل کر نیوالا اور ساری مذہب اہل سنت کو حق
 جانی والا لاد مذہبی اور مذہب خفی سے خارج نہیں ہوتا بلکہ حدیث
 پر عمل کرنا صحت مذہب حضرت ابو صفیہ رضی اللہ عنہ کا ہے اور اگر فرضا کوئی
 کسی مسئلہ میں خارج ہی ہوا تو کیا بڑے دین محمدی سے تو خارج نہیں
 ہوا آخر کہہ نامسلمان شافعی مالکی وغیرہ جو مذہب خفی نہیں رکھتے
 وہ بھی تو مسلمان اور سنی ہی ہیں اور اگر کسی مذہب سے خارج ہونا موجب
 لاد مذہبی اور ضلالت کا ہوتا ہو تو ایک مذہب کے تقلید معین کو واجب جانتی
 والی کہ سوائے ایک مذہب کے ساری مذہبوں سے خارج ہیں سب ضال
 اور لاد مذہب ہوتی اور تجزیہ ہے کہ حدیث پر یا امام شافعی وغیرہ ائمہ
 الہدی کی قول عمل پر کر نیوالا تو مذہب خفی سے خارج اور لاد مذہب
 تارک جادوی اور رسوم کے پابند ناچ باجی آتش بازی پہاچی ساچر
 وغیرہ تفرکے کاموں کے مرتکب اور فرامیر اور ڈھولک اور ستار وغیرہ
 کے بنانیوالی جانیوالی سنی والی قبر و نکاح چڑھا و اچڑھا نیوالی کہا نیوالی
 بھول والوں کی سیر میں جانیوالی سود کی عینی دینی والی رہنے سے
 منہ پھٹ اوٹھا نیوالی جو چین بڑھا نیوالی ڈاکر ہی کٹر نیوالی شطرنج
 منجھ نرد کھیلنے والی اور بچھنے والی ہندوی کی پیچھے خریدنی والے

نور ادب

پا جامہ نچا رکھتی والی اخیون پر تنگ حقہ مینی والی خلیت چھلی حد نص تک
 ریا رغوت وغیرہ کے ترکیب جماعت اور حبیبہ کی تارک زینت خواہ گانا
 حق و بار کہنی والی اور سواہی اسکی کئی طرح کی خاسق اور بدعتی یہ سب
 سبب خاصی حقہ اور سستی بنی زمین یعنی بعضے متقدم ان مقصد کے بنیا
 کہ غصہ عالمان حدیث پر آتا ہی ایسا ان فاسقون پر نہیں آتا اور بعض
 مدعیان عمل حدیث کا یہ حال ہی کہ انکو جیسے کہ خفیون کے افسوس
 توجہ ہی ایسا اور طرف نہیں بعضی صاحب توفیق یدین اور آمین
 جہر اور ایسی مستحبات پر نہایت ہی زور لگا دین حتی کہ مصلحت اور فساد
 کا لحاظ ہی نہ کہیں اور بعضی ظالم ایسی کاموں سے ایسا گہرا دین کہ انکی
 عمل کرنا ایکو مسجد سی نکال دین اور بغیرت کرین اور جو لوگ کہ برف
 یدین اور عدم برف اور آمین سر اور جہر دونوں سی جوابدہی دی
 ہیں یعنی نماز ہی نہیں پڑھتی اور کاکوئی نماز جم ہوا کہہ رکعت تراویح
 پڑھنی والا میں رکعت والی پر اعتراض کری اور میں رکعت والا
 کہہ رکعت والی کا گوشت کہا دی یعنی خلیت کری اور جو کوئی تراویح
 کو اول شب رمضان ہی رخصت کر دی بلکہ رمضان کے روز ہی ہی نہ
 وہ چین سی ہی امام کے پیچھے الجھ پڑھنی یا نہ پڑھنی برا لگا نہ ہو اور
 جو کوئی امام سی سر و کار ہی نہ کری یعنی تارک الجماعت بلکہ تارک اہل
 ہو ایسی خلیت کی کوئی پیچھے نہ لگی علیٰ ہذا القیاس اور کاموں کے
 سبب لینا چاہی تھلہ بلجھہ عمر کتنی چلی جاتی ہی موت اور قبر نہایت تڑپ
 سے نہیں معلوم کہ قبر میں کتنی سنو یا کتنی ہزار برس سہنا ہو گا انا
 سہتا جا ایگا یا نو ذبا لدی ایان ہو کہ مرین کی قبر بانہ جنت کا ہو یا نہ

یا گزنا دوزخ کا قبرین نسیم جنت پہنچے یا بہانپ دوزخ کی فرش
 جنت نصیب ہوگا یا فرش تار قیامت میں عرش کا سایہ نصیب
 ہوگا یا جلنا بہشت حضرت سید کائنات علیہ الصلوٰۃ علیہ وسلم مبارک
 سے جام کوثر دیگا یا غنجلین قسمت میں ہے بل صراطی گذرنا
 آستان ہوگا یا مخدوش ہونا پڑیگا جنت الفردوس میں قرعہ نصیب
 رب العالمین نصیب ہو یا ابدی مقام دوزخ ہوگا حال تو یہ اور
 ہم لوگوں کو سوای غفلت اور سوای نفس اور اطاعت شیطان
 اور ارتکاب معاصی اور ترک طاعات اور نزاع باہم اور ایسے خیر
 اور نصیب اور جانب داری وغیرہ ایسی امور کی اور کام نہیں کرتے
 اللہ اس حساب ہم و ہم فی غفلتہ معرضون اب اسکی بعد گذارش ہے
 چچ خدمت اول صاحبوں کے کہ عمل بالحدیث کو ہر کیسے قول پر
 مقدم رکھتی ہیں اور میرا ہی یہی مذہب ہے کہ آیا حدیث پر عمل کرنا
 محض نسخہ یدین اور کمین چہر وغیرہ چند مسائل میں ضروری یا ہر
 حدیث حضرت کی واجب اہل ہے انشاء اللہ تعالیٰ ہی کہو گی کہ ہر
 آیت اور حدیث واجب اہل ہے تو پھر میں کہتا ہوں کہ اگر زیادہ
 نہیں تو ایک ترجمہ قرآن مجید اور ترجمہ مشکوٰۃ اور مشارق الانوار
 اتنا تو ضرور پڑھ لیجیے اور اس پر عمل بھیجی اور چند آیات اور احادیث
 واسطے یاد دلانے کے اس رسالہ میں لکھتا ہوں اور کچھ لکھ چکا ہوں
 انکو ہی پیش نظر رکھتی اور عمل فرمائیے اور ایسی ہی گذارش خدمت
 اول صاحبوں کی ہے کہ وقت مہارضہ فقہ اور حدیث کے بیٹھے
 غزرون کی ساتھ جنکا جواب ہو چکا ہی فقہ پر عمل کر نیکو مقدم کرتی ہیں

اور وقت نہونی حدیث کی میرا ہی یہی عمل ہے کہ آیا فقہ کی انتہی میں
 مسائل مقابل طرف ثانی پر عمل ضروری ہے یا ہر مسئلہ پر انشاء اللہ
 یہی فرماؤ گی کہ ہر روایت معتبر مشی علیہ فقہ کی لایق عمل کی ہی ہو
 آپ ہی اگر زیادہ نہیں ایک شرح وقایہ فارسی اور کتہہ اور مال
 اور ایک کیمیای سعادت کہ یہ ہی حقیقت میں فقہ ہی ضروری ہے
 اور اسی مسائل معتبرہ پر عمل کیجیے اور واسطے یا ودہی کی چند
 مسائل فقہ کے لکھا ہوں اور کچھ مسائل فقہ اور اصول فقہ کے
 لکھ چکا ہوں اور کچھ ہی پیش نظر اور معمول فرمائیے قال اللہ
 تعالیٰ ان الذین امنوا و عملوا الصالحات و اتقوا الصلوة و اتوا

الزکوۃ ہم اجر ہم عند ربہم ولا خوف علیہم ولا ہم یحزنون و
 دار آخرت میں بی خوف و بی غم ہونا رہی قسمت یا عباد ولا خوف
 علیکم الیوم ولا انتم تحزنون و الذین آمنوا یا تنادوا کہ انوا مسلمین
 او قلو اٰجبتہ انتم و ارجکم تحبون و سارعوا الی مغفرۃ من ربکم و جنہ
 عرضہا السموات و الارض اعدت للمتقین و جنت پر ہر گاہوں
 کیو سلی بی ہی تر لاسن عند اللہ و جنت متقیوں کی جہانی ہے
 و لقد و صلیا الذین او قوا الکتاب من قبلکم و ایاکم ان اتقوا اللہ قال
 انما یقبل اللہ من المتقین و اتقوا اللہ ان گنتھ مومنین و قیام میں تقویٰ
 ذلک خیر ف اتقوا اللہ و احملوا ذلک یمکم و رحمتی و رحمت کل شیء و کتبنا
 للذین یتقون الایۃ یا ایہا الذین امنوا ان اتقوا اللہ یجعل لکم فرقان
 و یکفر عنکم ما کنتم و ینقر لکم ط و اللہ ذو الفضل العظیم و جنی بہت
 گناہ کیے ہوں اور عذاب سے ڈرنا ہو تو یہ اور تقویٰ اختیار کریں ان

اور وقت نہونی حدیث کی میرا ہی یہی عمل ہے کہ آیا فقہ کی انتہی میں
 مسائل مقابل طرف ثانی پر عمل ضروری ہے یا ہر مسئلہ پر انشاء اللہ
 یہی فرماؤ گی کہ ہر روایت معتبر مشی علیہ فقہ کی لایق عمل کی ہی ہو
 آپ ہی اگر زیادہ نہیں ایک شرح وقایہ فارسی اور کتہہ اور مال
 اور ایک کیمیای سعادت کہ یہ ہی حقیقت میں فقہ ہی ضروری ہے
 اور اسی مسائل معتبرہ پر عمل کیجیے اور واسطے یا ودہی کی چند
 مسائل فقہ کے لکھا ہوں اور کچھ مسائل فقہ اور اصول فقہ کے
 لکھ چکا ہوں اور کچھ ہی پیش نظر اور معمول فرمائیے قال اللہ
 تعالیٰ ان الذین امنوا و عملوا الصالحات و اتقوا الصلوة و اتوا

حسب المتقين ودار الآخرة خير و لنعم دار المتقين ثم فيها ما يشاء
ان المسمع الذين القوا والذين سمح سمحون تلك الجنة التي نزلت
من حواء من كان تقيا ثم نجى الذين القوا ونذر الظالمين فيها
حتي ياتيهم عشتار المتقين الى الرحمن وفدا ونبوء المجرمين الى جهنم مردا
لن ينال الله نحوها ولا دوابها ولكن ينال التقوى منكم ان المتقين
في جنات ونهر في مقد صدق عندك مقدر ان المتقين في ظلال
وعيون وفواكه مما يشتهون كلوا واشربوا بشيا بما كنتم تعملون ان
كذلك نجزي المحسنين و تقوى کی باب میں بہت آیات ہیں
وتمن یتق الله يجعل له مخرجا ويرزقه من حيث لا يحتسب فاپس
مرو و دھوایہ قل اوں شخصوں کا کہتی ہیں کہ اگر پرہیز گاری کریں
اور نیکت اور شریعت پر عمل کریں اور جو پٹ نہ بولیں اور قوت علا
پر قاعدت کریں اور خرید و فروخت میں شریعت کا لحاظ رکھیں اور
مشتوت نہ لیں تو گدازان کیونکر ہو اور لوگوں کی ایذا اور بدادری کے
طعنہ سے کیونکر بچیں اور دوکان کا کام کس طور چلے کیونکہ تقوی پر اللہ
فی وعدہ فرمایا اشکون می بخال دینی کا اور رزق دینی کا جہاں سے
گمان نہو ان وعد اللہ حق و من اصدق من اللہ حدیثا اتا مرو ان
بالبر و تسون الفسک الایۃ مشکطہ دارم زد ائمہ مجلس بازمیں
توبہ فرمایاں چراخ و توبہ کتر میکنند یا ایہا الذین امنوا لم تقولون
ما لا تفعلون کتر مقتا عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون فمن خرج عن
الامر و ادخل الجنة فقد فاز قل سماع الدنيا قليل و الاخرة خیر من
القی قف و لا تفعلون قتیلہ ایما تگو نوا یدرگم الموت ولو کنتم فی برہ

149

[illegible][illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

تریدون عرض دنیا و الدنیا و الدنیا علی الاخرۃ ط ارضیتما بحیوة الدنیا من اللذات
ج ما تلح بحیوة الدنیا فی الآخرة الاقلیل ہ بل ان توشرون بالحیوة الدنیا
والآخرة خیر والحق وقد وظا سر الائم وباطنہ ان الذین یکسبون الائم
..... سيجزون بما كانوا یقتربون وویل للکافرین من عذاب
الذین لیستجون بحیوة الدنیا علی الآخرة الآتية ولا تحسبن الصفا غفلا
عما یعمل الظالمون ط انما یؤخروهم لیسوم شخص فیہ الابصار شد کرمین
یحشی وتجنّبها الاثقی الذی یصلی النار الکبری ثم لاموت فیہا ولا
یحییہ واعبدوا الله ولا تشركوا به شیئا وبالوالدین احسانا وبذر
القربی والمیتامی والمساکین وابجار ذی القربی وابجار محنت حساب
باجنب وابن اسبیل وما ملکتم ایمانکم ط ان الله لا یحب کل محتال
فقرا ط انما تذکر اولو الاباب الذین یوفون بعهده الله ولا یشقون
الميثاق ط والذین یصلون ما امر الله به ان یوصل ونحشون بهم
ونجا فلن سور بحساب ط والذین صبروا ابتغاء وجه ربهم واقاموا الصلوة
وانفقوا مما رزقناهم سرا وعلانية ویدرون باحسنه السیئة او تکلم
لهم حقیقه الدار حیات عدن یدخلونها ومن صلح من آباءهم وارحامهم
وذریاتهم والملائكة یدخلون عیم من کل باب ط سلام علیکم یا صابرتم
فتسم حقیقه الدار ط والذین یقتنون عهد الله من بعد میثاقه ولقطیع
ما امر الله ان یوصل ولقد ول فی الارض وانک لهم اللعنۃ لکم
سور الدار ط قل فی اخاف ان عصیت بنی عذاب یوم عظیم علمک
شدید القوى ف اگر چه حضرت جبریل علیہ السلام حضرت کی
معلم بین لیکن حضرت فضل مین حضرت خیریل عم سی اور بر رسول

[illegible]

اور فرشتہ مقرر سے مگر خدام ہو یا خبریں علم کا قسبی حدیث سے ثابت
 نہیں اور سب ملائکہ واجب التحظیم ہیں خصوص ملائکہ مقررین اور خبریں
 خبریں علم چکی یہ شان ہی انہ بقول رسول کریم ذی قوۃ غنڈی انہ
 یمنین مطاع ثم امین ہ اور بعضی شاعر کہ ملائکہ کو سبکی ہی یا کرتی ہیں
 نہایت برا کرتے ہیں ولما لقیتم بالیس لک بہ علم وقت بموجب
 انہ نیت کی جس آیت اور حدیث یا عبارت فقہ کی صحت اور
 معنی تحقیق جب تک معلوم نہ ہوں اور سپر عمل کرنا اور فتویٰ دینا چاہی
 بلکہ رجوع کرنا چاہی طرف علماء و دیدار واقف تفسیر اور حدیث
 اور فقہ کے اور بنی تحقیق خبر کی گواہی دینا چاہی کج کل بہت
 چھوٹی گواہ اور عظیم واعظ اور مفتی بن رہی ہیں اور اپنی عاقبت
 خراب کر رہی ہیں منظر ہر حق کی باب التیمم میں ہے کہ جابر بن نفی
 کہا سفر میں لگا ایک شخص کے پتھر پس زخم والا بیچ سہرا دیکھ کر
 حاجت نہانی کی ہوئی اوسکو پوچھا اوسنی یاروں سی رخصت پیچ
 تیمم کے کہا نہیں پاتی ہم رخصت تو قادی پانی پر پس نہا یا وہ ہم
 مر گیا جب پھر آئی ہم خطر کے پاس خبر دی گئی ساتھ اس مر کے
 فرمایا قلنہ فتکلم اللہ الیہ لعلہ ان یعلموا فانما شقار الیہ رسول
 انما کان کیفہ ان یمیم ویصیب علی جرحہ خرفۃ ثم یمسح علیہ یا وینیل
 سائر جسدہ استبہ فخصر لکلتا سوا علی ما فاکم ولا تفرحوا بما آتاکم
 اس کی تہ کریمہ کے معنی محفوظ رکھنا حالت مصیبت اور نعمت اور رنج
 اور راحت ہر حال میں کار آمدنی اور موجب جزع اور غم اور فرح
 اور تنعم کا ہے یا نبی آدم لا یشتمک الشیطان کما اخبر ابو بکر من الجنبۃ

اور فرشتہ مقرر سے مگر خدام ہو یا خبریں علم کا قسبی حدیث سے ثابت
 نہیں اور سب ملائکہ واجب التحظیم ہیں خصوص ملائکہ مقررین اور خبریں
 خبریں علم چکی یہ شان ہی انہ بقول رسول کریم ذی قوۃ غنڈی انہ
 یمنین مطاع ثم امین ہ اور بعضی شاعر کہ ملائکہ کو سبکی ہی یا کرتی ہیں
 نہایت برا کرتے ہیں ولما لقیتم بالیس لک بہ علم وقت بموجب
 انہ نیت کی جس آیت اور حدیث یا عبارت فقہ کی صحت اور
 معنی تحقیق جب تک معلوم نہ ہوں اور سپر عمل کرنا اور فتویٰ دینا چاہی
 بلکہ رجوع کرنا چاہی طرف علماء و دیدار واقف تفسیر اور حدیث
 اور فقہ کے اور بنی تحقیق خبر کی گواہی دینا چاہی کج کل بہت
 چھوٹی گواہ اور عظیم واعظ اور مفتی بن رہی ہیں اور اپنی عاقبت
 خراب کر رہی ہیں منظر ہر حق کی باب التیمم میں ہے کہ جابر بن نفی
 کہا سفر میں لگا ایک شخص کے پتھر پس زخم والا بیچ سہرا دیکھ کر
 حاجت نہانی کی ہوئی اوسکو پوچھا اوسنی یاروں سی رخصت پیچ
 تیمم کے کہا نہیں پاتی ہم رخصت تو قادی پانی پر پس نہا یا وہ ہم
 مر گیا جب پھر آئی ہم خطر کے پاس خبر دی گئی ساتھ اس مر کے
 فرمایا قلنہ فتکلم اللہ الیہ لعلہ ان یعلموا فانما شقار الیہ رسول
 انما کان کیفہ ان یمیم ویصیب علی جرحہ خرفۃ ثم یمسح علیہ یا وینیل
 سائر جسدہ استبہ فخصر لکلتا سوا علی ما فاکم ولا تفرحوا بما آتاکم
 اس کی تہ کریمہ کے معنی محفوظ رکھنا حالت مصیبت اور نعمت اور رنج
 اور راحت ہر حال میں کار آمدنی اور موجب جزع اور غم اور فرح
 اور تنعم کا ہے یا نبی آدم لا یشتمک الشیطان کما اخبر ابو بکر من الجنبۃ

۱۸۱

ولو شئنا لرفعنا هؤلاء لکنہ اخلا الی الارض واتبع ہواہ فتکلم کثیرا
 الایۃ من نفس امارہ راہیروی پیکر ناگہ گرفتار دوزخ شوی
 از ہوا الی فرعون انہ طغی ہ فتولالہ قولاً لینا ثقلہ یتذکر او بخشی و
 بڑی شہریت کو بڑی خبیثت کی پاس جانی کا اور نرم کلامی
 حکم عوا اور بعض موقع میں سخت کلامی کا جو حکم ہی لیکن ہر موقع کی
 سہم کو نظر باریک اور فکر سلیم اور فسانیت سی خالی اور نیت خالص
 ہونا چاہی اور اپنے نفس سی غصہ ہونا اور لڑنا اور اوسکو تابع
 شریعت کے کرنا بڑی جوان مردی ہی حضرت فی اوسکو جہاد کبر
 فرمایا ہے عنان بازیچان نفس از حرام ہر مردی زیر غلبہ
 و سامہ افراست من اتخذ الہیہ ہواہ و اضلہ اللہ علی علم و ختم علی
 سمعہ و قلبہ و جعل علی بصرہ غشاۃ ط فممن یدہ من لہ ہادئہ ط اطفالہ
 تذکرون و حق اللہ کا مطیع اللہ کا بندہ اور ہوا سی نفس کا مطیع ہوا
 نفس کا بندہ نفس ظالم جب کامرانی پر آتا ہے اللہ اور رسول کے
 ہی نہیں سنتا بالکل پہرا باؤلا اندھا بن جاتا ہے کان اور دل پر
 مہر لگے اور آنکھوں پر پردہ پڑ گیا یہ نفس لذت اور خواہش اور حرص
 اور شہوت اور حرام خوری کی وقت ڈنگر اور سور ہے اور غصہ اور ظلم
 اور انتقام اور حق تلفی اور فخر اور مبالغات اور کبر اور رجوت کی وقت
 ہیشیا اور کنا اور فرعون اور مکر اور جیلہ سازی اور دغا بازی کی وقت
 شیطان سے این نجاست پیش تور سوا بود پیش خوکان شکوہ
 حلوا بود سے گنتم اہل ستم چہ طایفہ اندہ گفت گرگ و شاہ شغالی
 چند سے نفس سرکش کمتر از فرعون نیست بلکہ از عاون این با عونست

[illegible]

[illegible][illegible][illegible]

تشریف لینگے اور فلان معجزہ ظاہر ہوا یا بنا کر یوں کہنا کہ حضرت
 کی ہامنی کہنی یوں کیا اور حضرت ہی کہنے کی یوں کہا چاہیے
 یہ روایت کہ وجد کی حالت میں چادر شریف دو سو سو بار کی
 گڑبڑی صوفیوں کی اوسکی ٹکڑی کر کی تبرک تقسیم کر یا اور
 چنانچہ کسی شاعر نے کہا ہی کہ جبریل عم اور بس عم کی حضرت
 یوں کہا کہ یہ گر بہر و جہم من نشینہ و نازت کہنہ گمنا زہنی
 اور ایسا ہی لوری نامہ اور سوای پہلی کسی امر کو بی سنا ہی
 طرف سے کسی طرح حضرت کی طرف نسبت کرنا سب جھوٹ باندھی
 داخل سے ہر چند کہ بعض شخصوں کی ایسی مضامین ثواب سے
 یا حضرت کی طرح کی لئی باندھی ہیں لیکن موجب ظاہر ارشاد حضرت
 کے الہی چنانہی چاہی اور محدثین کی اس حدیث کو متواتر کہا
 اور بعض علما کی حضرت پر جھوٹ باندھی کو کفر کہا ہی کہ افی نظر حضرت
 من نفس عن مومن کر بہہ من کرب الدنیا نفس امارتہ عنہ کر بہہ من
 کرب یوم القیامۃ من یسر علی معتبر علی علی فی الدنیا والاخرۃ و
 من ستر مسلما سترہ اللہ فی الدنیا والاخرۃ واللہ فی عون العبد ما
 کان العبد فی عون اخیه ومن سلک طریقاً یتمس فیہ علمائہ من اللہ
 کہ یہ طریق الی الجنۃ وما اجتمع قوم فی بیت من بیوت اللہ
 یتلون کتاب اللہ و یتدارسونہ یتلم الا نکلت علیہم السمکۃ و
 غفر لہم الرحمتہ و دفعت اللہ الملائکۃ و ذکر نعم اللہ فمن عندہ ومن
 بطا بہ لعلہ لم یسرح بہ نسیم من سئل عن علم علمہ تم کتبہ لہم
 یوم القیامۃ بلجام من نار اذت جہ فضل العالم علی العابد بفضل

یہ روایت کہ وجد کی حالت میں چادر شریف دو سو سو بار کی
 گڑبڑی صوفیوں کی اوسکی ٹکڑی کر کی تبرک تقسیم کر یا اور
 چنانچہ کسی شاعر نے کہا ہی کہ جبریل عم اور بس عم کی حضرت
 یوں کہا کہ یہ گر بہر و جہم من نشینہ و نازت کہنہ گمنا زہنی
 اور ایسا ہی لوری نامہ اور سوای پہلی کسی امر کو بی سنا ہی
 طرف سے کسی طرح حضرت کی طرف نسبت کرنا سب جھوٹ باندھی
 داخل سے ہر چند کہ بعض شخصوں کی ایسی مضامین ثواب سے
 یا حضرت کی طرح کی لئی باندھی ہیں لیکن موجب ظاہر ارشاد حضرت
 کے الہی چنانہی چاہی اور محدثین کی اس حدیث کو متواتر کہا
 اور بعض علما کی حضرت پر جھوٹ باندھی کو کفر کہا ہی کہ افی نظر حضرت
 من نفس عن مومن کر بہہ من کرب الدنیا نفس امارتہ عنہ کر بہہ من
 کرب یوم القیامۃ من یسر علی معتبر علی علی فی الدنیا والاخرۃ و
 من ستر مسلما سترہ اللہ فی الدنیا والاخرۃ واللہ فی عون العبد ما
 کان العبد فی عون اخیه ومن سلک طریقاً یتمس فیہ علمائہ من اللہ
 کہ یہ طریق الی الجنۃ وما اجتمع قوم فی بیت من بیوت اللہ
 یتلون کتاب اللہ و یتدارسونہ یتلم الا نکلت علیہم السمکۃ و
 غفر لہم الرحمتہ و دفعت اللہ الملائکۃ و ذکر نعم اللہ فمن عندہ ومن
 بطا بہ لعلہ لم یسرح بہ نسیم من سئل عن علم علمہ تم کتبہ لہم
 یوم القیامۃ بلجام من نار اذت جہ فضل العالم علی العابد بفضل

عَلَىٰ وَرَأْسِ الْكَلْبِ حَدِيثٌ تَمَىٰ فَتَحَهُ وَاحِدٌ اشْرَعَهُ عَلَىٰ اسْتِخْلَافِ مَنْ الْيَسَّاعَاتِ
جَبَلُ شَيْخِ الْمَوْنِ مِنْ خَيْرِ بَيْعِهِ حَتَّىٰ يَكُونَ مَنْتَهَاهُ بِحُثَيْثٍ تَمَىٰ قَالَ
فِي الْقُرْآنِ بَرَاءَةٌ حَتَّىٰ زَوَاتِهِ بَعِيرٌ عِلْمٌ فَعَقِبَهُ وَفَعْدَهُ مِنْ الْبَارِئِ
فَعَمَّ الرَّجُلُ الْعَقْدَةَ فِي الدِّينِ أَنْ جَعَلَ إِلَيْهِ لَفْعٌ وَأَنْ سَتَفَنِي عَنْهُ غَفَرُ
أَفْسَهُ تَرَدَّدًا لَبِثَتْ بِطَلَامِي مِنْ جَبَلِ الْبُحْمِ بِمَا وَاحِدًا مِنْ أَفْزَرِ
كَلَاهُ الْمَعْمُومُ وَنَاهُ دَمْنُ لَبِثَتْ بِهَذَا الْمَعْمُومُ أَحْوَالُ الدُّنْيَا لَمْ يَأْكُلْ لَحْدَ
فِي أَمْرِ رَوَاتِهَا بِكَاسٍ جَبَلٌ أَنْ أَنَا سَأَسْ مِنْ أَمْرِي سَيَقْتَضُونَ
فِي الدِّينِ وَيَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ يَقُولُونَ نَأْتِي الْأَمْرَ قَرِيبًا
مَنْ جَبَلُ بَحْمٍ وَفَعْتَهُ لِمَنْ يَدِينُهُ وَلَا يَكُونُ ذَلِكَ كَمَا لَا يَحْتَجِي مِنَ الْقَبْلِ
وَالْأَشُوكُ كَلَامُكَ لَا يَحْتَجِي مِنْ قَبْلِهِمْ إِلَّا رَافِعًا لِمَنْ يَحْتَاطُ بِهِ جَبَلُ الْأَمْرِ
شَرُّهُ شَرُّ الْأَعْلَامِ وَأَنْ خَيْرُ الْخَيْرِ خَيْرُ الْعُلَمَاءِ أَمْرِي تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ
جَبَلِ الْبَحْمِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتَ مَا جَبَلُ الْخَيْرِ قَالَ وَارْفَعِي
جَبَلُ الْخَيْرِ مِنْهُ جَبَلُ كُلِّ نَوْمٍ أَرَبَاءُ مَرَّةً قَبْلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَنْ
يَدْعَانِي قَالَ الْقُرْآنُ وَالْمَرَاوَنُ بِأَحْمَالِهِمْ وَأَنْ مِنْ الْبُخْسِ الْقُرْآنُ إِلَى
الَّذِينَ يَزُورُونَ الْأَمْرَ وَجَبَلُ الْخَيْرِ كَمَا لَا يَحْتَجِي بِهِ كَثَلُ الْخَيْرِ لَا يَحْتَجِي
بِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كِتَابُ الطَّهَارَةِ الْبُخْسُ الْبُخْسُ لِبُصْلُوَةِ مَعَكُمْ
الْبُصْلُوَةِ الطَّهْوَرُ الْأَشُوكُ مَطْهَرَةٌ لِلْقُرْمِ مَرْضَاتُ الرَّبِّ فِي أَمْرِ سَجَدَ
لَهُ كَثَرَتْ عَلَيْكُمْ فِي السُّوَاكِ الْخَيْرُ لَا وَصُورَ لِمَنْ يَذْكُرُ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ سَلَامٌ
وَعَفْوُهُ لَا تَدْخُلُ الدُّلَا بَكْسِيَّتِي فِيهِ صَوْرَةٌ وَلَا كَلْبٌ وَلَا جَبَلٌ وَمَنْ
لَا يَسِي الْقُرْآنَ الْأَطَانِ وَأَكْتُبُ كِتَابَ لِبُصْلُوَةِ الْعَبْدِ الَّذِي يَتَنَاهَا
مِنْهُمْ الْبُصْلُوَةُ مَنْ تَرَكَهَا فَكَهْرَاتُ أَنْ جَبَلُ الْخَيْرِ بِاللَّهِ شَيْئًا

[illegible]

وَأَنْ قَطَعْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَرْكُ صَلَوةً مَكْتُوبَةً مَسْجِدًا مِنْ تَرْكِهَا
 مَسْجِدًا فَقَدْ بَرَسَتْ مِنْهُ الذَّمَّةُ وَلَا تَشْرَبُ نَهْرًا فَهِيَ مَقْبُوحٌ كُلُّ شَرِّهِ
 مِنْ تَرْكِ صَلَوةٍ الْخَصْرُ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ الْكُوفُ ذُنُوبُ الْطُولِ النَّاسُ
 أَغْبَا قَائِمُومَ الْقِيَامَةِ مَلَأِيرُو الدَّعَارِ مِنْ الْأَذَانِ وَالْأَقَامَةِ وَتُ
 مِنْ قَدْ إِلَى السَّجْدِ أَوْرَاحُ أَعْدَالِهِ لَهُ نَزَلَتْهُ مِنْ الْجَنَّةِ كَلَامًا أَوَّلًا
 فِي سَبِيحَةِ نِيَّاتِهِمْ اللَّهُ فِي ظُلْمَةِ يَوْمٍ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ أَمَامَ عَادِلٍ وَشَابِ
 نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ وَرَجُلٍ قَلْبُهُ مَعْلُوقٌ بِالسَّجْدِ إِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتَّى يَوْمٍ
 إِلَيْهِ وَرَجُلَانِ تَحَابَا فِي اللَّهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ ذَكَرَ
 اللَّهَ خَالِيًا فَخَاضَتْ عَيْنَاهُ وَرَجُلٌ دَعَا امْرَأَةً فَذَاتِ حَسَبٍ وَ
 جَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا
 حَتَّى لَا تَعْلَمَ ثَمَلَهُ بَانِيْفَقِي يَمِينُهُ قَدْ أَذَا أَدْخَلَ أَحَدَكُمْ السَّجْدَ فَلْيَقُلْ
 اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي الْبَابَ رَحْمَتَكَ وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ
 مِنْ فَضْلِكَ مَ أَذَا وَدَخَلَ أَحَدَكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَكُ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ
 يَجْلِسَ قَ أَذَا سَجَدْتَ فَضَعْ كَفِيكَ وَارْفَعْ مِرْقَافَكَ أَمْ عَلَيْكَ
 كَثِيرَةٌ السُّجُودُ لِلَّهِ فَإِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةَ الْأَرْفَاقِ اللَّهُ يَهْدِيهِ
 وَحُطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَتُهُمْ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى صَلَوةِ عَبْدٍ لَا تَقِيمُ
 فِيهَا صَلَاتُهُ مِنْ خُشُوعِهَا وَاجْهَدُوا أَمِنْ صَلَّى عَلَى وَاحِدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 عَشْرًا أَوْ كَلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُ حِمْلٍ عَلَى صَلَوةٍ تَ
 سَوَّوْا صَفُوفَكُمْ فَإِنْ تَسَوَّوْا يَصْفُوفُ مِنْ أَقَامَةِ الصَّلَوةِ نَحْ
 اسْتَوُوا وَلَا تَتَخَلَّفُوا فَتَتَخَلَّفَ قُلُوبُكُمْ أَحَدٌ مِنْكُمْ رَضُوا صَفُوفَكُمْ
 وَقَارِبُوا إِلَيْهَا وَحَازُوا بِالْأَحْقَاقِ فَوَالَّذِي بِيَدِهِ أَلَنِي لَأَزِي

۱۶۹
 وَتَرْكُ صَلَوةٍ مَكْتُوبَةٍ مَسْجِدًا مِنْ تَرْكِهَا
 مَسْجِدًا فَقَدْ بَرَسَتْ مِنْهُ الذَّمَّةُ وَلَا تَشْرَبُ نَهْرًا فَهِيَ مَقْبُوحٌ كُلُّ شَرِّهِ
 مِنْ تَرْكِ صَلَوةٍ الْخَصْرُ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ الْكُوفُ ذُنُوبُ الْطُولِ النَّاسُ
 أَغْبَا قَائِمُومَ الْقِيَامَةِ مَلَأِيرُو الدَّعَارِ مِنْ الْأَذَانِ وَالْأَقَامَةِ وَتُ
 مِنْ قَدْ إِلَى السَّجْدِ أَوْرَاحُ أَعْدَالِهِ لَهُ نَزَلَتْهُ مِنْ الْجَنَّةِ كَلَامًا أَوَّلًا
 فِي سَبِيحَةِ نِيَّاتِهِمْ اللَّهُ فِي ظُلْمَةِ يَوْمٍ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ أَمَامَ عَادِلٍ وَشَابِ
 نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ وَرَجُلٍ قَلْبُهُ مَعْلُوقٌ بِالسَّجْدِ إِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتَّى يَوْمٍ
 إِلَيْهِ وَرَجُلَانِ تَحَابَا فِي اللَّهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ ذَكَرَ
 اللَّهَ خَالِيًا فَخَاضَتْ عَيْنَاهُ وَرَجُلٌ دَعَا امْرَأَةً فَذَاتِ حَسَبٍ وَ
 جَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا
 حَتَّى لَا تَعْلَمَ ثَمَلَهُ بَانِيْفَقِي يَمِينُهُ قَدْ أَذَا أَدْخَلَ أَحَدَكُمْ السَّجْدَ فَلْيَقُلْ
 اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي الْبَابَ رَحْمَتَكَ وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ
 مِنْ فَضْلِكَ مَ أَذَا وَدَخَلَ أَحَدَكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَكُ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ
 يَجْلِسَ قَ أَذَا سَجَدْتَ فَضَعْ كَفِيكَ وَارْفَعْ مِرْقَافَكَ أَمْ عَلَيْكَ
 كَثِيرَةٌ السُّجُودُ لِلَّهِ فَإِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةَ الْأَرْفَاقِ اللَّهُ يَهْدِيهِ
 وَحُطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَتُهُمْ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى صَلَوةِ عَبْدٍ لَا تَقِيمُ
 فِيهَا صَلَاتُهُ مِنْ خُشُوعِهَا وَاجْهَدُوا أَمِنْ صَلَّى عَلَى وَاحِدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 عَشْرًا أَوْ كَلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُ حِمْلٍ عَلَى صَلَوةٍ تَ
 سَوَّوْا صَفُوفَكُمْ فَإِنْ تَسَوَّوْا يَصْفُوفُ مِنْ أَقَامَةِ الصَّلَوةِ نَحْ
 اسْتَوُوا وَلَا تَتَخَلَّفُوا فَتَتَخَلَّفَ قُلُوبُكُمْ أَحَدٌ مِنْكُمْ رَضُوا صَفُوفَكُمْ
 وَقَارِبُوا إِلَيْهَا وَحَازُوا بِالْأَحْقَاقِ فَوَالَّذِي بِيَدِهِ أَلَنِي لَأَزِي

من غسل يوم الجمعة واغتسل وكبر وكبر ومشي ولم يكب ونام
الا دام يستمع ولم يلج كان له بكل خطوة عمل سنة ابرصا
وقياها ت وسن جبر من ايام ليل الصالح فبين احب الي الله
من نذر الايام العشرة الا شئ من باب الجنازة انهم اجمع وعود
والمرضى وفكوا العاني من ما يصيب المسلم من نصب ولا وصب
ولا هم ولا حزن ولا اذى ولا غم حتى الشوكة يشاكها الا كفر الله
بها من خطاياهم ولا يغتبي الحج فانها تذهب خطايا بني آدم كما
يذهب الكبر حيث يجد يومئذ مسلم يهود مسلما غداة الاصلى
عليه سبعون الف ملك حتى يمس فان عا وشيئة الاصلى عليه سبعون
الف ملك حتى يصبح وكان له خريف في الجنة ت واما من مسلم
يعود مسلما فيقول سبع مرات اسال الله العظيم رب العرش العظيم ان
يشفيك الا شئ الا ان يكون قد حضر اجله وت اذا اراد الله تعالى
بعده اخير اجل له المقبولة في الدنيا واذا اراد الله بغيره ان يمسك
عنه بذرته حتى يوافيه به يوم القيامة ت ان عظم الجزاء مع عظم
العلم وان الله عز وجل اذا احب قوما ابتلاهم فمن رضى فلا رضى
ومن سخط فلا سطوت جبه ان العبد اذا سبقت له من الله منزلة
لم يبلغها بعمل ابتلاه الله في جسده او في ماله او في ولده ثم صبره على
ذلك حتى يبلغه المنزلة التي سبقت له من الله اذ ان المؤمن
اذا اصابه البقم ثم فاه الله عز وجل منه كان كفارة لما مضى من
ذنوبه وهو عطفه له فيما مستقبل وان المنافق اذا مرض ثم اعف
كان كالغير حمله اليه ثم ارسلوه فلم يدرك عقلوه ولم ارسلوه فقال

١٩١

من غسل يوم الجمعة واغتسل وكبر وكبر ومشي ولم يكب ونام
الا دام يستمع ولم يلج كان له بكل خطوة عمل سنة ابرصا
وقياها ت وسن جبر من ايام ليل الصالح فبين احب الي الله
من نذر الايام العشرة الا شئ من باب الجنازة انهم اجمع وعود
والمرضى وفكوا العاني من ما يصيب المسلم من نصب ولا وصب
ولا هم ولا حزن ولا اذى ولا غم حتى الشوكة يشاكها الا كفر الله
بها من خطاياهم ولا يغتبي الحج فانها تذهب خطايا بني آدم كما
يذهب الكبر حيث يجد يومئذ مسلم يهود مسلما غداة الاصلى
عليه سبعون الف ملك حتى يمس فان عا وشيئة الاصلى عليه سبعون
الف ملك حتى يصبح وكان له خريف في الجنة ت واما من مسلم
يعود مسلما فيقول سبع مرات اسال الله العظيم رب العرش العظيم ان
يشفيك الا شئ الا ان يكون قد حضر اجله وت اذا اراد الله تعالى
بعده اخير اجل له المقبولة في الدنيا واذا اراد الله بغيره ان يمسك
عنه بذرته حتى يوافيه به يوم القيامة ت ان عظم الجزاء مع عظم
العلم وان الله عز وجل اذا احب قوما ابتلاهم فمن رضى فلا رضى
ومن سخط فلا سطوت جبه ان العبد اذا سبقت له من الله منزلة
لم يبلغها بعمل ابتلاه الله في جسده او في ماله او في ولده ثم صبره على
ذلك حتى يبلغه المنزلة التي سبقت له من الله اذ ان المؤمن
اذا اصابه البقم ثم فاه الله عز وجل منه كان كفارة لما مضى من
ذنوبه وهو عطفه له فيما مستقبل وان المنافق اذا مرض ثم اعف
كان كالغير حمله اليه ثم ارسلوه فلم يدرك عقلوه ولم ارسلوه فقال

یا رسول اللہ و یا ایہذا الامام و اللہ اعرف فیما قلنا ثم عفا فلنست منّا
من عاود من بعدنا ما عدی منّا من السماء طیب و طاب مشک و ربور
من الجنة بمنزل لا یدر ان اللہ عز و جل یقول انما اذا ابتلیت عبد امر
عبادى مومنا فخرجنی علی ما ابتلیت فانه یقوم من مضجعه ذکاب کوم
ولدته امه من خطا یا یقول الرب تبارک و تعالی انما یقیدت عبدی
در ابتلیت فاجر و الہ ما کنتم تجردون له و هو صیغہ اذا کثرت ذنوب العبد
و لم یکن له ما یفقر من العمل بتلاذ الی اللہ یا یخرجون لیکفر باجنہ لا یغنی
احکم الموت یا یحسنا فلعلہ ان یدر داخیراً ما ماسیاً فلعلہ ان
یسقیت رب من احب بقار اللہ احب اللہ لقاره و من کرم لقار
اللہ کرم اللہ لقاره ق ف موت کی آرزو نہ کریں اور اگر اسیت
ہی نہ کریں کہ موت سبب الہد کی ملاقات کا اسن حدیث کا منکر
موجب سان ہونی موت کا اور محبت اللہ تعالی کا ہی کثن فی
الدنیا کا نیک خوب ادعا بنسبیل رخ ثبوت غریبہ شہادہ جب لا
میوتن احکم الا و یوحین انظن بالہدم اکثر و ذکر کا دم اللہ
الموت بت من جب شخصۃ المومن الموت ب ایما سلم شہدہ ارفہ
نجیرا دخلہ اللہ الجنة قلنا و نکاشت قال و نکاشت قلنا و انشان
قال و انشان ثم لم تسالہ عن الواحد خ لا تسوالا موت فانہ
قلنا فقلوا الی ما قلہ موارح اذکر و محاسن موتاکم و کفوا عن سبائکم
دت انما بری و ممن طلق و ملق و خرقت م یقول اللہ تعالی
ما لعبد یلمومن اذا قبضت صفیہ من اہل الدنیا ثم احتسب
الا الجنة خ لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناحیۃ و استغنی

1914

ومن عرّى مصابا فله مثل اجرة من نوح عليه فانه يذب بها
 نوح عليه يوم القيامة ثم من اتاه الله مالا فلم يوزكوه مثل
 ما له يوم القيامة شجاعا افرح له زميتان يطوقه يوم القيامة
 ثم ياخذ بهن منقبة يعني شذقيه ثم يقول انما ملك انما كسر ثم
 تلا ولا تحسبن الذين يخلون الآية خ صاع من براون
 عن كل اثنين صغير او كبير حرا وعبد ذكر او انثى ايا غنيم
 فيزكوه الله واما فقيركم فيرد عليه اكثر مما اخطاه ولو عيت
 لى كواجر لاجبت ولو اهدى اى ذراع لقبلت خ من
 من الناس سواهم اكثر انا ما يسيل جبر غليظ قل يستكسر
 من سنال وعنده ما يغنيه فانما يستكسر من النار ومن كفل
 لى اللى يبال الناس شيئا فاكفل له باجنة وس لو كان
 لى مثل احد ذبا يسرى ان لا يمر على ثلث ديار وعنده
 منه شى الاشى ارضده لى بن خ ما من يوم يصبر فيه العيا
 الا ملكان يقران فيقول احدهما اللهم اعط شقيقا خلفا ويقول
 الآخر اللهم اعط ممكنا تلقا انفق ولا تحصى فخصى الله عليك
 ولا توحى فوحى الله عليك ارضى ما استطعت ق قال الله
 تعالى انفق يا ابن آدم انفق عليك يا ابن آدم ان
 تبدل افضل خير لك ان تشك بتركك ولا تلام على كفان
 وا بدار بمن تقول م ثم الا خسرون ورب العتبة انقلت فاك
 ابى وامى من هم قال كم الاكثرون اموالا الا من قال كذا
 وكذا من بين يديه ومن خلفه وعن يمينه وعن شماله وكفى لهم

١٩٨

من عرّى مصابا فله مثل اجرة من نوح عليه فانه يذب بها
 نوح عليه يوم القيامة ثم من اتاه الله مالا فلم يوزكوه مثل
 ما له يوم القيامة شجاعا افرح له زميتان يطوقه يوم القيامة
 ثم ياخذ بهن منقبة يعني شذقيه ثم يقول انما ملك انما كسر ثم
 تلا ولا تحسبن الذين يخلون الآية خ صاع من براون
 عن كل اثنين صغير او كبير حرا وعبد ذكر او انثى ايا غنيم
 فيزكوه الله واما فقيركم فيرد عليه اكثر مما اخطاه ولو عيت
 لى كواجر لاجبت ولو اهدى اى ذراع لقبلت خ من
 من الناس سواهم اكثر انا ما يسيل جبر غليظ قل يستكسر
 من سنال وعنده ما يغنيه فانما يستكسر من النار ومن كفل
 لى اللى يبال الناس شيئا فاكفل له باجنة وس لو كان
 لى مثل احد ذبا يسرى ان لا يمر على ثلث ديار وعنده
 منه شى الاشى ارضده لى بن خ ما من يوم يصبر فيه العيا
 الا ملكان يقران فيقول احدهما اللهم اعط شقيقا خلفا ويقول
 الآخر اللهم اعط ممكنا تلقا انفق ولا تحصى فخصى الله عليك
 ولا توحى فوحى الله عليك ارضى ما استطعت ق قال الله
 تعالى انفق يا ابن آدم انفق عليك يا ابن آدم ان
 تبدل افضل خير لك ان تشك بتركك ولا تلام على كفان
 وا بدار بمن تقول م ثم الا خسرون ورب العتبة انقلت فاك
 ابى وامى من هم قال كم الاكثرون اموالا الا من قال كذا
 وكذا من بين يديه ومن خلفه وعن يمينه وعن شماله وكفى لهم

من عرّى مصابا فله مثل اجرة من نوح عليه فانه يذب بها
 نوح عليه يوم القيامة ثم من اتاه الله مالا فلم يوزكوه مثل
 ما له يوم القيامة شجاعا افرح له زميتان يطوقه يوم القيامة
 ثم ياخذ بهن منقبة يعني شذقيه ثم يقول انما ملك انما كسر ثم
 تلا ولا تحسبن الذين يخلون الآية خ صاع من براون
 عن كل اثنين صغير او كبير حرا وعبد ذكر او انثى ايا غنيم
 فيزكوه الله واما فقيركم فيرد عليه اكثر مما اخطاه ولو عيت
 لى كواجر لاجبت ولو اهدى اى ذراع لقبلت خ من
 من الناس سواهم اكثر انا ما يسيل جبر غليظ قل يستكسر
 من سنال وعنده ما يغنيه فانما يستكسر من النار ومن كفل
 لى اللى يبال الناس شيئا فاكفل له باجنة وس لو كان
 لى مثل احد ذبا يسرى ان لا يمر على ثلث ديار وعنده
 منه شى الاشى ارضده لى بن خ ما من يوم يصبر فيه العيا
 الا ملكان يقران فيقول احدهما اللهم اعط شقيقا خلفا ويقول
 الآخر اللهم اعط ممكنا تلقا انفق ولا تحصى فخصى الله عليك
 ولا توحى فوحى الله عليك ارضى ما استطعت ق قال الله
 تعالى انفق يا ابن آدم انفق عليك يا ابن آدم ان
 تبدل افضل خير لك ان تشك بتركك ولا تلام على كفان
 وا بدار بمن تقول م ثم الا خسرون ورب العتبة انقلت فاك
 ابى وامى من هم قال كم الاكثرون اموالا الا من قال كذا
 وكذا من بين يديه ومن خلفه وعن يمينه وعن شماله وكفى لهم

اتسعت قريبا من البدر قريبا من الجنة قريبا من الناس
 بعيد من النار والبخل بعيد من العبد بعيد من الجنة بعيد من
 الناس قريبا من النار والجبايل تنسج احب الى الله من
 ما يدخل من خملتان لا تجتمعان في مؤمن البخل وسور خلق
 رب لا يترك الجنة حيث ولا بخل ولا انسان ات اذ نسج في
 يده ولو ظلفا محرقا بوبت ما نقصت صدقة من مال يبارك الله
 عبدا يقول الا عزا وما تواضع احد لله الا رفعه الله ما تواضع
 المسلمات لا تحقرن جارة لجارتها ولو فرسن شاقوق كل
 معروفت صدقة لا تحقرن من المعروف شيئا ولو ان لم
 انك ابوجه طليق لم على كل مسلم صدقة قالوا فان لم يجد قال
 فاعمل بيده فتنفع نفسه ومتصدق قالوا فان لم يستطع او لم
 قال فعين ذرا الحاجة المكشوف قالوا فان لم يفعل قال فامر بغيره
 قالوا فان لم يفعل قال فمسك عن الشرف انه لم صدقة في كل
 سلامي من الناس عليه صدقة كل يوم تطلع فيه الشمس فاعمل
 بين الاثنين صدقة وتكفين الرجل كل وابنة فاعمل عليها او
 يرفع عليها ساه صدقة والكلمة الطيبة صدقة وكل خطوة
 تحطو اليها الصلوة صدقة ويميط الاذى عن الطريق صدقة
 خ نعم الصدقة اللطيفة الصفة مخوفة والاشات البصفي انتمه قهرا
 بانما تروى باخرق غلب امرارة في سيرة اسكها حتى مات
 من الحجج فلم تكن قطمها ولا ترسلها قاتل من خشارن الاثر
 ق اعزل الاذى عن طريق المسلمين ثم لقد رايت رجلا يتقلب

[The page contains dense handwritten Persian script, likely from a manuscript or historical document.]

فی الجنة فی شجرة قطرها من ظہر الطريق كانت تؤذى الناس
م یا ایہا الناس فشاوا سلام والحموا الطعام وصلوا الايام
جعلوا باللیل والناس نیام تدخلوا الجنة بسلام کجی ان
الصدقة لتطهر غضب الرب وترفع منة السورت فانه ک
غضنه اور رحم اور ثنا اور دیکنا وغیره صفات کولنے صفات
جیسا نہ سچنا چاہیے بلکہ جیسا وہ پیشاں ہے اوسکی صفات
پیشاں میں اور امد تغییرات سی پاک ہے کل تک معروف صدقة
وان من المعروف ان تلقى اخاک بوجه طلق وان تفرج عن
ولو کفی ایام انجیکت آیام سلم کاسلما ثوبا علی عوی
کساکہ اللہ من خضر الجنة وایام سلم اظم سلما علی جمع طعمہ اللہ
من ثمار الجنة وایام سلم سقی سلما علی ظما سقاء اللہ من الریح
الخنوم وت ان فی المال خفا سوی الزکوة الحدیث شجرة
ما من سلم کاسلما ثوبا الا کان فی خط من اللہ مادام علیہ
خرفة انت ان ظل المؤمن یوم القیامة صدقة من کل
علی حیالہ فی النفقة یوم عاشوراء ورح اللہ علی سائر سنہ
رزیب افضل وینا رشفة الرجل وینا رشفة علی وابتہ فی سبیل
اللہ و دینا رشفة علی اصحابہ فی سبیل اللہ ثم اذا طجبت مرة
فاکثر رما وبقاہر جبر انکم الصدقة علی المسکین صدقة ذی
علی ذی الرحم تتبان صدقة وصلہ انت من جی رد وکمال
ولو یظلف محرق ما من ت وفصل الصدقة ان تشیع کیدا خالکاب
کتاب الصوم من لم یبع قول الرز وامل بظلمت

۱۹۵

[illegible]

حاجة في ان يرفع طعامه وشربه من مات وعليه صوم صا
عنه ولية في القتل الصيام بعد رمضان شهر الله المحرم وفشل
الصلوة بعد الفريضة صلوة الليل من من صام يوما في سبيل الله
عقب الله وجهه عن النار سبعين خريفاً من من صام يوما في سبيل الله
جعل الله ماله وماله من النار سبعين خريفاً من من صام يوما في سبيل الله
زكاة وزكاة يجتهد الصوم به ان يوم الاثنين والجمعة يغفر الله
لكل مسلم الا اذا ما جرين يقول دعها حتى يصطلي اجه ان اصيام
اذا اكل احده صلوات عليه الملائكة حتى يفرغوا من فضائل
القرآن ان الله يرفع بهذا الكتاب اقواما ويضع به آخرين
لا تجعلوا بيوتكم مقارن القبطان يفر من البيت الذي يفر
فيه سورة البقرة من الاثان من آخر سورة البقرة من قوله
ليست كفاه في العجز اذ لم ان يقر في ليلة ثلث القرآن
قالوا وكيف يقر ثلث القرآن قال قل هو الله احد ليدل
ثلث القرآن في من قرأ القرآن فاستغفروا فاعل جلاله وحرم
حرامه وظهر الله بحبته وحقيقته في عشرة من اهل بيته كلهم قد
وجبت له النار ان جبه من آذان زلزلت تعدل نصف القرآن
وقل هو الله احد تعدل ثلث القرآن وقل يا ايها الكافرون
تعدل ربع القرآن يا عاقبة تعوذ بها
بشأنها وب اقر واسورة هو يوم الجمعة في من قرأ سورة الكهف
في يوم الجمعة اضار الله النور يومين ايتين وجواب كبير من بالاجم
ان يقول شديت آية كيت وكيت بل تنسى واستذكر وتذكر

[illegible]

و تحرك الى شقاه فخرج ان الله فحاله لتعته وتعين اسما منه
الا واحدة من احبها وقل المحبة قل لان اقول سبحان الله
ومحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر احب الي بما طلعت عليه الشمس
من قال سبحان الله ومحمد في يوم مرة حطت خطيئة ياد
ان كانت مثل زبد البحر كل ثمان طفتان على اللسان
فقيتان في الميزان حيتان لله الرحمن سبحان الله ومحمد
سبحان الله العظيم والذلي نفسي بيده لو لم تذنبوا لذهب
الله بكم ونجا ربكم يذنبون فيستغفرون الله فيغفر لهم ثم يذنبون
ان الله عسيب يذوب بالليل لتيوب موسى النهار عسيب يذوب بالليل
لتيوب موسى الليل حتى تطلع الشمس من مغربها ثم ان العبد
اذا اعترف ثم تاب تاب الله عليه ما اضر من يتعذر وان
عاد في اليوم سبسين مرة ومن لم يزل الاستغفار حل الله
له من كل ضيق مخرجا ومن كل هم فرجا ورزقه من حيث لا
يحتسب اوجب ان الله يحب العبد المؤمن المخلص التواب
تأيد قل احدا منكم عمله الجنة ولا يجيرة من النار ولا اله الا الله
الهدم عليك بقول الله وانكبير عليه كل شئت التوبة
اني اعود بك من زوال نعمتك وتحول عافيتك وفجاءة
نعمتك وجميع خطاياهم اللهم اني اعود بك من الاربعة من
علم لا يقع ومن قلب لا يخشع ومن نفس لا تشبع ومن دعا لا
يستجيب اوجهت من سال الله الجنة ثلاث مرارة قال الجنة
الهم اوفى الله الجنة ومن استجار من النار ثلاث مرارة قال النار

[illegible]

Handwritten marginal notes at the top of the page, written in a cursive script, likely a continuation of the text or commentary.

اقام الله عشرته يوم القيامة وجه من سموا ان يجيبه الله من
كرب يوم القيامة فليقض عن ميسرا ويضع عنه من من انظر
او وضع عنه اظلم الله في ظلمه م مظل الغنى ظلم فاذا ارجع احدكم
على لمى فليتب ق نفس المؤمن معلقه بدينه حتى يلقى عنه
فنيات جبهى من مات وهو بري من الكبائر والخلول و
الدين دخل الجنة ت جبهى ان الله عز وجل يقول انا
ما لث الشريكين ما لم يخن احدهما صاحبه فاذا خانه خرجت
من بينهما وجار الشيطان رز او الامانة الى من اتفكت لا
تخن من خانك ت دى من اخذ شيئا من الارض ظلما فاش
فيكون يوم القيامة من سبع ارضين ق قال الله تعالى
ثلاثة انا خصمهم يوم القيامة رجل اعطى بي ثم غدر ورجل باع
حقا فاكل ثمنه ورجل استاجر اجيرا فاستوفى منه ولم يعطه
اجره خ اخطوا الاجير اجره قبل ان يحث عرقه جيل السائل
حق وان جار على فرس او لاجى الا لله در رسوله لا تخفوا
فضل المار تمتعوا به فضل الكفار ق المسكون شركا رنة
ثلاث في المار والكفار وانار وجه العائد في هبة كالكلب
يعوم في قيئه ليس ناسل لسوخ فانقوا الله واعدوا من
اولادكم ق من لم يشكر الناس لم يشكر الله ات من شفع
اليه يورث فقال لفاعله خاك الله خيرا فهدا بلغ في انشاء
ت تها ودا فان الهدية تذهب وجر المصدرو لا تحترق
جارة تجارها ولو شق فرس شاة ت ثمت لا تروا الوسايد

Extensive handwritten marginal notes on the right side of the page, continuing the text or providing commentary. The script is dense and cursive.

Handwritten marginal notes at the bottom of the page, continuing the text or providing commentary.

والله من واللبين يت اذا اعطى احدكم الرجلان فلا يرددهما
خرج من الجنة كتاب النكاح الذي اكلها متاع
وخير متاع الدنيا المرأة الصالحة ثم ما تركت بعدى فتنة
اضر على الرجال من السارق انماكم ذليل قول على الشار
ابديتق اما علمت ان اغتد حورتك ولا تخلون رجل
بامرأة الا كان ثالثهما الشيطان ت لعن الله الناظر
المنصور اليه بنبي رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اجابة
طعام الفاسقين ب المتباريان لا يجابان ولا يوطأ
طعامها ب لا يفرق مؤمن مؤمنة ان كره منها خلقا
آخر ثم لا يجلد احدكم امراته جلد العبد ثم يجامعها في آخر اليوم
لم يصحك احدكم مما يفعل في خيركم لاهله وانما خيركم لاهلي و
ارومات صابكم فدعوه بيت مي ايا امرأة ماتت وزوجها عنها
راض دخلت الجنة لا تضربوا امراء المحديث وحبس
ان من اكمل المؤمنين ايمانا احسنهم خلقا والطفهم باليتيم
اليتيم الحلال الى الله الطلاق ويا معاذا خلق الله شيئا
اعلى وجه الارض احب اليه من الطلاق ولا خلق الله شيئا
على وجه الارض احب اليه من الطلاق قط ان الله تعالى
يفارق ان المؤمن يفارق غيره الله ان لا ياتي المؤمن ما
حرم الله من اوسى الى غير ابيه وهو يعلم فاحبته عليه
جرامق لا ترغبوا عن آباءكم فمن رغب عن ابيه فقد كفر
لا يحل لامرأة يؤمن بالله واليوم الآخر ان تتخذ على بيت

والله من واللبين يت اذا اعطى احدكم الرجلان فلا يرددهما
خرج من الجنة كتاب النكاح الذي اكلها متاع
وخير متاع الدنيا المرأة الصالحة ثم ما تركت بعدى فتنة
اضر على الرجال من السارق انماكم ذليل قول على الشار
ابديتق اما علمت ان اغتد حورتك ولا تخلون رجل
بامرأة الا كان ثالثهما الشيطان ت لعن الله الناظر
المنصور اليه بنبي رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اجابة
طعام الفاسقين ب المتباريان لا يجابان ولا يوطأ
طعامها ب لا يفرق مؤمن مؤمنة ان كره منها خلقا
آخر ثم لا يجلد احدكم امراته جلد العبد ثم يجامعها في آخر اليوم
لم يصحك احدكم مما يفعل في خيركم لاهله وانما خيركم لاهلي و
ارومات صابكم فدعوه بيت مي ايا امرأة ماتت وزوجها عنها
راض دخلت الجنة لا تضربوا امراء المحديث وحبس
ان من اكمل المؤمنين ايمانا احسنهم خلقا والطفهم باليتيم
اليتيم الحلال الى الله الطلاق ويا معاذا خلق الله شيئا
اعلى وجه الارض احب اليه من الطلاق ولا خلق الله شيئا
على وجه الارض احب اليه من الطلاق قط ان الله تعالى
يفارق ان المؤمن يفارق غيره الله ان لا ياتي المؤمن ما
حرم الله من اوسى الى غير ابيه وهو يعلم فاحبته عليه
جرامق لا ترغبوا عن آباءكم فمن رغب عن ابيه فقد كفر
لا يحل لامرأة يؤمن بالله واليوم الآخر ان تتخذ على بيت

Handwritten marginal notes in Arabic script at the top of the page, including phrases like "بسم الله الرحمن الرحيم" and "الحمد لله رب العالمين".

فوق ثلاث ليل لاس على زوج ارجلته به شهر رست شراق
اخر انكم جليلهم الله تحت ايدكم فمن جبل الله اخاه تحت يديه طعيم
ما ياكل ويلبسه ما يلبس ولا يكله من العمل ما يلبسه فان كلفه قلمه
قلعه عليه قلم الله اسود وكذا قدر عليك منك عليه ثم جعله
وما كنت اياكم ب لا يدخل الجنة سوى الملكوت داعوا عنه
كل يوم سبعين مرة رت الله في هذه البهايم العجبة فاكبر
صاحته واثركو ما صاحته ولعن رسول الله صلى الله عليه وسلم
من فرق بين الوالد وولده وبين الاخ وبين اخيه جوط
باب الايمان والندور من احلف بغير الله فله شرك
ث لا تزدوا فان النذر لا يفي من القدر شيئا وانما يخرج
من الغيل ق كفاة النذر كفارة اليمين م باب القسامة
لا يحل لمسلم ان يرفع سلا من كتاب الله ودان اخوانا
اخاف على امتي عمل قوم لوط متاجه ملعون من عمل قوم لوط
وفي رواية ان عليا احرقها وابا بكر يدع عليها حاطارز لا يسطر
الله عز وجل اسه رجل شتي رجلا او امرأة في وبرايت
ما اسكر كثيره فليله حرام ت وجه لا يدخل الجنة عاق ولا قاطع
ولا متان ولا من خمره ثلثة قد حرم الله عليه الجنة مدرا
انحر والفاق والد يوث الذي ليقر في اهل النخب اس
من انحر مات بقى الله تعالى كذا بدوشن اجد ب كتاب
الامارة الاكلهم راج وكلهم مسئول عن عبيده الحديث
ق ما من عبد يستريحه الله رعية فلم يحفظها بنصية الامام

Extensive handwritten marginal notes in Arabic script on the right side of the page, continuing the text or providing commentary.

راجحة الجنة ق. لاطاعة لخلق في معصية الخالق شرح
 بشر واولا تنظروا وليتروا واولا تقسموا ق. ان الفادر يصب
 لوار يوم القيامة فيقال هذه خذرة فلان بن فلان ق
 لكل فادر لوار عند سبعة يوم القيامة ثم الحديث من شفع
 لاحد شفاعته فادري له بدية عليها فقبلها ففداق بابا عظيما
 من ابواب الربا و ان النض الرجال لى الله الاله النض
 من اذى باليس له فليس منا وليتور مقوده من النازم باب
 اداب السفر يؤليكم الناس ما في الوحدة ما اعلم ما سار راكب
 بيل وده خ لا تصحب الملائكة رفقة فيها كلب ولا جرس
 الحجر من امير الشيطان من السفر قطعة من العذاب يمنع احدكم
 نومه وطعامه وشرابه فاذا قصصتم من وجهه فليجل الى
 اهلك اذ دخل المسجد فصل فيه ركعتين و يجام به كوفوا بابا
 جب وده حضرتك ساهته سفر من مدينة من يليل اخر اللهم بارك
 لاسي في كبريات دمي عليكم بالاحبة فان الارض تطوى
 لليل وراكب شيطان وراكبان شيطانان والثالثة
 ركبات دس ان تفر فكم في هذه الشغاب والا ودية انما
 ذكركم من الشيطان الحديث ولا تتخذوا ظهور وداكم منابر
 فان الله تعالى انما سخر ما لكم لتبليكم لى بلذلم يكونوا بالغية
 الا لابق الا لافس و حبلكم الارض فليها فاقضوا حاجتكم و
 سية المقوم في السفر فادكم الحديث باب الصبر
 نعمة واستينافيه روح غوصام ان الله تبارك وتعالى كتب الاحسان

او حجر يمدخل فيه من الحجر والقرباب كلوا جميعا ولا تقر قوافل
 البركة مع الجماعة جه الذي يشرب في آنية الفضة انما يجز
 جز في ليلته نار جهنم ق اذا اكل احدكم طعاما فليقل اللهم بارك
 لنا فيه واطعمنا خيرا منه واذا شرب لبنا فليقل اللهم بارك
 لنا فيه وزدنا منه فانه ليس شئ يجزي من الطعام و
 الشراب الا اللين ت و فرأى من الرجل و فرأى من المرأة
 والثالث للضيف والاربع للشيطان م ما أسفل من العصير
 من الاثار في النار انما ليس بالحري في الدنيا من الاثار
 له في الآخرة ق اجل الذئب والحري لانا من امة
 وجرم على ذكورات س من اكل طعاما ثم قال الحمد لله
 الذي اعطى هذا الطعام ورزقني من غير حول مني ولا قوة
 غفر له ما تقدم من ذنبه ومن ليس ثوبا فقال الحمد لله الذي
 كساني هذا ورزقني من غير حول مني ولا قوة غفر له ما
 تقدم من ذنبه ولما خروا من لبس ثوب شهرة في الدنيا
 البسه الله ثوب مذلة يوم القيامة اوجه من تشبه بقوم فهو
 منهم اوسن ترك لبس ثوب جمال وهو بقدر عليه وفي رواية
 تواضعوا كاه الله حلة الكرامة الحديث ان الله يحب
 ان يرمى اثر نعته على عهده ت مع كل جرس شيطان فافوا
 المشركين اوفر والحقى واحفوا الشوارب ق من كان له
 شعر فليكرمه من شاب شيبته في الاسلام كانت له نورا
 يوم القيامة ت س باب الكهانة من اتى عرافا

٢٥

او حجر يمدخل فيه من الحجر والقرباب كلوا جميعا ولا تقر قوافل
 البركة مع الجماعة جه الذي يشرب في آنية الفضة انما يجز
 جز في ليلته نار جهنم ق اذا اكل احدكم طعاما فليقل اللهم بارك
 لنا فيه واطعمنا خيرا منه واذا شرب لبنا فليقل اللهم بارك
 لنا فيه وزدنا منه فانه ليس شئ يجزي من الطعام و
 الشراب الا اللين ت و فرأى من الرجل و فرأى من المرأة
 والثالث للضيف والاربع للشيطان م ما أسفل من العصير
 من الاثار في النار انما ليس بالحري في الدنيا من الاثار
 له في الآخرة ق اجل الذئب والحري لانا من امة
 وجرم على ذكورات س من اكل طعاما ثم قال الحمد لله
 الذي اعطى هذا الطعام ورزقني من غير حول مني ولا قوة
 غفر له ما تقدم من ذنبه ومن ليس ثوبا فقال الحمد لله الذي
 كساني هذا ورزقني من غير حول مني ولا قوة غفر له ما
 تقدم من ذنبه ولما خروا من لبس ثوب شهرة في الدنيا
 البسه الله ثوب مذلة يوم القيامة اوجه من تشبه بقوم فهو
 منهم اوسن ترك لبس ثوب جمال وهو بقدر عليه وفي رواية
 تواضعوا كاه الله حلة الكرامة الحديث ان الله يحب
 ان يرمى اثر نعته على عهده ت مع كل جرس شيطان فافوا
 المشركين اوفر والحقى واحفوا الشوارب ق من كان له
 شعر فليكرمه من شاب شيبته في الاسلام كانت له نورا
 يوم القيامة ت س باب الكهانة من اتى عرافا

عن شیخ لم یقبل له جلوه اربعین لیلة من کتاب الروایا
 وکروایا الحجة بن احمد و محکم من الشیطان فاذا راسی
 احدکم ما یحب فلا یحدث به الا من یحب و اذا
 راسی ما یکره فلیتعوذ بالله من شره و من شر الشیطان
 و لیتقل ثلاثا و لا یحدث به احدا فانها لن تضروه ق و اذا
 راسی احدکم الروایا یکسر بها فلیبصق عن یساره ثلاثا و لیتعوذ
 بالله من الشیطان ثلاثا و لیتحول عن جنبه الذی کان علیه
 من کتاب الاداب یا بنی اذ لو خلعت علی الملک فسلم یکن
 برکتک علیک و علی اهل بیتک التی ابدی بالسلام بک
 من الکبریا من سلمین یلتقیان فخصا فحان الاخضر
 قبل ان یتفرقات جبرین بات علی ظهر بیت لیس علی حجاب
 قد ربنا منه الذم و قال حدیثه ربه یلعون علی لسان محمد
 صلی الله علیه و سلم من قد وسط خلقة و خیر الکمال و
 سها و اذا شاکوب احدکم فلیسک بیده علی فیه فان الشیطان
 یخل من شتموا یا سبی و لا کنوا یمنی بحديث قی ان احسانا
 کم لیس الله عبد الله و عبد الرحمن کم لیس الله الاسار یوم نقیته
 عند الله رجل یسب ملک الاماک خ لا یسب احدکم الله یقول
 الله هو الله هم لا یعولن احدکم حببت نفسی و لیکن لیتقل
 لقت نفسی ق لا تقولوا للمنافق سید خانه ان یک سید
 قد اخطم ربکم و ان من اشر حکمته خ لائن یتلوه جوف رجل
 قیایر یه خیر من ان یتلی شعرا ق یو کلام فحسبه حسن و فحسبه خیر

من عصيتم لي يا مينا بختية وما بين رجلية حصن كذا الجنة ح
 المستمكن ما قاله فعلى الباطني ما لم يمت المعلوم اذا
 قال الرجل تلك الناس فهو اهلهم ثم تجددون بشر الناس
 يوم القيامة ذوا الوحيين الذي يأتي هؤلاء بوجه وهو لا بوجه
 ق لا يدخل الجنة قتات ق ليس الكذاب الذي يصلي بين ان
 ويقول خيرا ويمني خيرا ق اذا رايتهم المداحين فاحذروني وبعث
 التراب من من ترك الكذب وهو باطل بني له في رضى الجنة
 ومن ترك المرار وهو محض بني له في وسط الجنة ومن
 حسن خلقه بني له في اعلاها اتدرون ما اكثر ما يدخل
 الناس الجنة تقوى الله وحسن الخلق اتدرون ما اكثر ما
 يدخل الناس النار الا جوفان الفم والفرج ت جده من
 صفت سخاات ميب اذا اصبح ابن آدم فان الاعضاء
 كلها تكفر اللسان فيقول اتق الله فانا نحن بكفان
 شققت لشقنا وان اعوججت اعوججنا ت من حسن اسلام
 المر تركه مالا يعنيه ما اجبت ب اذا كذب العبد تبا عرس
 الملك ميلا من نمن ما جارية ت من كان ذوا جهين في الدنيا
 كان له يوم القيامة لسان من نار م ليس المؤمن باطلا
 ولا باللعان ولا الفاحش ولا البذي ت ب لا يبلغه
 احد من اصحابي عن احد شيئا فاني احب ان اخرج
 اليكم وانا سليم الصدر و اذا دمج الفاسق غضب ارب
 قاسه واهتز له العرش ب مقام الرجل بالصمت افضل

من عصيتم لي يا مينا بختية وما بين رجلية حصن كذا الجنة ح
 المستمكن ما قاله فعلى الباطني ما لم يمت المعلوم اذا
 قال الرجل تلك الناس فهو اهلهم ثم تجددون بشر الناس
 يوم القيامة ذوا الوحيين الذي يأتي هؤلاء بوجه وهو لا بوجه
 ق لا يدخل الجنة قتات ق ليس الكذاب الذي يصلي بين ان
 ويقول خيرا ويمني خيرا ق اذا رايتهم المداحين فاحذروني وبعث
 التراب من من ترك الكذب وهو باطل بني له في رضى الجنة
 ومن ترك المرار وهو محض بني له في وسط الجنة ومن
 حسن خلقه بني له في اعلاها اتدرون ما اكثر ما يدخل
 الناس الجنة تقوى الله وحسن الخلق اتدرون ما اكثر ما
 يدخل الناس النار الا جوفان الفم والفرج ت جده من
 صفت سخاات ميب اذا اصبح ابن آدم فان الاعضاء
 كلها تكفر اللسان فيقول اتق الله فانا نحن بكفان
 شققت لشقنا وان اعوججت اعوججنا ت من حسن اسلام
 المر تركه مالا يعنيه ما اجبت ب اذا كذب العبد تبا عرس
 الملك ميلا من نمن ما جارية ت من كان ذوا جهين في الدنيا
 كان له يوم القيامة لسان من نار م ليس المؤمن باطلا
 ولا باللعان ولا الفاحش ولا البذي ت ب لا يبلغه
 احد من اصحابي عن احد شيئا فاني احب ان اخرج
 اليكم وانا سليم الصدر و اذا دمج الفاسق غضب ارب
 قاسه واهتز له العرش ب مقام الرجل بالصمت افضل

من عبادة سنين سنة الغيبة امتد من الزمان بحديث
 ب أن من كفارة الغيبة ان تستغفر لمن اغتيبة يقول اللهم
 اغفر لنا ولزعموات كثير فضيحت الاسناد لثبتهن قوم
 يتخفرون بأبائهم الذين ماتوا انما هم فهم جهنم او يكونون
 احسن على الله من الجبل الذي يدبره الخواص باله ان
 الله قد اذهب عنكم غيبته اجمالية وفخرنا بالاباء انما هو
 مو من تقى او فاجر خلق الناس كلهم مؤادوم نوا ومن
 تراب ت وجئت الشئ بسى ويصم كذا يدخل الجنة فاعلم
 ق ليس الواصل بالمكافى ولكن الواصل الذى اذا
 قطعت رحمه وصلها خ رضى الرب فى رضى الوالد و
 سخط الرب فى سخط الوالدت بما خنتك فمارك جه ان العبد
 يموت والداه اواحدها وانه لهما باق فلما يزال في قبر
 لهما وليتغفر لهما حتى يكتبن باراً لا يرحم الله من لا يرحم الناس
 ق من ابتلى من فذة النبات بشئ فاحسن البهين كن له
 ستر من النار ق من عال جارئين حتى تغلبا جادو القوم
 انا وهو هكذا وضم اصابعه م الشايعى على الارطعة والمكسر
 كاساحى فى سبيل الله الحديث ق انا وكافل اليتيم له وضع
 فى الجنة هكذا واشار بالسبابة والوسطى وفرج بينهما شيا
 خ ما نخل والولد له من نخل افضل من اوب حسن ت
 من رأى حوراً فستر ما كان كمن ايسه مؤودة است
 المؤمن مرأة المؤمن والمؤمن اخو المؤمن من غيبة وضوح

من عبادة سنين سنة الغيبة امتد من الزمان بحديث
 ب أن من كفارة الغيبة ان تستغفر لمن اغتيبة يقول اللهم
 اغفر لنا ولزعموات كثير فضيحت الاسناد لثبتهن قوم
 يتخفرون بأبائهم الذين ماتوا انما هم فهم جهنم او يكونون
 احسن على الله من الجبل الذي يدبره الخواص باله ان
 الله قد اذهب عنكم غيبته اجمالية وفخرنا بالاباء انما هو
 مو من تقى او فاجر خلق الناس كلهم مؤادوم نوا ومن
 تراب ت وجئت الشئ بسى ويصم كذا يدخل الجنة فاعلم
 ق ليس الواصل بالمكافى ولكن الواصل الذى اذا
 قطعت رحمه وصلها خ رضى الرب فى رضى الوالد و
 سخط الرب فى سخط الوالدت بما خنتك فمارك جه ان العبد
 يموت والداه اواحدها وانه لهما باق فلما يزال في قبر
 لهما وليتغفر لهما حتى يكتبن باراً لا يرحم الله من لا يرحم الناس
 ق من ابتلى من فذة النبات بشئ فاحسن البهين كن له
 ستر من النار ق من عال جارئين حتى تغلبا جادو القوم
 انا وهو هكذا وضم اصابعه م الشايعى على الارطعة والمكسر
 كاساحى فى سبيل الله الحديث ق انا وكافل اليتيم له وضع
 فى الجنة هكذا واشار بالسبابة والوسطى وفرج بينهما شيا
 خ ما نخل والولد له من نخل افضل من اوب حسن ت
 من رأى حوراً فستر ما كان كمن ايسه مؤودة است
 المؤمن مرأة المؤمن والمؤمن اخو المؤمن من غيبة وضوح

من وراء قوافل الناس منا زلمهم وليس المؤمن بالذي
 يشيع ومجاره جالغ الى جنبه بغيركم من رجلي خيره
 ويوم من شره ومشركم من لا يرخي خيره ولا يوم من شره
 ت ب اول خصمين يوم القيامة جاران ان الله يقول
 يوم القيامة اين المتحابون بجلالي اليوم اظهم في
 ظلي يوم لا ظل الا ظلي م المريم من احب ق اذ احب
 الرجل اخاه فليخبره انه يحبه وت لا تصاحب الا مؤمنا
 ولا ياكل طعامك الا تلقى ت ومي لا يحل الكذب الا
 في ثلث كذب الرجل امراته ليرضيها والكذب في خبر
 والكذب ليصلح بين الناس ات لا يحل لمسلم ان يجرأه
 يفرق ثلث من يجر فوق ثلث فمات وغل النار اذ
 انكم وحسد فان احسد ياكل اجسادكم كما تاكل النار لحطب
 د من اعتذر الى اخيه فلم يقبده او لم يقبل عذره كان
 عليه شكل خطيئة صاحب مكس ب التوبة في كل شيء
 خير الا في عمل الآخرة و ان الهوى الصالح والسمت
 الصالح والاقتصاد جز من خمس وعشرين جزء من النبوة
 و ان الدنقالي رفيق بحب الرفق ويطي على الرفق
 لا لا يطى على الغضب ولا لا يطى على ما سواه م الحجار لا ياكل
 الا بخير وفي رواية يحار خير كله في من يحرم الرفق
 يحرم الخير م ان من احبكم اتم احبكم اخلاقا لا يدخل
 الجنة الا جواظ ولا يحطري الحديث وانك لمومن ليدرك بحسن

٢٠٩

من وراء قوافل الناس منا زلمهم وليس المؤمن بالذي
 يشيع ومجاره جالغ الى جنبه بغيركم من رجلي خيره
 ويوم من شره ومشركم من لا يرخي خيره ولا يوم من شره
 ت ب اول خصمين يوم القيامة جاران ان الله يقول
 يوم القيامة اين المتحابون بجلالي اليوم اظهم في
 ظلي يوم لا ظل الا ظلي م المريم من احب ق اذ احب
 الرجل اخاه فليخبره انه يحبه وت لا تصاحب الا مؤمنا
 ولا ياكل طعامك الا تلقى ت ومي لا يحل الكذب الا
 في ثلث كذب الرجل امراته ليرضيها والكذب في خبر
 والكذب ليصلح بين الناس ات لا يحل لمسلم ان يجرأه
 يفرق ثلث من يجر فوق ثلث فمات وغل النار اذ
 انكم وحسد فان احسد ياكل اجسادكم كما تاكل النار لحطب
 د من اعتذر الى اخيه فلم يقبده او لم يقبل عذره كان
 عليه شكل خطيئة صاحب مكس ب التوبة في كل شيء
 خير الا في عمل الآخرة و ان الهوى الصالح والسمت
 الصالح والاقتصاد جز من خمس وعشرين جزء من النبوة
 و ان الدنقالي رفيق بحب الرفق ويطي على الرفق
 لا لا يطى على الغضب ولا لا يطى على ما سواه م الحجار لا ياكل
 الا بخير وفي رواية يحار خير كله في من يحرم الرفق
 يحرم الخير م ان من احبكم اتم احبكم اخلاقا لا يدخل
 الجنة الا جواظ ولا يحطري الحديث وانك لمومن ليدرك بحسن

خلقه درجه قائم اللیل وصائم النهار و المسلم الذی
یخاط الناس ویصبر علی اذائم قنصل من الذی لا یخاطهم
ولا یصبر علی اذائم قنصل من الذی لا یخاطهم
اشدید الذی یمک نفسه عند الغضب ق لا یدخل النار
فی قلبه مثقال حبه من خردل من ایمان لا یدخل کعبه احد
فی قلبه مثقال حبه من خردل من کبرم یقول الله قاجله
اکبر ما روای و عظمته اناری فمن نازع عنی واحد استجاب
انارم ما تجرم عبدا فضل عند الله عز وجل من حرجه غریظ
کیطها ابتغى وجه الله قالی ان الغضب لیفسد الايمان
کما یفسد الصبر السلب من خزن لسانه ستر الله
و من کف غضبه کف الله عنه عذاب یوم القیامه و من
اعتذر الی الله قبل الله عذره ب ثلاث منجیات و ثلاث
مهلکات فاما المنجیات فقبولی الله فی السر و العلانیة
و القول بالحق فی الرضا و السخط و القصد فی العنی و الفقر
و اما المهلکات فموی متبع و متخ مطاع و اعجاب المرء
بنفسه و هی اشدین من آج کل تعجب کی هوا بیت چل
هی عوام الناس اجتاو کا دم بهرتی اور خواص من
کوبه سچ اجانتی بین ذرا اپنی نفس کا مطالعہ کرنا چاہی
فمؤذ بالمد من شرور الفشا ان الله لیملی الظالم حته
اذا اخذه لم یفلته ثم قرأ و کذ لک الله انذرک ان اذا اخذ
القرنی و هی ظالمه آلاءه ق من التمس رضی الله عنهما

[illegible]

وكان من ذلك ان الله تعالى لما خلق الانسان خلقه على صورة الانسان العاقل والعاقل هو الذي يميز بين الخير والشر والحق والباطل والحي وال死的

وعلقت لنفسه شج اذا رايت الدهر عز وجل يعطى العبد
من الدنيا على معاظيه ما يحب فانما هو سعة راج بعد
ان اياكم عقبة كثرة لا يجوز ما المتقون ب ان اخوف
ما اتخوف على امي الهوى وطول الامل فاما الهوى
فيصد عن الحق واما طول الامل فيبني الآخرة الحديث
ب ان اولي الناس ب المتقون من كانوا وحيث كانوا
اهل تنصرون وترزقون الا بضعفاركم خ اطلعت في
الجنة فرايت اكثر اهلها الفقراء واطلعت في النار
فرايت اكثر اهلها السارق اذا نظر احدكم الى من فضل
عليه في المال والتخلق فليظفر الى من هو افضل منه
يدخل الفقراء الجنة قبل الاغنياء وخمس مائة عام مضت
يوم ت اقلتم احييتي مسكينا وامتنى مسكينا واشراني في
زمره المساكين فقات عايشته لم يارسول الله قال
انهم يدخلون الجنة قبل اغنيائهم ب اربعين خريفا يا عايشته
لا تردي المسكين ولو بشق تمره يا عايشته احبى لمساكين
وقريهم فان الله يقربك يوم القيامة ب البقراني
في نصفكم فانما ترزقون او تنصرون لضعفائكم
اذا احب الله جهاد اجهاد الدنيا كما لظلم احدكم حتى سقمتها
ات اثنان يكرهها ابن آدم يكره الموت والموت
خير للمؤمن من الفقة ويكره قلته المال وقلته المال
اقل للحساب اياكم والتقم فان غيا والديسوا بالمتقم

وكان من ذلك ان الله تعالى لما خلق الانسان خلقه على صورة الانسان العاقل والعاقل هو الذي يميز بين الخير والشر والحق والباطل والحي وال死的
وكان من ذلك ان الله تعالى لما خلق الانسان خلقه على صورة الانسان العاقل والعاقل هو الذي يميز بين الخير والشر والحق والباطل والحي وال死的
وكان من ذلك ان الله تعالى لما خلق الانسان خلقه على صورة الانسان العاقل والعاقل هو الذي يميز بين الخير والشر والحق والباطل والحي وال死的

وكان من ذلك ان الله تعالى لما خلق الانسان خلقه على صورة الانسان العاقل والعاقل هو الذي يميز بين الخير والشر والحق والباطل والحي وال死的

من جاع او احتاج فليكنه الناس كان حقا على الله عز وجل
 ان يرزقه رزق مستغنى من حلال ب ان الله يحب عبده
 المؤمن الفقير المستغنى ايا العيال جه من رضى
 من الله باليسير من الرزق رضى الله منه بالقليل من
 العمل ين يهرم ابن آدم ويشب منه اثنان الحرص
 على المال والحرص على العزق اعذر الله الى امر
 اخر اجله حتى يلقه ستين سنة خ كثر في الدنيا كالمك
 غريب او عابر سبيل وعدة نفسك في اهل القبور
 اول صلح هذه الامة اليقين والزيد واول فساد
 البخل والال ب الكليش من وان نفسه وحمل لما بعد
 الموت والعاجز من اتيح نفسه هوا ومتنى على الله
 ت جه ان الرزق ليطلب العبد كما ليطلبه اجله النعم من
 سمح سمح الله به ومن يراني يراني الله بقر من كانت
 غيبة طلب الاخرة جمل الله غناه في قلبه وجمع له شمله
 واقببه الدنيا وهي راحته فليكنه ومن كانت غيبة طلب
 الدنيا جمل الله الفقر بين عينيه وشئت عليه امره ولا
 ياتيه منها الا ما كتب له ت امي ان ليسير الربا شر
 ومن عادى لي وليا فقد اذى الله بالحاربه اتحدث
 ب من صلى يراني فقد اشرك ومن صام يراني فقد شرك
 ومن تصدق يراني فقد اشرك او الذي نفس بيده لو تعلم
 ما اعلم لبكىتم كثيرا ولضحكتم قليلا خ ما رايت مثل الناس لم يابا

من جاع او احتاج فليكنه الناس كان حقا على الله عز وجل
 ان يرزقه رزق مستغنى من حلال ب ان الله يحب عبده
 المؤمن الفقير المستغنى ايا العيال جه من رضى
 من الله باليسير من الرزق رضى الله منه بالقليل من
 العمل ين يهرم ابن آدم ويشب منه اثنان الحرص
 على المال والحرص على العزق اعذر الله الى امر
 اخر اجله حتى يلقه ستين سنة خ كثر في الدنيا كالمك
 غريب او عابر سبيل وعدة نفسك في اهل القبور
 اول صلح هذه الامة اليقين والزيد واول فساد
 البخل والال ب الكليش من وان نفسه وحمل لما بعد
 الموت والعاجز من اتيح نفسه هوا ومتنى على الله
 ت جه ان الرزق ليطلب العبد كما ليطلبه اجله النعم من
 سمح سمح الله به ومن يراني يراني الله بقر من كانت
 غيبة طلب الاخرة جمل الله غناه في قلبه وجمع له شمله
 واقببه الدنيا وهي راحته فليكنه ومن كانت غيبة طلب
 الدنيا جمل الله الفقر بين عينيه وشئت عليه امره ولا
 ياتيه منها الا ما كتب له ت امي ان ليسير الربا شر
 ومن عادى لي وليا فقد اذى الله بالحاربه اتحدث
 ب من صلى يراني فقد اشرك ومن صام يراني فقد شرك
 ومن تصدق يراني فقد اشرك او الذي نفس بيده لو تعلم
 ما اعلم لبكىتم كثيرا ولضحكتم قليلا خ ما رايت مثل الناس لم يابا

١١٥

من جاع او احتاج فليكنه الناس كان حقا على الله عز وجل
 ان يرزقه رزق مستغنى من حلال ب ان الله يحب عبده
 المؤمن الفقير المستغنى ايا العيال جه من رضى
 من الله باليسير من الرزق رضى الله منه بالقليل من
 العمل ين يهرم ابن آدم ويشب منه اثنان الحرص
 على المال والحرص على العزق اعذر الله الى امر
 اخر اجله حتى يلقه ستين سنة خ كثر في الدنيا كالمك
 غريب او عابر سبيل وعدة نفسك في اهل القبور
 اول صلح هذه الامة اليقين والزيد واول فساد
 البخل والال ب الكليش من وان نفسه وحمل لما بعد
 الموت والعاجز من اتيح نفسه هوا ومتنى على الله
 ت جه ان الرزق ليطلب العبد كما ليطلبه اجله النعم من
 سمح سمح الله به ومن يراني يراني الله بقر من كانت
 غيبة طلب الاخرة جمل الله غناه في قلبه وجمع له شمله
 واقببه الدنيا وهي راحته فليكنه ومن كانت غيبة طلب
 الدنيا جمل الله الفقر بين عينيه وشئت عليه امره ولا
 ياتيه منها الا ما كتب له ت امي ان ليسير الربا شر
 ومن عادى لي وليا فقد اذى الله بالحاربه اتحدث
 ب من صلى يراني فقد اشرك ومن صام يراني فقد شرك
 ومن تصدق يراني فقد اشرك او الذي نفس بيده لو تعلم
 ما اعلم لبكىتم كثيرا ولضحكتم قليلا خ ما رايت مثل الناس لم يابا

من جاع او احتاج فليكنه الناس كان حقا على الله عز وجل
 ان يرزقه رزق مستغنى من حلال ب ان الله يحب عبده
 المؤمن الفقير المستغنى ايا العيال جه من رضى
 من الله باليسير من الرزق رضى الله منه بالقليل من
 العمل ين يهرم ابن آدم ويشب منه اثنان الحرص
 على المال والحرص على العزق اعذر الله الى امر
 اخر اجله حتى يلقه ستين سنة خ كثر في الدنيا كالمك
 غريب او عابر سبيل وعدة نفسك في اهل القبور
 اول صلح هذه الامة اليقين والزيد واول فساد
 البخل والال ب الكليش من وان نفسه وحمل لما بعد
 الموت والعاجز من اتيح نفسه هوا ومتنى على الله
 ت جه ان الرزق ليطلب العبد كما ليطلبه اجله النعم من
 سمح سمح الله به ومن يراني يراني الله بقر من كانت
 غيبة طلب الاخرة جمل الله غناه في قلبه وجمع له شمله
 واقببه الدنيا وهي راحته فليكنه ومن كانت غيبة طلب
 الدنيا جمل الله الفقر بين عينيه وشئت عليه امره ولا
 ياتيه منها الا ما كتب له ت امي ان ليسير الربا شر
 ومن عادى لي وليا فقد اذى الله بالحاربه اتحدث
 ب من صلى يراني فقد اشرك ومن صام يراني فقد شرك
 ومن تصدق يراني فقد اشرك او الذي نفس بيده لو تعلم
 ما اعلم لبكىتم كثيرا ولضحكتم قليلا خ ما رايت مثل الناس لم يابا

واما القصور وفتة من رايصر
 الحجنة او حفرة من حفرة النار
 طويل هي عجيب مضمون كى يا عايشة اياك ومحضرات
 الذنوب فان لها من المدطالبا جى بكتاب الحسن
 الكسادة فى الهرج ... كسيرة الى م يطوى لى السموات يوم
 القيامة ثم يا خد من يده الكسيرة ثم يقول انا الملك اين
 ايجارون اين المتكبرون ثم يطوى الارضين بشا ثم يقول
 انا الملك اين ايجارون اين المتكبرون ثم يكف الغم
 وصاحب الصوق والنفقة واصفى سمعه وحنى جبهة فيظفرته
 يوم النسخ فقالوا يا رسول الله وما امرنا قال قولوا حسبا
 الله ونعم الوكيل ثم تحشر الناس يوم القيامة حفاة
 عراة غرلا قلت يا رسول الله الرجال والنساء جميعا
 ينظر بعضهم الى بعض فقال يا عايشة الامر اشده من ان
 ينظر بعضهم الى بعض فى لحيق الناس يوم القيامة حتى
 يذهب عوقمهم فى الارض سبعين ذراعا ويلجهم حتى يبلغ
 آذانهم فى حوضى سيرة شهر وزوايا سوارى مارة ابيض
 من اللبن ورحة اطيب من المسك وكثيرا من نجوم السماء
 من يشرب منها فلا يظلم ابدان وتترسل الامانة والرحمة
 فتقومان جنبى الصراطيين بشالام موضع سوطى الجنة
 خير من الدنيا وما فيها فى غدوة فى سبيل الله اور ورة
 خير من الدنيا وما فيها ولوان امرأة من نساء اهل الجنة

٢١٢
 كى يا عايشة اياك ومحضرات
 الذنوب فان لها من المدطالبا جى بكتاب الحسن
 الكسادة فى الهرج ... كسيرة الى م يطوى لى السموات يوم
 القيامة ثم يا خد من يده الكسيرة ثم يقول انا الملك اين
 ايجارون اين المتكبرون ثم يطوى الارضين بشا ثم يقول
 انا الملك اين ايجارون اين المتكبرون ثم يكف الغم
 وصاحب الصوق والنفقة واصفى سمعه وحنى جبهة فيظفرته
 يوم النسخ فقالوا يا رسول الله وما امرنا قال قولوا حسبا
 الله ونعم الوكيل ثم تحشر الناس يوم القيامة حفاة
 عراة غرلا قلت يا رسول الله الرجال والنساء جميعا
 ينظر بعضهم الى بعض فقال يا عايشة الامر اشده من ان
 ينظر بعضهم الى بعض فى لحيق الناس يوم القيامة حتى
 يذهب عوقمهم فى الارض سبعين ذراعا ويلجهم حتى يبلغ
 آذانهم فى حوضى سيرة شهر وزوايا سوارى مارة ابيض
 من اللبن ورحة اطيب من المسك وكثيرا من نجوم السماء
 من يشرب منها فلا يظلم ابدان وتترسل الامانة والرحمة
 فتقومان جنبى الصراطيين بشالام موضع سوطى الجنة
 خير من الدنيا وما فيها فى غدوة فى سبيل الله اور ورة
 خير من الدنيا وما فيها ولوان امرأة من نساء اهل الجنة

كى يا عايشة اياك ومحضرات
 الذنوب فان لها من المدطالبا جى بكتاب الحسن
 الكسادة فى الهرج ... كسيرة الى م يطوى لى السموات يوم
 القيامة ثم يا خد من يده الكسيرة ثم يقول انا الملك اين
 ايجارون اين المتكبرون ثم يطوى الارضين بشا ثم يقول
 انا الملك اين ايجارون اين المتكبرون ثم يكف الغم
 وصاحب الصوق والنفقة واصفى سمعه وحنى جبهة فيظفرته
 يوم النسخ فقالوا يا رسول الله وما امرنا قال قولوا حسبا
 الله ونعم الوكيل ثم تحشر الناس يوم القيامة حفاة
 عراة غرلا قلت يا رسول الله الرجال والنساء جميعا
 ينظر بعضهم الى بعض فقال يا عايشة الامر اشده من ان
 ينظر بعضهم الى بعض فى لحيق الناس يوم القيامة حتى
 يذهب عوقمهم فى الارض سبعين ذراعا ويلجهم حتى يبلغ
 آذانهم فى حوضى سيرة شهر وزوايا سوارى مارة ابيض
 من اللبن ورحة اطيب من المسك وكثيرا من نجوم السماء
 من يشرب منها فلا يظلم ابدان وتترسل الامانة والرحمة
 فتقومان جنبى الصراطيين بشالام موضع سوطى الجنة
 خير من الدنيا وما فيها فى غدوة فى سبيل الله اور ورة
 خير من الدنيا وما فيها ولوان امرأة من نساء اهل الجنة

ان کے لئے ہر ایک چیز میں
 ایک نیا لائن ہے اور ان کے
 لئے ہر ایک چیز میں ایک نیا
 لائن ہے اور ان کے لئے ہر ایک
 چیز میں ایک نیا لائن ہے اور
 ان کے لئے ہر ایک چیز میں ایک
 نیا لائن ہے اور ان کے لئے ہر
 ایک چیز میں ایک نیا لائن ہے

ختم کیا و کما کان تلو ان و لو ان من غسق میراق سے
 الا نیا لا عن ایل الہ نیات ان فی النار حیات کا مثال
 البخت تلخ احد بن السعۃ فیجہ جوہتا ارعین خرفیا والہ
 فی النار عارب کا مثال البغال الموکفۃ تلخ احد بن
 السعۃ فیجہ جوہتا ارعین خرفیا اباب بدر وخلق کان
 زکریا سجارام و کسی پیشہ حلال کو حقیر بنایا جائیے
 المؤمن اکرم لے المؤمن بعض ملائکہ تہ و یہ بزرگے
 ایمان کی نہ قومیت کی انتم تمہوں سبعین امۃ انتم خیر امۃ
 علی اللہ تعالیٰ تہ سے حال ابو حنیفہ رضہ اذا لا حرج
 القود صلی مستلقیا ورجلا لے الکعبۃ فان لم یستطع ان
 یصل مستلقیا صلی علی جنبہ تفسیر مظہری ص ۳۰۰ فصل قبا
 فان لم یستطع فقاعدا وان لم یستطع فقلی جنبہ بخاری و
 سنن اربعہ مظہری ص ۳۰۰ الحارمی اذا کان بحضرۃ
 من رکعۃ فانه یسألہ فان لم یحیطہ صلی عویانا و لو یحید
 فی خلال صلوۃ ثوبا یستقبل عالمگیریہ ص ۲۱۰ ص ۲۰۰
 صاحب فرائض لا یکنہ ان یجول وجہہ و لیس بحضرۃ احد
 یوجہہ بجزئہ صلوۃ الی حیثا اشارت بعضہ شخص باوجود
 طاقت قیام کے اور نہ ضرر کرنی وضو کی مرض کے بہانہ سے
 بیٹھ کر نماز پڑھتے اور تیمم کرتے ہیں ایسا ہرگز نجاسی اور
 مرض میں نماز چھوڑ دینی والوں کو بخاری کیا الہی حیض آیا
 ص ۱۹۱ و تجبر المولود المومر علی نفقۃ الابوین المجسین

ان کے لئے ہر ایک چیز میں
 ایک نیا لائن ہے اور ان کے
 لئے ہر ایک چیز میں ایک نیا
 لائن ہے اور ان کے لئے ہر ایک
 چیز میں ایک نیا لائن ہے اور
 ان کے لئے ہر ایک چیز میں ایک
 نیا لائن ہے اور ان کے لئے ہر
 ایک چیز میں ایک نیا لائن ہے

ان کے لئے ہر ایک چیز میں
 ایک نیا لائن ہے اور ان کے
 لئے ہر ایک چیز میں ایک نیا
 لائن ہے اور ان کے لئے ہر ایک
 چیز میں ایک نیا لائن ہے اور
 ان کے لئے ہر ایک چیز میں ایک
 نیا لائن ہے اور ان کے لئے ہر
 ایک چیز میں ایک نیا لائن ہے

و در چنین حالت اگر مال غیر مقدار شد رفق خورد به نیت
ادای قیمت آن روا باشد لیکن اگر احتیاط کرد و بمقدور
ماجر شود آثم نشود و انتهی مختصراً خوردن انواع فواکه
و اعطیه لذیذ و جایز است لیکن اسراف در آن و افراط
منوع است. معصوم و منکر عذر مردان را حرام است و بر او
زنگ سرخ مردان را مطلقاً مکروه است مگر مخطوط مثل بوسی
پارچه که تار و پود آن آب نشیم باشد مردان را حرام است
مگر مقدار چهار انگشت چون علم آن از یوزند و نقره مردان را
جائز نیست مگر انگشتی نقره و کندن رزگر و گلیشه طفل را
مردان را پوشانیدن حریر و زرد حرام است. مردان از مرد و دندان
از زن از ناف تا زانو دیدن جائز نیست آن از زن محرم
سر و روی و ساق و بازو دیدن و مس کردن جائز است اگر
از شهوت مأمون باشد. تفصیل مسائل بیج باطل و فاسد
در کتب فقه است ازین بیوج اجتناب واجب است. اگر
گندم را عوض گندم یا غنود را عوض غنود یا جو را عوض جو یا
ند را عوض زرد یا آهن را عوض آهن فروخته شود و فضل
و نسیه هر دو حرام باشد و اگر گندم را عوض غنود یا زرد را عوض
سیم یا آهن را عوض مس فروخته شود و فضل حلال باشد
لیکن نسیه حرام و اگر پارچه گزی را با پارچه گزی یا پشم
عوض مس فروخته شود نیز فضل حلال است و نسیه حرام
فتن این مسائل سی معلوم است که سنار و غیره سی بود چنانکه کار

و غیره نقود سیم

بعض روپون جہاں سوئی کا بعض اشرفیوں وغیرہ نقود
زر کی جب جائز ہے کہ سودا دست بدست اور زیور اور نقود
وزن میں برابر ہوں یا جسطرف ہی وزن کم ہو اوسط کا
کچھ پیسی وغیرہ ملا کر دینی جاوین اور یہ بھی معلوم ہوا کہ
سودا زیورات کا اور گوشت کناری پیک زری اور ٹوپی
اور بگڑی اور دوپٹہ زری دار یا گوشت دار اور کھواب
اور جوتہ کا مدار اور ہتھار جن پر سوئی یا چاندی کا کام ہو
اور چادر جامہ اور زین پوش زری دار وغیرہ ایسی چیزیں
جنہیں سوئی یا چاندی کا میل ہی بعض نقود سوئی اور
چاندی کی دست بدست جائز ہے اور او دھار پر حرام ہے
بہت دمی برای خطرہ راہ مکروہ است اگر نہداون در میان
نہا شد و اگر باشد حرام است و ربوا از اجارہ فاسد احتراز
واجب است چنانچہ یک من بخراسیان و دہ تا از اردو
آن ربع در اجارہ سائید گے دہ و شتی آٹا رسیدہ بگیرد
یا رسیان خام بسفید بافت داد باین شرط کہ سیوم حصہ
یا ربع در اجرت یافتن بدہد یا یک من گندم بر خراب
کرد تا دہلی باین شرط کہ از ان غلہ چارم حصہ در دہلی
در اجورہ حاملی بدہد این اجارہ فاسد بہت در اجارہ
فاسد اجورہ مثل واجب شود لیکن زیادہ از مسمی متعذر
نہد کہ کردن بالغ در وزن مبیع یا مشتری در ضمن طرہ
در اد کردن من قیمت مبیع و غیرہ دیون سجدہ و مزدوری مزدور

میں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے

مجلس کاغذی سلسلہ میں الانفاق
منقول ہے یہ سلسلہ من ۱۲ اکتوبر
اس کے پیشینہ کو افشاست

اورنگ آباد مسلمان سائنس دانوں کی کمیٹی

کا تو کہ قول اس باب میں مشیر نہیں تم فیضان فیما ذکرہ و لم یوکل
 بقولہ لانه لم یس من اہل الدیانات بل من ارباب الخلق و
 مختصر شرح قاضی برہموی شہادۃ قلی محمد روشن علی توارش علی
 متساق احمد ظہور حسن محمد عبید اللہ فقیر محمد حسین جلیل اس
 مسئلہ میں یہ ہے کہ بعد از حج کے مسلمان کی نظر سے اگر گوشت
 ایک لحظہ بھی غائب ہو جاویں اوسکا لینا اور کھانا اور خرید
 ہرگز درست نہیں اور یہ گوشت حرام اور ناپاک ہوگا اگرچہ
 مسلمان کس مکان میں فرج ہو اور چاہی کہ محافظ مسلمان دیندار
 اوسکے پاس ہے اور غافل نہیں ہے اور نظر سے غائب ہوئی
 مذی یہاں گوشت سی صبر کرنا آسان نہیں ہے گوشت کے لغتوں کے
 محروم رہنا اور دین و فرج کی آگ پر صبر کرنا مشکل ہے لہذا استہی
 مختصر مطبوعہ مطبع ماہی شہداء الضیاء گوشت کے زبردست
 خریدہ شود حرام است لا یند الصیاء خبر الواحد یقبل فی الدیانات
 کا محل و ہجرتہ و الطہارۃ و النجاستہ اذا کان مسلما علیہ لا یخ
 ولا یقبل قول المستور فی الدیانات فی ظاہر الدیانات و
 الصحیح ولا یقبل قول الکافر فی الدیانات الخ کذا فی التامک
 کتاب الکراہیۃ ص ۱۱۱ ان سائل ہی معلوم ہوا کہ اگر کوئی
 مسلمان صلیح خیر دی کہ یہ بانی یا کثیر اناک یا ناک ہے اور
 یہ گوشت میری سامنی مسلمان نے فرج کیا اور انا کثیر
 نظر سے غائب نہیں ہوا تو اس قول کا اعتنا کر کیا جاویں اور اگر
 کوئی مسلمان فاسق یا سبکا فاسق اور صلیح ہو یا معلوم ہو یا کثیر

فیضان فیما ذکرہ و لم یوکل
 بقولہ لانه لم یس من اہل الدیانات بل من ارباب الخلق و
 مختصر شرح قاضی برہموی شہادۃ قلی محمد روشن علی توارش علی
 متساق احمد ظہور حسن محمد عبید اللہ فقیر محمد حسین جلیل اس
 مسئلہ میں یہ ہے کہ بعد از حج کے مسلمان کی نظر سے اگر گوشت
 ایک لحظہ بھی غائب ہو جاویں اوسکا لینا اور کھانا اور خرید
 ہرگز درست نہیں اور یہ گوشت حرام اور ناپاک ہوگا اگرچہ
 مسلمان کس مکان میں فرج ہو اور چاہی کہ محافظ مسلمان دیندار
 اوسکے پاس ہے اور غافل نہیں ہے اور نظر سے غائب ہوئی
 مذی یہاں گوشت سی صبر کرنا آسان نہیں ہے گوشت کے لغتوں کے
 محروم رہنا اور دین و فرج کی آگ پر صبر کرنا مشکل ہے لہذا استہی
 مختصر مطبوعہ مطبع ماہی شہداء الضیاء گوشت کے زبردست
 خریدہ شود حرام است لا یند الصیاء خبر الواحد یقبل فی الدیانات
 کا محل و ہجرتہ و الطہارۃ و النجاستہ اذا کان مسلما علیہ لا یخ
 ولا یقبل قول المستور فی الدیانات فی ظاہر الدیانات و
 الصحیح ولا یقبل قول الکافر فی الدیانات الخ کذا فی التامک
 کتاب الکراہیۃ ص ۱۱۱ ان سائل ہی معلوم ہوا کہ اگر کوئی
 مسلمان صلیح خیر دی کہ یہ بانی یا کثیر اناک یا ناک ہے اور
 یہ گوشت میری سامنی مسلمان نے فرج کیا اور انا کثیر
 نظر سے غائب نہیں ہوا تو اس قول کا اعتنا کر کیا جاویں اور اگر
 کوئی مسلمان فاسق یا سبکا فاسق اور صلیح ہو یا معلوم ہو یا کثیر

کلا و ایسی خبر دی اور سکا اعتبار نہ کیا جاوی اور وہ گوشت کھایا یا
 جامی پانی کی نجاست کے خبر میں تخری جا رہے ہے چر قول مستوف
 الحاک اور فاسق کے نہ کافر کے اور ایک عبدل خبر دی پانی
 کے نجاست کے اور دوسرا عبدل طہارت کے تو حکم طہارت کا ہے اور
 ذبیحہ کے امر میں اگر دو عبدل خبر مختلف دین اور حکم حرمت کا
 لکھا انی محدث ابو ابرہہ تصنیف مولانا قطب الدین رحمہ اللہ
 ما قولکم رحمکم اللہ تھا کی فی ذہبہ لم یسئلہ ان فی بلاد الهند قوام
 من المجوس و عبدة الاضنام یبعون لحم الذبیحة ولا یسبیل
 للمشری المسلم علی الذابح بل ہو مسلم ام کافر الا قول المجوس
 البایع بان مسلم ذبحا فقول المجوس فی هذا الامر الذی ہو
 من الدیانات یصدق و یستبرام لا واللحم المذکور یحل ویطعم
 لتمام لا یتنبوا لکم الثواب یا ولی الالباب الحمد للہ
 کون اشد التوفیق والعون لا یقبل قول المجوس فی ذلک
 ولا یلتفت الیہ ولا یحل الاکل و یحال ما ذکر قال فی الذبیحة
 قول الکافر مقبول بالا جماع فی المعاملات لا فی الدیانات
 انتہی و قال الامام محمد بن حسن الشیبانی فی الموطا فان
 اتی بذلک مجوسی امی عابد فارو فی معناه الوثنی و هو عابد
 لہنم او المراد و ذکر ان مسلما ذبحہ اور حل من الکتاب
 فیجہ لم یصدق فیما ذکرہ ولم یوکل بقولہ لانه لیس من اهل
 الدیانات بل من ارباب الخداع و خیانتہ انتہی والدرقا
 اعلم رقمہ تھامہ الشریعتہ والمنہاج عبد الرحمن بن عبد اللہ

سب سے پہلے یہ خبر دی اور سکا اعتبار نہ کیا جاوی اور وہ گوشت کھایا یا جامی پانی کی نجاست کے خبر میں تخری جا رہے ہے چر قول مستوف الحاک اور فاسق کے نہ کافر کے اور ایک عبدل خبر دی پانی کے نجاست کے اور دوسرا عبدل طہارت کے تو حکم طہارت کا ہے اور ذبیحہ کے امر میں اگر دو عبدل خبر مختلف دین اور حکم حرمت کا لکھا انی محدث ابو ابرہہ تصنیف مولانا قطب الدین رحمہ اللہ ما قولکم رحمکم اللہ تھا کی فی ذہبہ لم یسئلہ ان فی بلاد الهند قوام من المجوس و عبدة الاضنام یبعون لحم الذبیحة ولا یسبیل للمشری المسلم علی الذابح بل ہو مسلم ام کافر الا قول المجوس البایع بان مسلم ذبحا فقول المجوس فی هذا الامر الذی ہو من الدیانات یصدق و یستبرام لا واللحم المذکور یحل ویطعم لتمام لا یتنبوا لکم الثواب یا ولی الالباب الحمد للہ کون اشد التوفیق والعون لا یقبل قول المجوس فی ذلک ولا یلتفت الیہ ولا یحل الاکل و یحال ما ذکر قال فی الذبیحة قول الکافر مقبول بالا جماع فی المعاملات لا فی الدیانات انتہی و قال الامام محمد بن حسن الشیبانی فی الموطا فان اتی بذلک مجوسی امی عابد فارو فی معناه الوثنی و هو عابد لہنم او المراد و ذکر ان مسلما ذبحہ اور حل من الکتاب فیجہ لم یصدق فیما ذکرہ ولم یوکل بقولہ لانه لیس من اهل الدیانات بل من ارباب الخداع و خیانتہ انتہی والدرقا اعلم رقمہ تھامہ الشریعتہ والمنہاج عبد الرحمن بن عبد اللہ

۲۲۳

کتاب الفہم
جلد اول

۲۲۴

سراج الحنفی مفتی مکہ المکرمہ حالاکان، اندر لہا جامہ اصلیا
 میلہ بعضے عذر اس گوشت کی شایعہ کے قول کہ
 کہ ہندو میں اذکو کیا غرض کہ ہمارا دین بگاڑ نیکو گوشت مردار
 ہادی ہاتھ بچین جواب برخلاف قول حضرات مجتہدین
 اور فتویٰ مفتیوں کے یہ قیاس تھا را قبول نہیں بعد مدخل
 ہو جانی نواب محمد علی خاں صاحب ریاست نونہ کے کہ نیکو گو
 اجازت بچنی گوشت کی ہوئی اور نہیں کرک گد ہوئی کہ نیکو گو
 کہ روئے نکلے جگا گوشت بچتی رہی تھی اور ہماری بستی نہیں
 کئی دفع ایسا معاملہ ہوا ہی قول ہندوؤں کے دین میں جاندار
 کا مارنا اور گوشت کھانا درست نہیں تو وہ کہاں ہی حرام گوشت
 لاکر تھاری ہاتھ فروخت کرینگے جواب ہندوؤں کی دین میں
 گوشت کا کھانا یقیناً جائز ہے اور تفصیل اسکی تحتہ البند میں
 اور کہ نیک تو خوب ہے کہا نیوالی گوشت کے میں اور کدھی کشی
 مردار کیا دنیا میں تھوڑی میں کہ اذکو میں نہیں آتی قول ہم تو
 رشوت کا مال ہی کہا لیتی میں کہ نیک گوشت کھالیا تو کیا
 جواب کان گئے کو ضرور نہیں کرنا کہ ہی کاٹ والی اور
 کہا گئے تو تم سے سخت جہنم کے ہو گے اور یہ گوشت جن برتنوں
 پیگیا اور جس کپڑے اور برتن کو لگیگا سب کو ناپاک کر گیا قول
 کیا کرین ہو کو وال موافق نہیں آتی جواب بڑی نا موافق
 زقوم اور ضریع اور خناق اور خسلین سے اور سے بچو اکثر سر اور
 ساری عمر گوشت نہیں کھاتی تم بہت میں اولیٰ ہی کم تو مت جاو

قولیم تحصیلدار کا آدمی اپنی سامنی ذبح کر آیا ہے تمہارا آدمی
 اور میں سے خرید لانا ہے چو اب وہ آدمی ذبح کر کے کھانک
 کو کہہ کر چلا جائے کہ تو اسکا گوشت نکال مین ہی آتا ہوں پہنچو
 کہاں رہا اور تمہارا آدمی جو جاتا ہے وہ بی نماز اور فاسق ہے
 اسکی قول کا کیا اعتبار قولیم فلاں شخص سے ذبح کیا اور
 مین میں ہار جاو اب فلاں شخص ذبح کر کے کہی کپڑا میں لگا
 اور طرف دیان لگا یا یا ٹول کیا تو نظر مین کہاں رہا قولہ
 جب ہماری مکان مین ذبح ہو تو پہر کیا حاجت سامنی کی
 چو اب شریعت مین اپنی بیگانی مکان کا ذکر نہیں بلکہ سب سے
 ہونا شرط ہے مسئلہ ہرچہ بدہ درم فروخت و قیمت وصول
 شدہ بود کہ انرا بیع از مشتری بہ بیع درم خرید یا ان پارچہ
 یا پارچہ دیگر بدہ درم خرید ہم صحیح نباشد حکم بودا و حرام است
 کہ کسی بدون قصد خرید خود را خریدار نمودہ قیمت بیع زیادہ
 تا کسی دیگر مشتری فریب خوردہ مسلمانان چیزیں بخرد یا پیغام زنی
 دادہ و دیگر کس بران پیغام خود دادہ مکروہ است تاکہ معاملہ خریدار
 اذل و دست ناموقوف نشود بیع وقت افان جمعہ مکروہ است
 غیبت اگرچہ موافق نفس الامر باشد حرام است خواہ عیب در
 وین او گوید یا در صورت یا در نسب یا غیر ان الخ و نیمہ
 نیز حرام است و دشنام بزبان یا با اشارہ چشم یا ہر یا دست و
 مانند ان یا خندیدن بہدی بہ نہی کہ موجب ہتک حرمت و
 باشد حرام است و دروغ حرام است مگر برای عیب جو حرام است

۲۲۵
 دفعہ دوم در بیان بیع تمام بعضی لازم ہے کہ بیع تمام کے لئے
 بیع تمام کے لئے

به رشوت و پنده و خورنده در و فرغ باشند و ادن رشوت است
 و دفع ظلم جائز است به سر که حکم نکند مطابق کتاب الله حق تعالی
 آنها را که گفته اند قضیه که در میان افتد واجب است که بشرح
 رجوع کنند و آنچه شرح و زبان حکم کند بطبیعت خاطر قبول کنند و
 و دشمن آن کفر است و عجب و تکبر کردن و نفس خود را از دیگران
 بهتر دانستن و خیر را حقیر دانستن حرام است به خاتمه معلوم است
 که چه خواهد بود و تفاخر با قصاب و تکاثر بمال و جاه حرام است
 کریم نزد خدا شقی است و بازی به شطرنج و چوب بازی و مانند آن حرام
 است و اگر مردان مال مشروط باشند قمار و حرام قطعی است و لعب
 به پرانیدن کبوتر و جنگا نیدن مرغ حرام است و خره را سحر و
 محرم یا شوهر جاز نیست و تراشیدن ریش پیش از تقصیر حرام
 است و چیدن نموی سفید کرده و امر معروف و نهی منکر واجب است
 حسب مقدور آنچه به خالی بودن از مجلس فکر دور و مکره است
 مرد را تشبیه بزبان وزن را بنزدان و مسلم را بکفار و فساق
 حرام نیست و دوست دارد برای مسلمانان آنچه برای نفس خود
 دوست و مکره دارد در حق آنها آنچه برای خود نپسندد و در
 سلام واجب است به حقوق مسلمان بر مسلمان عیادت حضور
 جنازه قبول و حوت تشبیه عاطس خیر خواهی حاضر و غایب
 انشی مختصر سالانه فلا یجوز الوظيفه بل فقط یا محمد یا محمد
 انشی مختصر ارشاد انما قضین تائید الکاملین مسلمة یا رسول الله
 که با او ریاضی الله که با حاضر و ناظر هیچ کس در دست یا نهین آورد

اللہ کو چھوڑ کر اور بن سنی مذہب مانگنا درست ہے یا نہیں اور مسائل میں
 کا جواب یہ منشی مولانا روم اور زلیخا اور اشعارہ جیہ تصنیف ہے
 بزرگوں سے دینا درست ہے یا نہیں جواب ہوا ہی اللہ کے اور کیا
 حاضر ناظر اور عالم الغیب سمجھنا کفر اور شرک ہے ولی مہون یا نبی
 یا اور کوئی یہ الہی کی شان ہی وہو بکل شیء علیم وان اللہ
 قد احاط بکل شیء علما اور اوروں کی حقین یوں فرمایا ولا یحیطون
 بشیء من علمہ الا بما شاء وما آؤمیت من العلم الا قلیلاً بقیادہ
 میں ہی کہ جب حضرت نبی یہ آیت پڑھی لوگوں نے کہا کہ یہ
 خطاب خاص ہمیں کو ہی آپ نبی فرمایا بل سخن وانتم یعنی
 ہم ہی اور تم ہی اور فرمایا قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضررا
 الا ما اشار الہ ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من ان خیر تفسیر
 کبر میں تحت میں اس آیت کی لکھا ہی المسئلة الثانیة علم
 ان القوم لما طلبوه بالاخبار بالغیب وطلبوه باعطاء الاموال
 الکثرة والدولة العظيمة ذکر ان قدرته قاصرة وعلمه قلیل
 والقدرة الکاملة والعلم المحیط لیس الا للہ یعنی لوگوں نے جب
 طلب کیا حضرت سے خبر دینا غیب کا اور طلب کی بخشش اموال
 کثیر اور دولت عظیم کے تو فرمایا کہ قدرت حضرت کے قاصر ہے
 اور علم آپ کا قلیل ہے اور قدرت کاملہ اور علم محیط خاص اللہ
 کی ہی اور شرح فقہ اکبر میں ہی اعلم ان الانبیاء لم یعلموا
 الغیبات من الاشیاء الا ما اعلمہم اللہ تعالیٰ احیاء و ذکر خفیة
 تصریحاً بالتکفیر باعتماد ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لعلم الغیب

یعنی انبیاء علیہم السلام نہیں جانتی تھیں چیردن کو مکر وہ کہتے تھے
 اور انکو اللہ جب کہی اور ذکر کیا ہے علماء حقیقہ نے تصریح کر کے
 اوس شخص کا کہ اعتقاد کر کے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
 کہ جانتی ہیں غیب کو اور بعض بزرگوں سی جو کہی نہ تھے
 فساد ہو گیا تو یہ کلام حقیقہ ہے بدون اعتقاد حاضر ناظر ہونیکو
 چنانچہ یہ صابریہ زہجوری برآمد جان عالم ترجمہ پانی انبیاء
 زفاک ای لالہ سیراب بر خیزندون آ اور سرار بر دیانی ا ویم
 تعلیم پاکن فرود آوید از سر گیسوان یا ز حجرہ پانی و صحن
 حرم نہ چنانچہ مصنف ان اشعار کا خوب جانتا ہے کہ حضرت
 قیامت سے پہلے ہرگز قبر شریف سی نہ اوشینگے اور نہ تعلیم
 اور نہ صحن مسجد میں تشریف لادین گی اور سطح کا کلام عشقہ
 اشعار میں بہت ہوتا ہے بدون اعتقاد سبب مخاطب کے چنانچہ
 اسی نسیم سحر آرا کہ بار کجاست ان ناست یا ریح الضیاء مالی
 بیت الحرم آمد و مانگنا غیر اللہ اگر زندوں سے ایسی کامیاب
 کہ فعل اختیار بندوں میں جیسے پانی مانگ لینا دو اوجھا
 دعا کروانا اور یہ اتھا و نزدیک سے ہے تو جائزی اور گرفتار
 غیر اختیار میں ہی جیسی اولاد اور رزق مانگنا وغیرہ جیسی صحت
 مرخص اور مینہ اور مرض بلا و قحط و وبال طلب کرنا تو یہ مطلقا
 جائز نہیں اور موتی سی یون کہنا کہ تم میری واسطی دعا کرو اگر
 دور سی ہی با اعتقاد حاضر ناظر اور عالم الغیب ہونیکو تو کفر
 اور شرک ہے اور بدون اس اعتقاد کے بنو بلکہ موتم بالشرک ہے ہرگز نہ

اور اگر قبر کے پاس پہنچے فقہاء نے اس پر بھی انکار کیا ہے اور سنت
 سے ثابت نہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں اس استدعا کا
 رواج نہ تھا سلمان کو چاہی کہ قولی فعل رسول کریم صلعم اور
 صحابہ کرام پر اکتفا کرے اور جواب مسائل شرعیہ کا کتاب
 اور سنت اور اجماع مجتہدین اور قیاس صحیح مجتہد سی دیا جائے
 کہ دلیلین شرعی ہی چار ہیں اور اشعار خواہ کسی تصنیف میں
 داخل حجت شرعیہ نہیں ہیں اور اللہ تعالیٰ فی سبیلہ شہر کو
 شریعت میں داخل نہیں کیا یعنی صاحب شریعت علیہ السلام
 کو شعر کہنا نہیں سکھا یا چنانچہ فرمایا وما علمناہ الشعر وما یعنی
 ہم اور جو کوئی مسئلہ شرعیہ میں ایسی اشعار کی دلیل لاتا ہی اون
 لوگوں میں داخل ہے جنکے حق میں حضرت فی فرمایا فافتوا الخ
 علم فضلو واضلوا والند اعلم بالصواب کتبہ فقیر محمد عبد اللہ
 مسئلہ رجل تزوج امرأة ولم يحضر الشهود قال خذ اير او سوار
 گواہ کروم او قال خذ اير او فرشتگان را گواہ کروم کفر ولو قال
 فرشته دست رت را گواہ کروم و فرشته دست چپ را گواہ
 کروم لا یفر انتہی عالمگیری فہم اے طرح کے الفاظ بولنا کہ خدا
 و رسول گواہ ہیں خدا و رسول جانتی ہیں میں جانوں میرا رسول
 میں جانوں میرا پیر خدا و رسول تجھے فضل کری تیری مشکل سا
 کری تجھ کو میا دی تیری پیار کو شفا تجھے حضرت پیر تیری مشکل
 آسان کری اللہ ادا دے پیروں فی یہ کام کر دیا حضرت رسول
 نے بلا اور عوا کو دفع کر دیا یا حضرت مشکل آسان کیجئے باران کو

اور اگر قبر کے پاس پہنچے فقہاء نے اس پر بھی انکار کیا ہے اور سنت
 سے ثابت نہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں اس استدعا کا
 رواج نہ تھا سلمان کو چاہی کہ قولی فعل رسول کریم صلعم اور
 صحابہ کرام پر اکتفا کرے اور جواب مسائل شرعیہ کا کتاب
 اور سنت اور اجماع مجتہدین اور قیاس صحیح مجتہد سی دیا جائے
 کہ دلیلین شرعی ہی چار ہیں اور اشعار خواہ کسی تصنیف میں
 داخل حجت شرعیہ نہیں ہیں اور اللہ تعالیٰ فی سبیلہ شہر کو
 شریعت میں داخل نہیں کیا یعنی صاحب شریعت علیہ السلام
 کو شعر کہنا نہیں سکھا یا چنانچہ فرمایا وما علمناہ الشعر وما یعنی
 ہم اور جو کوئی مسئلہ شرعیہ میں ایسی اشعار کی دلیل لاتا ہی اون
 لوگوں میں داخل ہے جنکے حق میں حضرت فی فرمایا فافتوا الخ
 علم فضلو واضلوا والند اعلم بالصواب کتبہ فقیر محمد عبد اللہ
 مسئلہ رجل تزوج امرأة ولم يحضر الشهود قال خذ اير او سوار
 گواہ کروم او قال خذ اير او فرشتگان را گواہ کروم کفر ولو قال
 فرشته دست رت را گواہ کروم و فرشته دست چپ را گواہ
 کروم لا یفر انتہی عالمگیری فہم اے طرح کے الفاظ بولنا کہ خدا
 و رسول گواہ ہیں خدا و رسول جانتی ہیں میں جانوں میرا رسول
 میں جانوں میرا پیر خدا و رسول تجھے فضل کری تیری مشکل سا
 کری تجھ کو میا دی تیری پیار کو شفا تجھے حضرت پیر تیری مشکل
 آسان کری اللہ ادا دے پیروں فی یہ کام کر دیا حضرت رسول
 نے بلا اور عوا کو دفع کر دیا یا حضرت مشکل آسان کیجئے باران کو

۲۲۵
 فی سبیلہ شہر کو
 شریعت میں داخل نہیں کیا
 یعنی صاحب شریعت علیہ السلام
 کو شعر کہنا نہیں سکھا یا
 چنانچہ فرمایا وما علمناہ الشعر
 وما یعنی ہم اور جو کوئی
 مسئلہ شرعیہ میں ایسی اشعار
 کی دلیل لاتا ہی اون لوگوں میں
 داخل ہے جنکے حق میں حضرت
 فی فرمایا فافتوا الخ

حکم دیجیے اور سوای اسکی حسین شرک یا شرک کا وہم ہو ہرگز
 نچا ہی ایسی قدرت کہ جو چاہے کر ڈالی اور ایسا علم کہ ہر چیز
 کے سر وقت خبر رکھے ہر سو فی البدیہہ کے اور کسی کی شان نہیں
 مسئلہ تکلیح مطلق خواہ باکرہ خواہ بیوہ خواہ مطلقہ کا ہر عارف
 سنت معتدی ہی بحر الرائق میں ہی وہو مسئلہ وغیرہ تیار
 واجب فالمراد یہ مسئلہ الموکدة علی الاصح وصرح فی محیط
 ایضا بانہا موکدة آخر اور در مختار میں ہے لیس لنا عبادة
 شریعت من عہد آدم علیہ السلام الی الان ثم تسمی فی التختہ
 الا الکحل والایمان اور جس کسکو یہ سنت خوش نہ آوی بلکہ
 اسکی کرنیوالیے بیمار ہو ایسا شخص کافر ہوتا ہے بسبب کفر
 جاتی سنت کے سبب فقہاء کے نزدیک وہ بیوی اسکی اور کے نکاح
 سی نکل جاتی ہی عالمگیری میں ہے آدم یرض بسنتہ من سنن
 المسلمین فقہ کفر اور ایسا ہی ہے فضول عباد یہ اور بحر الرائق
 میں کہا شیخ ابن ہمام فی بیچر حاشیہ ہدایہ کے فیقول ہذا فعل
 النبی واما لا فعلہ فحکیم اور عالمگیری اور بحر الرائق میں ہے
 وکیفر بحسین امر الکفار اتفاقاً آخر انتہی مختصر عروس المؤمنین
 کتبہ احمد علی السہارنپوری حنفی عنہ علماء دہلی اور لکھنؤ اور
 سہارنپور وغیرہ کے تیس مہرین اور تحت خط اس فتویٰ پر
 اور ایک فتویٰ کہ معظمہ کا رسالہ رائد و نکی شادی میں منقول
 ہے اور ہر ایک سو پچیس علماء اور شراعت کہ معظمہ کے مہرین پر
 باین مضمون کہ جو کوئی بیوہ کی نکاح کرنیوالی کو حقیر جانیں یا

حکم دیجیے اور سوای اسکی حسین شرک یا شرک کا وہم ہو ہرگز
 نچا ہی ایسی قدرت کہ جو چاہے کر ڈالی اور ایسا علم کہ ہر چیز
 کے سر وقت خبر رکھے ہر سو فی البدیہہ کے اور کسی کی شان نہیں
 مسئلہ تکلیح مطلق خواہ باکرہ خواہ بیوہ خواہ مطلقہ کا ہر عارف
 سنت معتدی ہی بحر الرائق میں ہی وہو مسئلہ وغیرہ تیار
 واجب فالمراد یہ مسئلہ الموکدة علی الاصح وصرح فی محیط
 ایضا بانہا موکدة آخر اور در مختار میں ہے لیس لنا عبادة
 شریعت من عہد آدم علیہ السلام الی الان ثم تسمی فی التختہ
 الا الکحل والایمان اور جس کسکو یہ سنت خوش نہ آوی بلکہ
 اسکی کرنیوالیے بیمار ہو ایسا شخص کافر ہوتا ہے بسبب کفر
 جاتی سنت کے سبب فقہاء کے نزدیک وہ بیوی اسکی اور کے نکاح
 سی نکل جاتی ہی عالمگیری میں ہے آدم یرض بسنتہ من سنن
 المسلمین فقہ کفر اور ایسا ہی ہے فضول عباد یہ اور بحر الرائق
 میں کہا شیخ ابن ہمام فی بیچر حاشیہ ہدایہ کے فیقول ہذا فعل
 النبی واما لا فعلہ فحکیم اور عالمگیری اور بحر الرائق میں ہے
 وکیفر بحسین امر الکفار اتفاقاً آخر انتہی مختصر عروس المؤمنین
 کتبہ احمد علی السہارنپوری حنفی عنہ علماء دہلی اور لکھنؤ اور
 سہارنپور وغیرہ کے تیس مہرین اور تحت خط اس فتویٰ پر
 اور ایک فتویٰ کہ معظمہ کا رسالہ رائد و نکی شادی میں منقول
 ہے اور ہر ایک سو پچیس علماء اور شراعت کہ معظمہ کے مہرین پر
 باین مضمون کہ جو کوئی بیوہ کی نکاح کرنیوالی کو حقیر جانیں یا

نکاحین یا نکاح کرنا ابولہک کو روک دین نہ کرنی دین یا ایسی فساد کے
 بات اوٹھا دین جس سے حکم خدا اور سنت رسول جاری نہ ہو یا جان بوجھ کر
 کسی کلمہ شکی سے خدا اور رسول کا حکم قبول نہ کریں سو یہ سب قسم کے
 لوگ کافر ہوتے ہیں عورتیں اور بچے نکاح سے باخبر نہ ہوتے ہیں
 نماز و روزہ قبول نہیں جب تک توبہ نہ کریں اور بچے ساتھ ایسا
 معاملہ کرنا چاہی جیسا مردوں کی ساتھ لغو و بالہ نہایت
 بعضے دل کے رو کی سنت نبوی کے مخالف سنت ابوی کے
 قیدی رسول مقبول کے عاصی ابلیس لعین کے مطیع بموجب تلقین
 اپنے مرشد ابلیس کے بعضے امور کو مانع رواج سنت کا جانتے ہیں
 ازرا تامل یہ کہ بیوہ کا نکاح کو دل نہیں چاہتا ج جب کنواری
 تھی دل چاہتا تھا اب نہیں چاہتا اسکا کیا سبب پیغمبر زادوں
 کے دل چاہتی تھے اسکا نہیں چاہتا تم تو نبی کے برحق کے عمر تک
 جو رو کی خواہش رکھو اور اسکا دل نہیں چاہتا اور چونکہ یہ امر بات
 ہو کر اور احیائی سنت کے دل چاہی یا بچا ہے بحالانا چاہی
 پیغمبر کیا کریں بیوہ خود نکاح کو قبول نہیں کرتی ج اگر کنواری قبول
 نہ کرتی تو کیا کرتے مگر اگر بیوہ کے تو ہم اسکا نکاح کر دین ج
 آیا کنواری کا نکاح ہے اس کے کہنے سے کیا تھا ایک عورت کے
 کے خاوند ہونا و نگر و نکاح کام ہے ج سنت کو غیب لگانا مردوں
 کام ہے عورت نہیں رہتی ج من کان یرید العرة فلیہ العرة جمیعاً
 اور پیغمبر کے بیعت اور ولایت نے مار کہا نا کیوں گوارا کرتے ہو
 انہی انہی میں نہیں ہوتا ج حضرت کے اہل بیت اور صحابہ کرام کے

زیادہ اشرف تھی اور عین موت پہنچی لیکن کلمہ سوم نہ پڑھا اور حسین کی پر
 علی رضا اور فاطمہ کے بیٹی عمرہ کی بیوی درستیہ الانبیاء کی تو اس پر نکاح
 چار مرتبہ نکاح ہوا ورنہ کسی زیادہ کوں نہ تھا کہ "رسم نہیں ج زنا کار
 اور شراب خوار ایسا تھا بلکہ سنت کا نہیں کرتا جیسا کہ رسم نہایت
 پابند تھا بلکہ سنت کا بلکہ ایمان کا کرتا ہے وہ عین زنا کی وقت میں
 زنا کو برا جانتا ہے اور رسم کو برا نہیں جانتا قرآن میں بعض
 صوفیہ رحم فی الامان ترک (الرسم والحدادات انبیاء و اولیاء الحرم
 کے شریعتوں کے اکثر احکام اس شریعت کے ساتھ منسوخ ہو گئی لیکن
 تمہاری باپ دادا اور قوم کی رسمیں منسوخ نہ ہوئی موسیٰ علیہ السلام
 کہ جس کے شریعت پر قریب چار ہزار پیغمبر و کاسمیل یا اگر زندہ ہوتے
 تو اپنے شریعت کو چھوڑ کر سنت اور شریعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا
 اتباع کرتے یہ بی نصیب رسموں کی پابند رہے نہ چھوڑ کر سنت کا
 تابع نہیں ہوتے یہ رسم گر خوب ہو یا ہو بری یا پھر دونوں کو
 تو گلے پہ چھری ہے " نکاح کو جسے نماز روزہ میں مشغول ہونا بہتر
 ج فقہ میں ہی الاشتغال بالنکاح اولیٰ من الاشتغال بالانفاق
 اور خاوند والی عورت میں کیا نماز روزہ نہیں کر سکتیں اور عورت
 اس سنت کو ناپسند کر کے بیوہ بیٹی رہے اور سکا نماز روزہ قبول
 کب ہوتا ہے " اس بیوہ یا تارک کا شوہر تو قرآن مجید میں مذکور
 اور بوریہ ج اگر ان چیزوں کا نکاح ہو تو کیل اور گواہ سب کا
 اور اگر چھوٹ بولتے ہو تو توہ کر دے اور بدینی اور اورنی سے شہوت
 کیونکر دفع ہو گی ہم اس سنت کو برا نہیں جانتی ج اگر برا نہیں جانتی

۲۳۲

نسخہ
 نسخہ
 نسخہ

لو کہیوں نہیں ہوتی دینی ہو اور کیوں چاہتی ہو کہ ہوتی بناوی اور
 ہو جانی میں سے کیوں نہیں کرتے ہو یہاں یہاں حضرت کے سنت
 کو روکو اور آپ کے شفاعت اور جام کو ترس کے امید بھی رکھو ۵۵
 غیر وہ کہ ہو ہی وفا چاہتی ہو ولین سوچو یہ کہ کیا کرتے ہو کیا
 چاہتی ہو ۵۶ آدمی نہیں تھاج کہواری کو کیونکر ملا تھا تلاش کرو
 انشاء اللہ تعالیٰ مل جائیگا کہواری اور یہ وہ اور مطلقہ کے نکلج میں
 فرما ہی فرق کری امتنا او سکے دین میں خلل ہے ۵۷ رائدوں کے
 تنخواہ مقرر کرو تاکہ نکلج نگرین ج بڑی حاجت کی واسطے کیا
 مقرر کر دگی اور اگر کرتے ہو تو ابتدا اسی کہواریوں کی تنخواہ مقرر
 کر دیا کرو تاکہ پورا ثواب سنت کے مٹانی کا ٹکڑا حاصل ہو بقول
 شیطان کے ۵۸ گرگن ہی یکنی در شب آدینہ یکن ۵۹ تاکہ از حد
 نشینان جہنم باشتی ۶۰ لوگوں کی ملاست اور طعن کا خوف ج
 ہر وقت ہزار میں ہمارا بال بال اللہ جل شانہ کا محتاج امداد کے
 بیشمار احسانوں کا ممنون ہے اور ہزاروں مسائل دینی اور سنی سوال
 مقبول سے حاصل کیے اور اللہ نے ہماری بال بال کو رسول مقبول
 کی متابعت میں باندھ دیا اور قیامت میں کہ ہزار سال اور
 ہزار خوف و خطر کا دن ہی اور فوج اسی یوم یفر المر کی بڑی
 پیاری اپنی پیاروں سی بہا گین گے اور دن میں اللہ بخشی والا
 اور رسول بخشواتی والا اور بموجب حدیث من احب سنتی کی سنت
 کے طفیل سے انشاء اللہ تک جنت میں حضرت کے ساتھ ہو گئے اتنی
 مدت تاکہ اگر ہزار ہزار سال گذر جاوین او نہیں سے ایک خط

علیہ وسلم من احب سنتی فقد احبنی ومن احبنی کان معی فی الجنة
من متکلم بها بسنتی عند فسادتی فله اجر ثلثة شمسة اور اس کا بہرہ
بہت آیات اور احادیث وارد ہیں اور ان لوگوں کی بیزار
اور الگ ہو جانو اسے دائرہ اسلام سے خارج ہوئی بسبب
تحقیق سنت کے قال اللہ تعالیٰ ومن یشاقق الرسول الایۃ قال
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رغب عن سنتی فلیس منی الاضانیہ
الغضن الناس لی اللہ ثلاثۃ لحد فی الحرم وبتع فی الاسلام سنتہ
الحجابیۃ الحدیث عالمگیریہ میں ہے ویکفر تجکین امر الکفار انھا قاتل
ایم اور روایات فقہی اس امر میں یشار ہیں اور جو لوگ احادیث
سنت کو براہین جاتی لیکن بخاطر بدعتیوں منافقوں کی فکر
رسوم قبیحہ میں شامل اور متبعان سنت سی القطاع رکھتے ہیں
انڈیشہ کفر سی وہ لوگ ہی خالی نہیں ہیں قال اللہ تعالیٰ لا تجحد
قوما یؤمنون باللہ والیوم الآخر وادعون من حاد اللہ ورسولہ
ولو کان آباءکم وابناکم وازواجکم واولادکم وکل نفس
صلی اللہ علیہ وسلم من شیء وقر صاحب بدعتہ فقہ اعان علی بدعہ الاسلام
اور عالمگیریہ وغیرہ میں ہے یکفر بوضع فلتوۃ المجوس علی رأسہ
لے قولہ وخرجہ الی غیر ذلک المجوس لموافقۃ معمم الخ انتہی مختصر
اقل عبا والہ محمد شاہ فقیر نور الدین عبد اللہ ولد مولانا عبد القادر
سید الغفری ولد مولانا عبد القادر فقیر اسماعیل جواب علما لا یر
امرت سر وغیرہ کا حکم دینی کہ نوالا ایسی سنتوں کا مصداق ہے
حدیث کا من احب سنتی فقد احبنی قد امتیت بعدی فان ل

۲۳۵

من الاجر مثل جور من عمل بها من غنوا من مخلص من جور من
 احدیث من انک تبتی لک و امتی فله اجر ناسه شهید اور اگر
 اس سنت کا نفرت ہی تصدق ہے اس حدیث کا فہم غیب
 عن نبی قلین سے ایسا ہی جو لوگ اس امر پر طعن کریں یا تصفیہ
 و قبیح سمجھ کر عمل کریں وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں عالمگیر
 وغیرہ میں ہے من لم یرض بسنتہ من سکن المسلمین علیہم السلام
 فقد کفر ایضا بکفر حسین امیر الکفار تھا یا ایسا ہی الی لوگوں
 اس سنت کی طعن کریں والوں کی موافقت اور خاطر داری کی اور
 اون کی اس فعل پر راضی رہی وہ ہی انہیں کے شامل دائرہ اسلام
 سی خارج ہیں شرح فقہ اکبر میں ہی ان الرضا بکفر غیرہ انما کلام
 کفر انحر اور یہ کہا نا عوفی بہاجی کا بجز فخر اور ریا اور سو ان
 کے کہ لوگوں میں نہایت ہی ہونیک نامی حاصل ہو وہ نہیں دیا جائے
 اور حدیث شریف میں ہے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی
 من طعام المبارکین ان ہو کل اور مرقاہ میں ہے کہ حضرت عمر
 اور حضرت عثمان رضی عنہما دعوت میں بلائی گئے جب تک
 کہ حضرت عمر رضی عنہ نے حضرت عثمان رضی عنہ سے کہا کہ میں جاسا ہوں کہ
 بخاؤں اسلئے کہ خوف کرنا ہوں کہ میں یہ کہا تا فخر کو اسلئے نہیں
 بلائیے یہ کہا نا بہاجی کا ریا اور فخر میں داخل ہے مگر کلام سے
 گنہگار اور معاون اور رضا مند اور سیر معاون محبت میں حکم و بات
 فقہ واجادت جھوٹے عقیدہ ابو سعید رضی اللہ عنہ سے محمد بن کمال
 الدجاسم الدین احمد الدین طالب علی محمدی الدین رسوم جاہلیت کے

یہ حدیث اس لئے ہے کہ جو لوگ اس امر پر طعن کریں یا تصفیہ و قبیح سمجھ کر عمل کریں وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں عالمگیر وغیرہ میں ہے من لم یرض بسنتہ من سکن المسلمین علیہم السلام فقد کفر ایضا بکفر حسین امیر الکفار تھا یا ایسا ہی الی لوگوں اس سنت کی طعن کریں والوں کی موافقت اور خاطر داری کی اور اون کی اس فعل پر راضی رہی وہ ہی انہیں کے شامل دائرہ اسلام سی خارج ہیں شرح فقہ اکبر میں ہی ان الرضا بکفر غیرہ انما کلام کفر انحر اور یہ کہا نا عوفی بہاجی کا بجز فخر اور ریا اور سو ان کے کہ لوگوں میں نہایت ہی ہونیک نامی حاصل ہو وہ نہیں دیا جائے اور حدیث شریف میں ہے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی من طعام المبارکین ان ہو کل اور مرقاہ میں ہے کہ حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی عنہما دعوت میں بلائی گئے جب تک کہ حضرت عمر رضی عنہ نے حضرت عثمان رضی عنہ سے کہا کہ میں جاسا ہوں کہ بخاؤں اسلئے کہ خوف کرنا ہوں کہ میں یہ کہا تا فخر کو اسلئے نہیں بلائیے یہ کہا نا بہاجی کا ریا اور فخر میں داخل ہے مگر کلام سے گنہگار اور معاون اور رضا مند اور سیر معاون محبت میں حکم و بات فقہ واجادت جھوٹے عقیدہ ابو سعید رضی اللہ عنہ سے محمد بن کمال الدجاسم الدین احمد الدین طالب علی محمدی الدین رسوم جاہلیت کے

یا ہندی اور رسوم سنہن متزایہ سے احتراز نہایت محل خطر ہے
 جبرہ محمد علی الہی بخش فقیر ابو عبد اللہ المشہور نظام العلی قصہ
 لقا اصحاب المحیب اللہ درہ منج شکوہ سنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کو کافر و حجب علیہ جمیع المسلمین ان پر کوار سوم الکفار باسرا و اعلیٰ
 بسنتہ علیہ السلام حرہ الفقیر سعد الدین لاہوری بوطا و خفی نہا
 فقیر اللہ لا اختلاف فی النکاح النکاحی لاحد من العلماء و ترک رسوم بجا
 محمد محمود جیٹو امانت سنت اور اکرام بدعت بیشک کفر ہے اور خمس
 معین پر جب تک تاویل صحیح ہو سکے حکم کفر کا نکرہا جا رہی نرمی ہی سمجھانا چاہیے
 شریعت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ چیز ہے کہ جسے
 اگے شریعت حضرت موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام کی مہسوخ ہونے کے بعد
 شخص باوجود دعویٰ اسلامی اپنے جہالت کے رسوم کو شریعت کے اگے مشہور
 نہیں کرتے قیامت میں حضرت کو سنہ و کہا نیکی اللہ اعلم بالصواب
 کہ مستقیم فقیر محمد حسین بنت والدہ اگر جنم سے بچا اور جنت میں حضرت
 ساتھ منظور ہے تو اپنے جمیع حالات میں جو کام کہ سنت سے ثابت نہیں
 بلکہ رسوم کفر میں سمب کو ترک اور طامیٹ اور سنت نبوی پر چڑھا
 کری فتوح الغیب میں السلام مع الکتاب سنہ والہاک مع
 غیر ما فقیر محمد عبید اللہ عفی اللہ عنہ انتہی مختصر مسئلہ ان ذکر حرف
 مکان حرف ولم تغیر المعنی بان قرآن المسلمون وان الظالمون
 وذا شہد انکم لم تغیروا ان غیر المعنی فان امکن الفصل میں تحریر
 من غیر مشقہ کا لفظ مع لفظ و فقرہ الطالحات مکان الصالحات
 لغیر ضلوتہ عند الكل وان لا یکن الفصل میں تحریر الا شقیقہ

194

[illegible]

اور کمال پر اور کفایہ شرح شافعیہ سے والضا والضعیفہ وہی الی
 بین الضاد والظار اور جابر بن زید سی حکمان بینہما انتہی یعنی الضاد
 الضعیفہ ہے الی بین الضاد والظار اور رضی سے قوله والضاد
 الضعیفہ قال البیہقی انہما لغتہ قوم لغین فی لغتہم ضاد فاذا اجابوا
 علی الکلمہ بینا فی العربیۃ فرما اخرجہما ظار معجۃ وریما تکلفوا فلم
 یتأت لہم مخرجت بین الضاد والظار انتہی اور نہایت سبب
 اور قواعد القرآن ہی ض و شوارترین حروف برزبانست
 کہ نیک رعایت کنند تا شاید بظار یا ذال یا زای نشود و مخرج
 ادا کرنا چاہی نہ ذال کے مخرج سے بظا کے مخرج سے انہما انتہی
 والضا والضر و بالاسطالۃ و لیس فی ہر حرف بالیس علی اللسان
 مسئلہ فالسنتۃ الناس فیہ مختلفتہ و قل من یحسد انہ ایضا فتوک
 نوکست کے یہ حرف ضا و بائل بدل مخفیہ ہے اور نہ یہ مایل خاص
 بظار
 نتیجہ انھ ص ۱۳ جانع ہر حرف سی و اما الکاف کا جمع و الحمیم کا کاف
 و الحمیم کا شین والضا والضعیفہ اسی کا لظار والضا و کا لیس کا لظار
 کا لظار والبار کا لظار مستحجۃ ص ۱۴ مفتاح الرحمن سے لولا الاطباق
 لصارت الضاد سینا والظار تار والظار ذالا والضا و ذالا و
 خرجت من جنہا اور زیالہ تعلقہ تصنیف ہو تو کہ حبیب اللہ صاحب
 نے قول رد الضاد ذالا محض علی ماہت بخند وجوہ مخالف کلام امام سیوطی
 و رضی بہت قال سیوطی لولا الاطباق فی لھا و کان لھا سینا و فی
 الظار لکان ذالا و فی الظار لکان ذالا و خرجت الضاد من لکلام لانه
 لیس فی من الحروف من موضعہا غیر ما ۴ ہنگام رفتن اطباق ضاد

اور کمال پر اور کفایہ شرح شافعیہ سے والضا والضعیفہ وہی الی
 بین الضاد والظار اور جابر بن زید سی حکمان بینہما انتہی یعنی الضاد
 الضعیفہ ہے الی بین الضاد والظار اور رضی سے قوله والضاد
 الضعیفہ قال البیہقی انہما لغتہ قوم لغین فی لغتہم ضاد فاذا اجابوا
 علی الکلمہ بینا فی العربیۃ فرما اخرجہما ظار معجۃ وریما تکلفوا فلم
 یتأت لہم مخرجت بین الضاد والظار انتہی اور نہایت سبب
 اور قواعد القرآن ہی ض و شوارترین حروف برزبانست
 کہ نیک رعایت کنند تا شاید بظار یا ذال یا زای نشود و مخرج
 ادا کرنا چاہی نہ ذال کے مخرج سے بظا کے مخرج سے انہما انتہی
 والضا والضر و بالاسطالۃ و لیس فی ہر حرف بالیس علی اللسان
 مسئلہ فالسنتۃ الناس فیہ مختلفتہ و قل من یحسد انہ ایضا فتوک
 نوکست کے یہ حرف ضا و بائل بدل مخفیہ ہے اور نہ یہ مایل خاص
 بظار
 نتیجہ انھ ص ۱۳ جانع ہر حرف سی و اما الکاف کا جمع و الحمیم کا کاف
 و الحمیم کا شین والضا والضعیفہ اسی کا لظار والضا و کا لیس کا لظار
 کا لظار والبار کا لظار مستحجۃ ص ۱۴ مفتاح الرحمن سے لولا الاطباق
 لصارت الضاد سینا والظار تار والظار ذالا والضا و ذالا و
 خرجت من جنہا اور زیالہ تعلقہ تصنیف ہو تو کہ حبیب اللہ صاحب
 نے قول رد الضاد ذالا محض علی ماہت بخند وجوہ مخالف کلام امام سیوطی
 و رضی بہت قال سیوطی لولا الاطباق فی لھا و کان لھا سینا و فی
 الظار لکان ذالا و فی الظار لکان ذالا و خرجت الضاد من لکلام لانه
 لیس فی من الحروف من موضعہا غیر ما ۴ ہنگام رفتن اطباق ضاد

اور کمال پر اور کفایہ شرح شافعیہ سے والضا والضعیفہ وہی الی
 بین الضاد والظار اور جابر بن زید سی حکمان بینہما انتہی یعنی الضاد
 الضعیفہ ہے الی بین الضاد والظار اور رضی سے قوله والضاد
 الضعیفہ قال البیہقی انہما لغتہ قوم لغین فی لغتہم ضاد فاذا اجابوا
 علی الکلمہ بینا فی العربیۃ فرما اخرجہما ظار معجۃ وریما تکلفوا فلم
 یتأت لہم مخرجت بین الضاد والظار انتہی اور نہایت سبب
 اور قواعد القرآن ہی ض و شوارترین حروف برزبانست
 کہ نیک رعایت کنند تا شاید بظار یا ذال یا زای نشود و مخرج
 ادا کرنا چاہی نہ ذال کے مخرج سے بظا کے مخرج سے انہما انتہی
 والضا والضر و بالاسطالۃ و لیس فی ہر حرف بالیس علی اللسان
 مسئلہ فالسنتۃ الناس فیہ مختلفتہ و قل من یحسد انہ ایضا فتوک
 نوکست کے یہ حرف ضا و بائل بدل مخفیہ ہے اور نہ یہ مایل خاص
 بظار
 نتیجہ انھ ص ۱۳ جانع ہر حرف سی و اما الکاف کا جمع و الحمیم کا کاف
 و الحمیم کا شین والضا والضعیفہ اسی کا لظار والضا و کا لیس کا لظار
 کا لظار والبار کا لظار مستحجۃ ص ۱۴ مفتاح الرحمن سے لولا الاطباق
 لصارت الضاد سینا والظار تار والظار ذالا والضا و ذالا و
 خرجت من جنہا اور زیالہ تعلقہ تصنیف ہو تو کہ حبیب اللہ صاحب
 نے قول رد الضاد ذالا محض علی ماہت بخند وجوہ مخالف کلام امام سیوطی
 و رضی بہت قال سیوطی لولا الاطباق فی لھا و کان لھا سینا و فی
 الظار لکان ذالا و فی الظار لکان ذالا و خرجت الضاد من لکلام لانه
 لیس فی من الحروف من موضعہا غیر ما ۴ ہنگام رفتن اطباق ضاد

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

البريد
القوة
القوة
القوة

[illegible][illegible]

۱۔ اگر کوئی شخص اپنے مال و دولت کو بیکار و برباد نہ کرے
 ۲۔ اگر کوئی شخص اپنے مال و دولت کو بیکار و برباد نہ کرے
 ۳۔ اگر کوئی شخص اپنے مال و دولت کو بیکار و برباد نہ کرے
 ۴۔ اگر کوئی شخص اپنے مال و دولت کو بیکار و برباد نہ کرے
 ۵۔ اگر کوئی شخص اپنے مال و دولت کو بیکار و برباد نہ کرے
 ۶۔ اگر کوئی شخص اپنے مال و دولت کو بیکار و برباد نہ کرے
 ۷۔ اگر کوئی شخص اپنے مال و دولت کو بیکار و برباد نہ کرے
 ۸۔ اگر کوئی شخص اپنے مال و دولت کو بیکار و برباد نہ کرے
 ۹۔ اگر کوئی شخص اپنے مال و دولت کو بیکار و برباد نہ کرے
 ۱۰۔ اگر کوئی شخص اپنے مال و دولت کو بیکار و برباد نہ کرے

در هر روز از این وقت تا آنکه در میان
 غایت بی نهایت رسیده و غایت و غایت
 طرح ایام و کوته و زیاده و آنکه
 در هر روز از این وقت تا آنکه در میان
 غایت بی نهایت رسیده و غایت و غایت
 طرح ایام و کوته و زیاده و آنکه

منقوۃ قصیرۃ انیہ غیر منقوۃ الخ نہ خود ساکنہ منقوۃ مطبقہ مستطیلۃ فیما
قرآنی مخرج ضاد و جیمہ سے الخ ص ۷۰۰ لکھا تفسیر کبیر میں الختار عندنا ان
اشتباہ الضاد بالنظر لا یطیل العلوۃ و یدل علیہ ان المشایخ مخرجہما
جدا و التیمیز عسیر فوجب ان یستقوا التکلیف بالفرق الی ان قال و هذا
السبب یتربخ مخرجہ من مخرج الظار فثبت بما ذکرنا ان الشیائینہ میں الخ
والظار شذیۃ وان التیمیز عسیر و اذا ثبت ہذا فنقول لو کان ہذا الفرق
مستبراً لوقع لحوال حنہ فی زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ فی زمانہ
الصحابۃ لا یماء عند دخول الحکم فی الاسلام فلما لم یقل و قوع مسوأل عن
ہذا المسئلۃ یشی علی ان التیمیز من ہذین مخرجین لیس فی محل التکلیف
لکما قاضیخان مین اما خدا جلیفۃ رحم فانه یجوز قراۃ القرآن باہی
لفظ کان و محمد یجوز بلفظ العربیۃ و لا یجوز لغيرہا ص ۷۰۰ ہ جمیعہ انکم
اہل سنت قراؤتہا مفسرین قابل مشابہت ضاد باظا و ہں
مرتبہ مین مین کہ اولن مین فصل ہی ممکن نہیں مگر لثبقت ص ۷۰۰
اور تم عبارات انکہ کوئی دلیل زد کرتی جاتی ہو در جہد الثقل من
والضاد و انظار و الذا ل لجمہات الکل متشاکرۃ فی البحر و الخاۃ
و متشابہتہ فی لہم ص ۷۰۰ اور اسی طرح فتح القدیر اور در مختار وغیرہ
مین ص ۸۹ حدیث اقر و القرآن بطون العرب و اصولہا سے
مراد عرب سابقین مین نہ لاحقین ص ۷۰۰ التیمیز سے و مین العرب
من یجمل الضاد و ظار و مطلقا فی جمیع کلامہم ہذا قریب فیہ توسع لکما
الخ ص ۹۲ جار بردی مین ہے ان الحروف المتجنۃ انما لثبات
لنحاطۃ العرب غیر ہم و ذلک صین جار الا بسلام و اقتصار بحجرات

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

من غیر حکیم و بابر نہیں الاولاد فاخذوا حروفنا من لثنتہا ہاتھم و خطوطہا
بلغتہ العرب و فی مولف کہتا ہے ساری حدیث شریف یوں نسخہ
میں لکھا کہ اقرؤ القرآن لمجون العرب ایضاً ہاتھ و ایامکم و مجون اہل الحشر
و مجون اہل الکتاب میں و یہی جہدی قوم پر مجون بالقرآن ترجیع لثنا
والنویح لایجاد خازم مفتونہ قلوبہم و قلوب الذین یحبونہم
سبز ص ۹۴ پس بمقتضای انما نحن نزلنا الذکر و انما نلاحظ
کے قائم ہوئی جہادہ امت اور کہا واسطے تیز حق اور باطل کے جو کہ
پہنچا تھا اؤ کو حضرت نبویہ سے بقل تو ترجیاً کہ کہا اتقان کے نوع
معرفت حفاظ میں ثم لما اتسع الحق و کاد الباطل یلبس بالحق قام
جہادہ الامۃ و بانوا فی الاجتہاد و جمعا الحروف و اقرات و عرفہ و
والروایات و میز و لصیح و المشہور و الشاذ باصول اصلوہ و ارکان
فصلوہا الخ پس تصحیح حروف اول خارج اور صفات پر واجب ہے
جواز مقرات کو حضرت نبویہ سی بطور تو ترجیح میں اور انہوں نے
اپنے کتب میں لکھے ہیں ص ۹۵ اتقان میں ہے من الہات تجوید
القرآن و قد افردہ جماعات کثیرون بالتصنیف الخ ص ۱۰۲
نشر میں فیختر من قلبہ الی الظار لیجے ہر گاہ ضاد و زطامین
سبب مشابہت سخت کے اور اشکال تیز کے ایسا اشتباہ و
ہے کہ کہے میں نہیں تو امر کیا کہ پھر کر کے قاری قلب ضاد و
طرف ظا کے ص ۱۰۴ تمہید میں فلول الاستطالت و اختلاف الخ
لکانت ظا کہ قتال الذی یجمل الضاد و ظا کا نذی یدل السین
ضاد و الخ ملخصاً ص ۱۰۸ لکھا طاعلی قاری نے اس بیچے شرح

۲۶۵

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

والضاد باستقامتہ وخرج متمیز من الظار وکلیا بجہی لیس لہما
کان متمیزہ عن الظار مشکلا بالنسبۃ لے غیرہ امر ان ظہر متمیزہ
عنه نطقا اخر ص ۱۱۱ کلیا قیادی آثار خانی میں قوی انجانیہ لو
قرر الظالین بالظار یکان الضاد او بالذال لا قصد سطوتہ
و یقرر الذالین قصد او بالضاد یکان الظار فالقیاس لان قصد
صلوتہ و ہو قول عامۃ المشائخ اخر اور رسالہ البیان انجریل
للتربیل تصنیف مفتی خات احمد صاحب مرحوم میں ہے او اگرنا
ض کا بہت مشکل ہے اور فرق ض اور ظ میں ہے بہت مشکل ہے
اسلئے جزی و غیرہ قرار ت کی کتابوں میں اور کتب تفسیر میں
تفرق ض کا ظ سی باہتمام تمام بیان کیا ہے اگر آدمی فرمایا
کر کے سیکھے تو آسان ہے مگر ایک ہلاسی عام اس زمانہ میں
یہ ہو گئے ہے کہ ض کو بصورت دال کے چڑھتے ہیں مشتبہ بصوت
دال کا اوسنی کر دیا ہے کہ دال پر نہیں وہ میرے سویہ بات
جلد کتب قرار ت اور تفسیر اور فقہ کے خلافت ہے کتابوں میں
ض کا مشتبہ الصوت ہونا ظ سے ثابت ہوتا ہے نہ دال سے
شاہ عبدالغریب صاحب نے تفسیر فتح الغریب میں آیت و ما ہو علی
الغیب یضنین جس کے تفسیر میں اور ایک مقام میں ض کا مشتبہ
الصوت ہونا ظ کے ساتھ لکھا ہے اور فتح القدیر اور قیادی
قاضی خان اور اتقان اور بہت کتابوں میں فقہ کے میں اس بات
کے تفسیر کے ہے اور رسالہ الحسن العمل تصنیف مفتی مرحوم میں
ہے ص ۲۶ زو ظ ض میں فرق سمجھنا بہت ضروری ہے

[illegible]

ایضا اکثر لوگ ض کو بصورت وال پر کے جوڑے میں غلط ہے
 ضح وال سے مشتبہ الصوت نہیں ہے بلکہ ظ سے ہے انتہی
 ف فقیر مولف کہتا ہے کہ حاصل مضمون عبارات کتب فقہ اور
 اور قرابت اور تفسیر کا یہ معلوم ہوتا ہے کہ ادا کرنا اس حرف کا
 سبب خرفون سے زیادہ مشکل اور دشوار ہے اور یہ حرف نہ وہاں
 نہ ظا و بلکہ ضا و ہے لیکن ظا سے بہت مشابہ ہے اور وال سے
 بہت مخالف ضا و اور ظا میں ایک ہے صفت کا اختلاف ضا و
 مستطیل ہے اور ظا قصیر اور ضا و اور وال میں سات صفتوں کا
 اختلاف ہے جن رخوہ سا کہ مطبقہ مستطیلہ متعرجہ مستطیلہ منقوۃ ہے
 اور وال شدیدہ قطبیہ منقوۃ مستطیلہ مرققہ قصیرہ غیر منقوۃ ہے جتنی
 عمر آپس کے نزاع اور تشبیح میں صرف ہوئی ہے او کو مشاقی حرف
 اور تصحیح الفاظ قرآنی میں اور دوسرے امور ضروریہ دین میں حرف
 کرنا چاہیے واللہ اعلم بالصواب سبحانک اللہم وبحمدک الشہدان
 لا الہ الا انت تعزک واتوب الیک و آخر دعوانا ان الحمد للہ
 رب العالمین و صلوة و سلام علی الرسول خیر خلقہ محمد وآلہ و صحابہ
 اجمعین و علی من تبہم لے یوم الدین برکتک ارحم الراحمین

۲۴۷

ابیات

چاند سا باہرین نظم و ترتیب	زما ہر فزہ خاک افتد بجائی
غرض نقشبست کو نہا چہ مانند	کہ ہستی را غنی بنم بھائے
گر صاحب بدلی روزی بر حیت	کنز در کار این سکین چہ عای

صفحہ	سطر	فعلط	صحیح	صفحہ	سطر	فعلط	صحیح	صفحہ	سطر	فعلط	صحیح
۱۱	۱۱	خدا	جد	۱۵	۱۵	اود کتاب	ایکتاب	۲۰	۲۰	بنی	بنی
۱۶۵	۳	الیو	الولیو	۱۸	۱۱	کرا	کراگر	۸۲	۶	ایک	ایکیت
۱۹	۱۹	لیملون	لیملون	۱۲	۱۹	اگون	اگلون پر	۸۶	۳	فیضات	فیضات
۱۲۶	۲	یسو	یسو	۱۶	۱۶	فرایا	فرایا	۱۹	۱۹	امیر سلیم	امیر سلیم
۱۶۰	۱۸	پیشتر	پیشتر	۲۰	۵	سوتے	روسے	۹	۲	لا	لا
۱۶۱	۵	احبالہ	احبالہ	۲۵	۱۹	نظر	نذر	۵	۲۰	کو	کو
۷	۷	لیب	لیب	۲۴	۵۱	فقیہے	فقیہے	۹۱	۵۲	لا	لا
۱۱	۱۱	فاداً	فاداً	۳۰	۲۶	کان	کران	۹۶	۱۳	ہننے	ہننے
۱۲	۱۲	قدی	قدی	۳۱	۳۱	چتا	چتا	۷۲	۵۲	تیرے	تیرے
۱۶۷	۱۹	غشیتم	غشیتم	۵۳	۵۳	لام	لام کے	۹۳	۲۶	امین	امین
۱۹۱	۱	دکیر دنا	دکیر دنا	۳۲	۵۱	جو کچھ	جو کچھ	۹۸	۱۳	افطار کرے	افطار کرے
۲۰۰	۱۰	عشر	عشر	۳۳	۵۵	میں	میں	۷۷	۱۵	پچھلے	پچھلے
۲۰۱	۲۰	الامر	الامر	۵۰	۵۰	بعضوں	بعضوں	۹۹	۳۱	روکنا	روکنا
۲۱۰	۱۱	غضہ	غضہ	۴۰	۹	لازم	لازم	۷۷	۳۷	کسی	کسی
۱۳	۱۲	لیم	الولیم	۴۶	۴۶	جانی	جانی	۱۰۰	۲۲	ہارے	ہارے
۱۳	۱۳	سج	سج	۴۳	۳۱	جیا	جیا ہی	۱۰۱	۹	کی	کی
۲۱۸	۲۰	ہے تو	تو	۶۱	۰۲	یہی	یہی	۱۰۲	۳۳	حدیث	حدیث
۲۱۹	۱۹	خالف	اہل مخالف	۷۰	۴۲	ایسا	ایسا	۱۰۳	۱۶	لڑے	لڑے
منزل اخلاط حوائشہ											
بجھنے والا خان											
۱۶	۱۶	بڑا	بڑا	۱۶	۱۶	بڑا	بڑا	۱۰۴	۱۶	کسی	کسی
۱۶۱	۱۶	کو	کو	۱۶	۱۶	کو	کو	۱۱۲	۳۶	ہے	ہے

[illegible]

صوفی	سطر	غلط	صحیح	صوفی	سطر	غلط	صحیح	صوفی	سطر	غلط	صحیح	صوفی	سطر	غلط	صحیح
۲۹	۲۹	گاہ کا	۱ گاہ	۱۳	۱۳	سوا	نہت	۱۶	۱۶	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
۲۵	۲۵	لکے	۱ لکے	۳۲	۳۲	ہا	ہا	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲
۲۳	۲۳	جودہ کی	۱ واسطے	۱۵	۱۵	ساتھ	ساتھ	۱۵	۱۵	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۲۴	۲۴	تا	تا	۲۲	۲۲	افسکے	خفا و سکی	۲۲	۲۲	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰
۲۸	۲۸	ساتھ	تا	۱۸	۱۸	سو	سو	۱۸	۱۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸
۲۹	۲۹	اوس کے	اوس کے	۲	۲	زمین میں	زمین میں	۲	۲	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹
۲۱۱	۲۱۱	محلے	ایڈا	۳	۳	امین	امین	۳	۳	۲۱۱	۲۱۱	۲۱۱	۲۱۱	۲۱۱	۲۱۱
.....	۲۱	۲۱	دے	دے	۲۱	۲۱

التاس
 شکوہ شریف میں صحیح مسلم ہی منقول ہے کہ فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مسلمان کی
 واسطے بہائی اپنی کے غیبت میں قبول کیجاتی ہے نزدیک ہر دعا کرنے والے کے ایک فرشتہ
 معین ہوتا ہے جب اپنے بہائی کے لئے دعا کرتا ہے فرشتہ کہتا ہے آمین و اللہ اعلم
 بعد آمین کے دعا کرنے والے کے طرف خطاب کر کے کہتا ہے کہ تیرے لئے یہی دعا ہے
 بطور براین بخدمت ناظرین اس سارے گزارش ہے کہ درود شریف پڑھ کر مصنف اور دعا
 اور چھاپنے والے اور چھپوانے والے اور پڑھنے والوں اس رسالے کے لئے
 اور کل مومنین اور مومنات کے لئے دعا کر کے فرشتہ کی بھی زبان سے ایسی دعا
 دعا کرو آمین **اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَصَلِّ عَلَى**
الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ